دیوبند

طلسماتی دُنیا

نومبر، دسمبر ۲۰۱۹ء

نظروں سے پوشیدہ ہونے کا عمل

شوگر سے نجات پایئے ہمیشہ کے لئے

آپ بھی دولت مند بن سکتے ہیں

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



جلد نمبر ۲۶

شمارہ ۱۱، ۱۲

نومبر ردسمبر ۲۰۱۹

سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے

فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

محمد اجمل مفتاحی

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 6398286975
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 7037163897

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔(منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ ۵
مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
اسم اعظم ۱۱
وظائف ائمۂ کرام ۱۲
یاسمیع ۱۳
تصوف واسرار ۱۶
اسرارِ روحانی ۱۸
روحانی ڈاک ۱۹
رموزِ عملیات ۲۵
کاملین کے تیر بہدف عملیات ۳۳
اسلام الف سے ی تک ۴۱
لوحِ فتح مندی ۴۴
علاج بذریعہ غذا ۴۵
چھٹی حس ۴۹
اس ماہ کی شخصیت ۵۱
اللہ کے نیک بندے ۵۵
ہپناٹزم کے حیرت انگیز کرشمات ۵۹
مجرب عملیات ونقوش ۶۲
دریا کے کسی بند کا ٹوٹ جانا ۶۳
فیشن کی دنیا میں نیلے رنگ کا مقام ۶۵
ہندوستان کا قدیم معاشرہ اور خواتین کا استحصال .. ۶۷
عفوودرگزر اٹھ گیا کیا ۶۹
آفاقی ہمدردی کا دین اسلام ۷۱
اذانِ بتکدہ ۷۵
طبی مشورے ۷۹
سورۂ اخلاص کے جن کا عمل ۸۳
حسد انسانی زندگی کا چین تباہ کردیتا ہے ۸۴
انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۵
خبرنامہ ۹۰

☆☆☆

جانے والے سے ملاقات نہ ہونے پائی



ماہانہ رسالوں کے لئے کسی کی وفات پر بروقت تعزیتی سطور لکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے اکثر و بیشتر کسی کے سانحۂ ارتحال پر اظہار افسوس کرنے کی نوبت نہیں آتی، لیکن کچھ احباب اور کچھ متوسلین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے گذر جانے پر رسالے میں اظہار غم نہ کرنا اور ان کے وصال پر رسالے کا بجائے خود آنسو نہ بہانا ایک طرح کی کوتاہی سی محسوس ہوتی ہے، کچھ اپنوں کی روانگی پر قلم و کاغذ خود بخود رونے اور تڑپنے پر مجبور سے ہوجاتے ہیں۔

میرے بچپن کے دوستوں میں سے تھے مولانا سرور احمد قاسمی جو ۴رنومبر ۲۰۱۹ء بروز پیر کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف ۴رنومبر کو اپنا فرضِ منصبی ادا کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند گئے، ڈیوٹی پوری کرنے کے بعد ان کی طبیعت درسگاہ ہی میں خراب ہوگئی، گھر پہنچنے پر ان کی سانسیں اکھڑ گئیں۔ انہوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ انہیں ان کے بستر پر لٹا دیں، وہ بستر جس پر وہ ہر رات آرام کرتے تھے اور جس پر جاگتے ہوئے وہ اپنی مرحومہ بیوی کی یادوں میں غرق رہتے تھے، ابھی چار ماہ پہلے ان کی بیوی نے طویل علالت کے بعد ان کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ مولانا سرور احمد قاسمی بھی ایک طویل مدت سے بیمار تھے، شوگر کے علاوہ بھی انہیں دوسرے امراض تھے اور ان امراض نے ان کے وجود کو ختم کرکے رکھ دیا تھا۔ یہی صورت حال ان کی شریک حیات کی بھی تھی۔ وہ بھی ایک عرصہ سے علیل تھیں اور بہت سی بیماریوں سے وہ انتھک قسم کی جنگ لڑ رہی تھیں۔ ایسی سرد جنگ کہ جسے دیکھ کر دکھ بھی ہوتا تھا اور جسے دیکھ کر رشک بھی آتا تھا۔ دکھ اس لئے ہوتا تھا کہ ان کی بے بسی اور مضطرب حالت کو دیکھ کر اپنی زندگی سے یقین اٹھ جاتا تھا۔ زندگی کی اوقات کیا ہے، یہ تو پانی کے بلبلے سے بھی زیادہ کمزور ہے، انہیں دیکھ کر اپنی زندگی سے اعتماد ختم ہوجاتا تھا اور انہیں نیم جان دیکھ کر مرنے سے پہلے ہی اپنی زندگی ویران سے لگنے لگتی تھی۔ اس حالت میں بھی ان دونوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھ کر یہ اندازہ بھی ہوتا تھا کہ زندگی اور موت کی کشمکش میں یہ ابھی تک تر و تازہ ہیں اور موت کو انگوٹھا دکھا کر زندہ دلی کا ثبوت دینے میں مصروف ہیں۔ انہیں دیکھ کر رشک اس لئے آتا تھا کہ بھیانک قسم کے امراض میں مبتلا ہوکر بھی وہ اللہ کے فیصلوں پر راضی برضا تھے اور ان کی زبانوں پر شکایت کے بجائے جذبۂ شکر تھرتھراتا تھا اور وہ دبے لہجہ میں اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ اب حالت پہلے سے بہتر ہے، تم سناؤ کیسے ہو؟ کتنے عظیم ہوتے ہیں وہ لوگ جو خود مریض غم ہوتے ہیں اور دوسروں کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ بالآخر ایک دن زندگی جنگ ہار گئی اور موت اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی اور ۲۰رجون ۲۰۱۹ء بروز جمعرات کو ان کی اہلیہ انہیں داغ مفارقت دے گئیں۔ اپنے اپنے بستر پر بیٹھ کر دونوں ایک طویل مدت سے پھیکی پھیکی اور پژمردہ مسکراہٹوں کے ساتھ ایک دوسرے کا دل بہلانے والے اور ایک دوسرے کو بے روح سی تسلی دینے والے ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اور ایک بستر ہمیشہ کے لئے سونا ہوگیا آہ! کتنی اذیت دہ ہوتی ہے یہ جدائی اور کتنے آنسو رلاتا ہے یہ نہ مٹنے والا فاصلہ! ایک شاعر نے کہا تھا:

مجھ سے دیکھی نہیں جاتی ہے جدائی یارو ☆ شاخ پہ بیٹھے پرندوں کو اڑاؤں کیسے؟

مولانا سرور قاسمی میرے لڑکپن کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ہم دورانِ تعلیم بارہ سال تک باہم شیر و شکر رہے اور یہ وہ دور تھا جب کذب و نفاق آج کل کی طرح عام نہیں تھے اور دوستی میں دکھاوے اور ریا و نمود کی آمیزش نہیں تھی۔ ایک دوسرے سے سچی محبت کرتے تھے، ایک دوسرے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ دوستیاں اُس لغت سے کوسوں دور تھیں جس کو آج کی اِصطلاح میں "سیاست" کہا جاتا ہے، ایک درسگاہ میں پڑھنے والے طلباء کے درمیان ایک خوبصورت ربط رہتا تھا، ایک ایسی یگانگت ہوتی تھی جو بن پئے بھی دلوں کو سرشار رکھتی تھی اور طلباء تعلیم و تدریس کے نشے کے ساتھ ساتھ اپنا پیار و محبت کے کیف و سرور میں بھی مبتلا رہتے تھے۔ طلباء کے درمیان عام دوستی کا سلسلہ بھی نظر آتا تھا، پھر خاص اور پھر خاص الخاص دوستی کا سلسلہ بھی۔ بقول شاعر:

محبت تیرے جلوے کتنے رنگا رنگ جلوے ہیں ☆ کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

میری اور سرور کی دوستی معلوم ہونے والی اور نظر آنے والی دوستی تھی۔ دن میں ایک ساتھ گھومنا، ایک ساتھ منڑگشت کرنا، ایک دوسرے کو دل پھینک اداؤں سے دیکھنا اور کوئی بھی قربانی دینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی جد و جہد کرنا، کتنا خوبصورت وقت تھا اور کتنی خوبصورت ملاقاتیں تھیں۔ جب تک تعلیم کا سلسلہ جاری رہا زندگی صحیح معنوں میں زندگی رہی۔ یامینے کے ہوٹل میں تہاری کی ایک پلیٹ کھا کر روح کو وہ کیف مل جاتا تھا جو آج دنیا بھر کی نعمتیں حاصل ہوکر بھی نصیب نہیں ہوتا۔ بیچ والی کا وہ خوبصورت منظر، باب الظاہر کی چھت کا وہ پُرکیف نظارہ اور دارالعلوم کے چمن کے چبوترے کے وہ پرسکون لمحے اور عطر بیز ملاقاتیں سرور کی لاش دیکھ کر وہ سب کچھ یاد آگیا اور پردۂ ذہن پر ماضی کے وہ درخشاں واقعات پھر ابھرنے لگے کہ جنہیں بھولے ہوئے ایک عرصہ ہوگیا تھا۔ چالیس سال تک زندگی کی ہمہ ہمی میں گرفتار رہے شادی ہوگئی، بچے ہوگئے، بچوں کی شادیاں ہوگئیں، بچوں کے بچے ہوگئے، اس درمیان رشتوں میں کھٹاس بھی آئی، روٹھا منائی بھی ہوئی، دلوں پر تلخیوں کا غبار بھی برسا لیکن دوستی برقرار رہی اور جب بھی قریب ہوئے ایک دوسرے کو پیار کی نظروں سے ہی دیکھا، چند ماہ سے ملاقات کی خواہش تھی، دل ملنے کو بیتاب تھا، لیکن ملاقات نہیں ہو رہی تھی، وفات سے دو تین دن قبل شادی کے ایک فنکشن میں دونوں شریک رہے لیکن دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکے، نظروں نے تلاش بھی کیا لیکن ایک دوسرے کا دیدار نہ کرسکے۔ جنازے کو رخصت کرتے وقت بار بار یہی خیال آتا رہا کہ آہ! اس فنکشن میں ایک ملاقات ہوجاتی، کاش! اللہ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ☆☆

مختلف پھولوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''انسان کی ہر چیز اس کی عمر کے ساتھ کمزور ہوجاتی ہے ماسوائے دو چیزوں کے۔'' لالچ، آرزو، جو بجائے کم ہونے کے بڑھتی ہی رہتی ہیں۔

پانچ عادتیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''مجھے بچوں کی پانچ عادتیں بہت پسند ہیں۔''

☆ وہ مٹی سے کھیلتے ہیں یعنی تکبر اور غرور کو خاک میں ملادیتے ہیں۔

☆ وہ رو کر مانگتے ہیں اور اپنی بات منوالیتے ہیں۔

☆ جھگڑتے ہیں پھر صلح کرلیتے ہیں یعنی دل میں حسد، بغض اور کینہ نہیں رکھتے۔

☆ جو مل جائے کھالیتے ہیں، جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی حرص نہیں کرتے۔

☆ مٹی کے گھر بناتے ہیں اور کھیل کر گرادیتے ہیں یعنی بتاتے ہیں کہ دنیا مقام بقا نہیں بلکہ مقام فنا ہے۔

اچھی باتیں

☆ تیز ہواؤں کی سازشوں سے کھلے ہوئے دروازے اس بات کی علامت نہیں کہ کوئی بھی کسی بھی گھر میں داخل ہوجائے۔

☆ کیا انسان اتنا گر سکتا ہے کہ انسانیت بھی اس پر شرمندگی محسوس کرنے لگے۔

☆ کڑواہٹ انسان کے اندر سے بیماری کے جراثیم ختم کردیتی ہے۔

☆ جس کا کوئی نہ ہو اس کا خدا ہوتا ہے۔

☆ رشتہ کہہ دینے سے رشتہ تو رہتا ہے لیکن رشتوں کے ساتھ جڑی ہوئی ذمہ داریاں اور احساسات وجذبات کو بھی نبھانا پڑتا ہے۔

☆ انسانیت کو بلند رکھنا ہی اصل عبادت ہے۔

☆ جو احسان کرتا ہے وہ ہمیشہ خاموش رہتا ہے اور جس پر احسان کیا جائے اس کو بولنا چاہئے۔

زندگی

☆ زندگی سے زیادہ محبت نہیں کرنی چاہئے کیوں کہ سب سے آخر میں سب سے حسین دھوکہ بھی زندگی ہی دیتی ہے۔

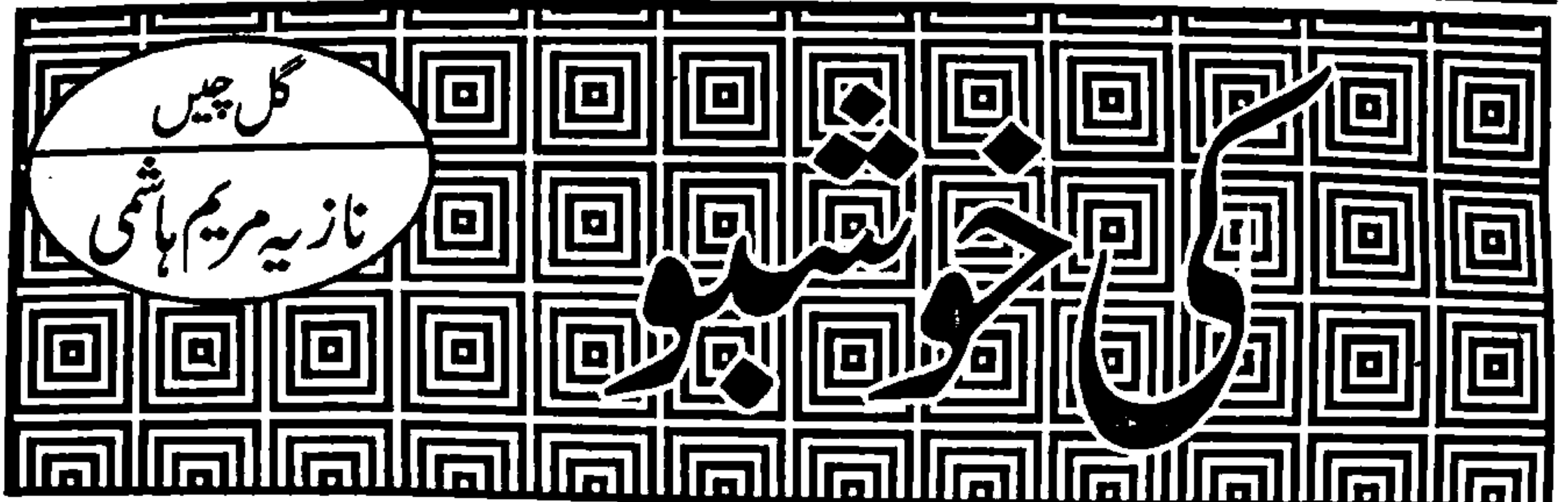
☆ دنیا میں ہر شخص جنت میں جانا چاہتا ہے لیکن اس کیلئے مرنا نہیں چاہتا۔

☆ ہمیشہ مسکراتے رہو زندگی خود بخود خوب صورت ہوجائے گی کیوں کہ ہر غم میں مسکرانا بہاروں کا شیوہ ہے۔

☆ عمل کے چراغ سے زندگی کو منور کرو جس طرح چاند ستارے اپنی کرنوں سے دنیا کو منور رکھتے ہیں۔

☆ زندگی میں سارے دکھ بجھ کے ہیں اگر آپ کو آگ کی خاصیت معلوم ہے تو آپ شعلوں کو بھی پکڑ سکتے ہیں۔

☆ زندگی کا آنکھوں کے ساتھ کس قدر گہرا تعلق ہے جب انسان کو زندگی ملتی ہے تو آنکھیں کھولتا ہے اور جب روٹھتی ہے تو آنکھیں بند



کر لیتا ہے۔

والدین کی خصوصی توجہ کے لئے

☆جس بچے پر اعتماد کیا جاتا ہے وہ دھوکا دینا سیکھ جاتا ہے۔
☆جس بچے کا ہر وقت مذاق اُڑایا جاتا ہے وہ بزدل بن جاتا ہے۔
☆جس بچے پر تنقید کی جاتی ہے وہ ہر چیز کو رد کرنا سیکھتا ہے۔
☆جس بچے کو ہر وقت مار پیٹ کا سامنا ہوتا ہے اس کی صلاحیتیں دب جاتی ہیں۔
☆جس بچے پر شفقت برتی جاتی ہے وہ محبت سیکھ جاتا ہے۔

حقیقت

☆دل میں آنے کا راستہ تو ہوتا ہے لیکن جانے کا راستہ نہیں ہوتا، اسی لئے تو جب کوئی دل سے جاتا ہے تو دل توڑ کر ہی جاتا ہے۔

رہنما باتیں

☆زندگی تب بہتر ہوتی ہے جب آپ خوش ہوتے ہیں لیکن زندگی تب بہترین ہوتی ہے جب آپ کی وجہ سے کوئی دوسرا خوش ہوتا ہے۔
☆انسان کی دو ہی کمزوریاں ہیں، بنا سوچے عمل کرنا اور سوچتے رہنا عمل نہ کرنا۔
☆ اگر دکھوں کا دریا عبور کرنا چاہتے ہو تو آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ سیکھو۔

بے حیا

☆جو قوم بے حیا ہوتی ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ جلدی آجاتی ہے۔
☆کافر کی مہلت لمبی ہوتی ہے، بے حیا کی مہلت مختصر ہوتی ہے۔
☆کافر کی پکڑ اتنی شدید نہیں ہوتی جتنی بے حیا کی پکڑ شدید ہوتی ہے۔
☆روزانہ اللہ کا نظام پکار پکار کے اعلان کرتا ہے کہ مغرب ڈوبنے کی جگہ ہے ابھرنے کی نہیں، مغرب اندھیروں کی جگہ ہے، روشنیوں کی نہیں۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ ایک بار جنگل سے تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک سپاہی کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے سوال کیا۔ ”تم غلام ہو؟“ آپ نے جواب دیا۔ ”جی ہاں“

اس نے کہا ”مجھے آبادی کا پتہ بتادو“ آپ نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا وہاں ہے۔ سپاہی کو بڑا غصہ آیا اور حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کے سر پر اس قدر زور سے ڈنڈا مارا کہ سر سے خون بہنے لگا۔ وہ ظالم سپاہی آپ کو پکڑ کر شہر لے گیا لوگوں نے یہ ماجرا دیکھ کر بہت ملامت کی اور کہا بے وقوف تو نہیں جانتا ہے کہ یہ زمانہ کے مشہور بزرگ ابراہیم بن ادھمؒ ہیں۔

سپاہی یہ سن کر بہت نادم ہوا، گھوڑے سے اتر کر آپ کے قدموں میں گر گیا اور کہا خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں لیکن یہ جواب دیں کہ آپ نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا تھا جب کہ میں نے آبادی کا پوچھا تھا، آپ نے فرمایا شہروں کی آبادی تو ایک دن ویران ہو جائے گی مگر اصل آبادی تو قبرستان کی ہے جہاں ایک دن سب کو جانا ہے۔

سپاہی نے پوچھا جب میں نے آپ کے سر پر ڈنڈا مارا اس وقت بھی آپ کی زبان پر دعا کے کلمات تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ دعا سے دونوں کو ثواب ملتا ہے اس لئے میں نے تمہیں اپنے ساتھ ثواب میں شریک کرلیا۔

انصاف اٹھ جانا

ایک طوطے اور ایک طوطی کا گزر ایک ویرانے سے ہوا وہ دم لینے کے لئے ایک ٹنڈ منڈ درخت کی شاخ پر بیٹھ گئے، طوطے نے اپنی طوطی سے کہا۔

''اس علاقے کی ویرانے دیکھ کر لگتا ہے کہ الوؤں نے یہاں بسیرا کیا ہوگا۔'' ساتھ والی شاخ پر ایک الو بیٹھا تھا اس نے یہ سن کر اڑان بھری اور ان کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔ علیک سلیک کے بعد الو نے طوطا طوطی کو مخاطب کیا اور کہا۔

''آپ میرے علاقے میں آئے ہیں، میں ممنون ہوں گا اگر آپ آج رات کا کھانا میرے غریب خانے پر تناول فرمائیں۔'' اس جوڑے نے الو کی دعوت قبول کرلی، رات کا کھانا کھانے کے بعد جب وہ صبح جانے لگے تو الو نے طوطی کا ہاتھ پکڑ لیا اور طوطے کو مخاطب کرکے کہا۔

''اسے کہاں لے جارہے ہو؟ یہ میری بیوی ہے۔'' یہ سن کر طوطا پریشان ہوگیا اور بولا۔

''یہ تمہاری بیوی کیسے ہوسکتی ہے، یہ طوطی ہے تم الو ہو۔ تم زیادتی کررہے ہو؟'' اس پر الو ٹھنڈے لہجے میں بولا۔

''ہمیں جھگڑنے کی ضرورت نہیں، عدالتیں کھل گئی ہوں گی، ہم وہاں چلتے ہیں، وہ جو فیصلہ کریں گی ہمیں منظور ہوگا۔'' طوطے کو مجبوراً اس کے ساتھ جانا پڑا۔

جج نے دونوں کے دلائل بہت تفصیل سے سنے اور آخر میں فیصلہ دیا کہ طوطی طوطے کی نہیں اُلو کی بیوی ہے یہ سن کر طوطا روتا ہوا ایک طرف کو چل دیا۔

ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ الو نے اسے آواز دی۔

''تنہا کہاں جارہے ہو؟ اپنی بیوی تو لیتے جاؤ۔'' طوطے نے روتے ہوئے کہا۔

''یہ میری بیوی کہاں ہے عدالت کے فیصلے کے مطابق یہ اب تمہاری بیوی ہے۔'' اس پر الو نے شفقت سے طوطے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار سے کہا۔

''یہ میری بیوی نہیں تمہاری بیوی ہے میں تو تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ ''بستیاں الوؤں کی وجہ سے تباہ نہیں ہوتیں بلکہ انصاف اٹھ جانے کی وجہ سے تباہ ہوتی ہیں اور جب بستیاں تباہ ہوجاتی ہیں تب وہاں الو بولنے لگتے ہیں۔

اچھی بات

اللہ نے تمہاری روحوں کو تابناک شعلوں کی مثال بنا کر بھیجا ہے جو معرفت سے پروان چڑھتے ہیں اور جن کا حسن شب وروز کے اسرار کی تلاش سے نکھرتا ہے اور پھر تم انہیں تباہ وبرباد کرنے کے لئے کیوں خاک میں ملاتے ہو۔ اللہ نے تمہارے ذہنوں کو باز وعطا کئے ہیں کہ تم ان کے ذریعے محبت اور آزادی کی فضا میں پرواز کرو پھر تم اپنے ہاتھوں سے انہیں کیوں نوچتے ہو اور کیڑے مکوڑوں کی طرف زمین کی سطح پر کیوں رینگتے ہو۔ اللہ نے تمہارے دلوں میں سعادت کے بیج ڈالے ہیں پھر تم کیوں انہیں وہاں سے نکال کر چٹان پر ڈالتے ہو کہ کوے نگل لیں اور ہوا اڑا کر لے جائے۔

مشعل راہ

☆ چہرے کا رنگ میک اپ کے بغیر بھی صاف دکھائی دے سکتا ہے اگر دل کا رنگ صاف ہو۔

☆ ہونٹ لپ اسٹک کے بغیر بھی خوب صورت نظر آسکتے ہیں اگر انہیں وقت پر کھولا جائے۔

☆ پلکیں بغیر مسکارے کے دل کو بھا سکتی ہیں اگر شرم سے جھکی رہیں۔

☆ آنکھوں میں چمک بغیر کاجل کے بھی آسکتی ہے اگر ان میں حیا کی سرخی ہو۔

اسکول اور بچے

اسکول : وہ عمارت ہے جہاں چھٹی والے دن امن وسکون ہوتا ہے۔
طالب علم : جن کا دماغ ہر وقت شرارت سوچتا ہے۔
کلاس روم : وہ کمرہ جہاں شیطان بھی پناہ مانگتا ہے۔
اسمبلی : جہاں صبح کے وقت تمام بچے اکٹھے ہوکر شرارتوں کا منصوبہ بنایا کرتے ہیں۔
امتحان : وہ واحد چیز جس سے بچے ڈرتے ہیں۔
نتیجہ : مرہم پٹی کرنے والوں کی عید۔
گرمیوں کی سالانہ چھٹیاں، گھر والوں کے صبر کا سالانہ امتحان۔

امید

میتھ ہمیں یہ نہیں سکھاتی کہ خوشیوں کو جمع کس طرح کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی یہ سکھاتی ہے کہ غموں اور دکھوں کو نفی کس طرح کرنا ہے۔
مگر یہ ہمیں ایک امید ضرور دیتی ہے کہ ہر مسئلے کا ایک حل ضرور ہے۔

منتخب اشعار

ایک مدت سے یہ تازہ ہیں تیری یاد کے زخم
یہ نہیں اب کسی تریاق سے بھرنے والے

☆

جسے یہ ضد تھی محبت میں فاصلہ نہ رہے
وہ کہہ رہا ہے کہ اب فاصلہ ضروری ہے

☆

اپنی اپنی راحتوں سے جب کبھی فرصت ملے
دوسروں کا درد بھی دل میں جگا کر دیکھئے

☆

کچھ لوگ میری دنیا میں خوشبو کی طرح ہیں
محسوس تو ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے

☆

نہیں فرصت یقیں مانو کبھی کچھ اور کرنے کی
تری یادیں تری باتیں ہمیں مصروف رکھتی ہیں

☆

جلتے صحرا میں اُگائے جن کے ہاتھوں نے شجر
کیا غضب ہے آج وہ خود جل رہے ہیں دھوپ میں

اپنے آپ کو پہچانیں

کسی نکتہ داں نے انسانی ذہن کا بڑا خوبصورت تجزیہ کیا تھا، وہ یہ کہ......

☆ چھوٹے ذہن کے لوگ شخصیات پر بحث کرتے ہیں۔
☆ اوسط درجہ کے ذہن رکھنے والے لوگ واقعات پر بحث کرتے ہیں۔
☆ بڑے ذہن کے مالک نظریات پر بحث کرتے ہیں۔
☆ عظیم ذہن رکھنے والے خاموشی سے عمل پیرا رہتے ہیں اور وہ لوگ عظیم تر ہوتے ہیں جن کے پاس مثال دینے کے لئے اقوال نہیں بلکہ ان کے اعمال ہوتے ہیں۔

انمول موتی

☆ اگر تمہیں وہ نہ ملے جسے تم مانگتے ہو تو سمجھ لو کہ تمہیں کسی اور نے اپنے لئے مانگ لیا ہے۔
☆ ماں کے لئے سب کو چھوڑ دینا لیکن سب کے لئے ماں کو مت چھوڑنا کیوں کہ جب ماں روتی ہے تو فرشتوں کو بھی رونا آجاتا ہے۔
☆ محبت کسی ایسے شخص کی تلاش نہیں کرتی جس کے ساتھ رہا جائے بلکہ محبت تو ایسے شخص کی تلاش کرتی ہے جس کے بغیر نہ رہا جائے۔
☆ زندگی میں خدا کے سامنے آنسوؤں کا ڈھیر لگاتے جاؤ شاید اسے کوئی نہ کوئی تمہارا آنسو پسند آجائے۔
☆ چمکتا ہوا دن ہی نہیں کالی رات بھی حسین ہوتی ہے، تم دیکھتے نہیں رات کے کالے آنچل پر تارے کتنے پیارے لگتے ہیں۔
☆ دوست ایک ایسا درخت ہے جس کا سایہ زندگی کی تھکن کو دور کردیتا ہے۔

قسط نمبر:۲۱

اسم اعظم

محمد اجمل مفتاحی

حسن الہاشمی

یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

اسم اعظم کی تحقیق میں بہت سے علماء کا دعویٰ یہ ہے کہ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اسم اعظم ہے۔

ایک بزرگ گزرے ہیں بوعلیؒ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ سے بار بار یہ دعا کرتا تھا کہ اس کو اسم اعظم کی رہنمائی فرمادیں۔

ماہ مبارک کی ایک شب میں اس نے تہجد پڑھ کر یہی دعا کی، نفلیں پڑھنے کے بعد جب اس کی آنکھ لگ گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر بے شمار ستاروں کے درمیان یہ کلمات لکھے ہوئے تھے۔ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اس کے بعد اس نے اس اسم اعظم کے ذریعہ جب بھی کوئی دعا کی اس کی دعا قبول ہوئی۔

امام ابن ماجہؒ سے بھی یہ مروی ہے کہ ایک بزرگ نے بارگاہ الٰہی میں اسم اعظم سے آگاہ ہونے کی دعا کی تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کے درمیان یہ کلمات لکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس رہنمائی کو منجانب اللہ سمجھا اور اس کے بعد انہوں نے جب بھی ان کلمات کا ورد کر کے کوئی دعا مانگی تو ان کی دعا شرف قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عہدے اور منصب سے معزول کردیا گیا ہو تو وہ عشاء کی نماز کے بعد دو نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر ۸۶ مرتبہ ''یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْــرَام'' پڑھ کر اپنے عہدے کی بحالی کی دعا کرے تو انشاءاللہ وہ اپنے عہدے پر بحال ہوجائے گا۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا ہے اور اس عمل کو گیارہ راتوں تک کرنا ہے، مجرب عمل ہے اور اس عمل کی برکت سے کئی حضرات نے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کرلیا ہے۔

اگر کسی کی جائیداد پر کوئی قابض ہوگیا ہو تو اس سے قبضہ چھڑانے کے لئے ان کلمات کو ہر فرض نماز کے بعد تین سو مرتبہ پڑھیں اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اللہ سے دعا کریں۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھیں، انشاء اللہ جائیداد سے قبضہ ہٹ جائے گا اور اللہ کے فضل وکرم سے جائیداد پر اپنا قبضہ ہوجائے گا اور ناجائز قبضہ کرنے والے کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

تسخیر خلائق کی دولت حاصل کرنے کے لئے ان کلمات کو ہر فرض نماز کے بعد سات سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھیں۔ اس دوران پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھیں اور ہر نماز کو صحیح وقت پر ادا کریں انشاءاللہ زبردست کامیابی ملے گی اور عامل کے دروازے پر خلقت کا ہجوم ہوگا۔

من پسند ملازمت حاصل کرنے کے لے ان کلمات کو ظہر کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔ ان کلمات کا ورد کرنے کے بعد اللہ سے ملازمت کی دعا بھی کریں، انشاءاللہ ۲۱ روز کے درمیان یا ۲۱ دنوں کے بعد بہت جلد خواہش پوری ہوگی اور قابل قدر ملازمت عطا ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ گیارہ سو مرتبہ یَـابَدِیْعَ السَّـمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَـا ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام '' پڑھے اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو نوچندی جمعرات سے ۴۱ دن تک جاری رکھنے کے بعد پھر ہمیشہ نماز فجر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رہے تو کبھی کسی کا محتاج نہ رہے، رزق کی فراوانی ہو اور لوگوں کی نظروں میں مقبول بھی رہے۔ اس عمل کی برکت سے ہزاروں بزرگوں نے اللہ کی مخلوق کی نظروں میں اپنی وجاہت اور دبدبہ قائم رکھا ہے۔

☆☆☆

سید شبیہ الحسن رضوی

وظائف ائمہ کرام

دفع کان وسر درد : امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ سر درد کو روکنے کے لئے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ سَکَنَ لَهٗ مَافِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. ترجمہ : پناہ لیتا ہوں خدا کی جس کے حکم سے ہر چیز ٹھہری ہوئی ہے جو خشکی میں ہے وتری آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

دفع درد شقیقہ : درد شقیقہ یا آدھے سر کا درد کے لئے درد کی جگہ پر ہاتھ رکھے اور تین مرتبہ یہ پڑھے۔ یَاظَاهِرًا مَوْجُوْدًا وَّیَابَاطِنًا غَیْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰی عَبْدِکَ الضَّعِیْفِ اَیَادِیْکَ الْجَمِیْلَةَ عِنْدَهٗ وَاَذْهِبْ عَنْهُ مَابِهٖ مِنْ اَذًی اِنَّکَ رَحِیْمٌ قَدِیْرٌ.

ترجمہ : اے ظاہر میں موجود باطن میں بھی ناپید نہیں اپنے ناتواں بندے کی طرف اپنی اچھی نعمتیں پلٹا دے اور اس سے ہر قسم کی تکلیف اور اذیت دور کردے یقیناً تو مہربان ہے قدرت والا ہے۔

دفع بہرہ پن : امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ بہرے پن کو دور کرنے کے لئے ہاتھ کو کان پر رکھے اور لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ۔۔۔تا آخر پڑھے جو سورۃ حشر کی آیت ہے۔

دفع درد دانت : حضرت امیر المومنین سے مروی ہے کہ سجدے کی جگہ پر ہاتھ پھیر کر اسے درد والے دانت پر لگائے اور یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالشَّافِیْ اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ترجمہ خدا کے نام کے ساتھ اور اللہ کے شفا دینے والا ہے اور نہیں حرکت وقوت مگر جو بلند و بزرگ خدا سے ہے۔

دفع درد سینہ : اس کے لئے سورۃ بقرہ کی آیت: وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَئْتُمْ سے لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ. تک ۱۲ بار پڑھیں۔ (ترجمہ) اور جب تم نے ایک انسان کو ایک انسان کو قتل کیا تو خون گردن میں چھوڑ دیا شاید کہ تم عقل سے کام لو۔

دفع پنڈلی کا درد : سات مرتبہ یہ آیت پڑھے : وَتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ لَامُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا. ترجمہ: اور تلاوت کرو اس کی جو تمہارے رب کی کتاب سے تم پر وحی کی گئی اس کے کلمات کو بدلنے والا کوئی نہ اس کے بغیر کسی کو اپنا پشت پناہ پاؤ گے۔

دفع مرگی : امام علی رضی اللہ عنہ کے بارے مروی ہے کہ آپ نے مرگی کے ایک مریض کو دیکھا کہ جس پر دورہ پڑا ہوا تھا تب آپ نے پانی کا ایک جام طلب فرمایا اور اس پر سورۃ حمد، سورۃ فلق، اور سورۃ والناس پڑھ کر دم کیا پھر حکم دیا کہ یہ پانی اس کے سر اور چہرے پر چھڑکا جائے۔ اس طرح وہ شخص ہوش میں آگیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اب یہ کبھی تمہارے پاس نہیں آئے گی۔

خاتمہ سنگ باری جنات : حضرت رسول اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا : اگر جن پتھر پھینکتا ہو تو وہی پتھر اٹھا کر ادھر کو پھینکے کہ جدھر سے آیا ہو اور کہے حَسْبِیَ اللّٰهُ وَکَفٰی وَسَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَالَیْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰی. ترجمہ: مجھے اللہ کافی ہے اور بہت سے خدا نے اس کی سنی جس نے اسے پکارا اور خدا سے بلند تر کوئی چیز نہیں۔

جنات کے شر سے محفوظ : جنات کے شر سے بچنے کے لئے گھر میں مرغ، کبوتر اور بھیڑ بکری کا بچہ رکھنا مفید ہے۔ نیز سفر بیابانوں اور خوفناک جگہوں میں جنات کے شر سے بچاؤ کے لئے امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر بہ آواز بلند کہے اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ. ترجمہ : کیا وہ دین خدا کے سوا کوئی دین تلاش کرتے ہیں جب کہ آسمانوں اور زمین کے رہنے والے خود ہی نخواہی اس کیا آگے جھکے ہوئے ہیں اور اسی طرح پلٹیں گے۔ اسی طرح بیابانوں، جنگلوں اور خوفناک مقامات کے بارے میں روایت ہے کہ وہاں بہ آواز بلند اذان کہی جائے تو جنات سے بچاؤ ہوسکتا ہے۔

دفع نظر بد : روایت میں آیا ہے کہ نظر بد کے اثرات دور کرنے کے لئے'' وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ○ یہ سورۃ قلم کی آیت ۵۸ ہے۔ نیز امام صادق نے مروی ہے کہ جب کسی کو یہ خوف ہو کہ کسی کو نظر لگ جائے گی تو تین مرتبہ کہے :مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

یا سمیعُ

کا ذاکر مستجاب الدعا ہو جاتا ہے

سمیع کے لغوی معنی سننے والے کے ہیں، جب اسے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے صفاتی نام کے مطابق معنی دیئے جائیں تو سمیع وہ ذات ہے جس کے سننے سے کوئی بات نہ رہے۔ حتیٰ کہ وہ چیونٹی کے چلنے کی آہٹ بھی سنتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے بارے میں بڑے فخر سے یہ کہا بمطابق قرآن کریم "اور میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے" جناب حضرت امام علی رضا فرماتے ہیں کہ اسم پاک "یا سمیع" کا پڑھنے والا مستجاب الدعا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر فریاد اور ہر ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ پیر فضل شاہ فرماتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے اسم پاک "یا سمیع" کو ۸ر دن تک ۴۶۳ مرتبہ متواتر بمع اول وآخر ۱۱ر مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل وکرم سے وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو جمعہ کے مبارک دن بعد از نماز جمعہ شروع کیا جائے اور پھر روزانہ بعد نماز فجر ہی پڑھا جائے۔ اس مبارک ومطاہر اسم پاک کے اعداد ۱۸۰ر ہیں۔ اس کے موکل کا نام قطیائیل ہے۔ جس کے ماتحت ۴ر افسر فرشتے ہیں۔ ہر فرشتہ ۱۸۰ر صفوں کا حاکم ہے اور ہر صف میں ۱۸۰ر فرشتے ہیں۔

قرباب الٰہی حاصل کرنا

جو شخص قرب الٰہی کی تمنا رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اسم پاک "یا سمیع" کو ۱۸۰۰ر مرتبہ بعد از نماز عشاء وتروں سے پہلے اول وآخر ۹ر مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذاکر کو اللہ جل شانہ سے قربت ہوگی اور اس قربت الٰہی کا یہ فیض ہوگا کہ اس کی ہر دعا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قبول ہو جائیگی۔

زبان میں تاثیر پیدا کرنا

کوئی شخص اگر اپنی زبان میں تاثیر پیدا کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ لوگ اس کی بات پورے دھیان سے غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں تو اسے چاہئے کہ شرف قمر میں چاندی کی ایک انگوٹھی پر اسم پاک "یا سمیع" کو نقش کرے اور کھلے آسمان کے نیچے چاند کی روشنی میں بیٹھ کر اسم پاک "یا سمیع" کو ۴۱ر دن روزانہ ۱۸۰ر مرتبہ بمع اول وآخر ۷ر مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے تو اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ ہر کوئی اس کی بات کو سنے گا، واعظوں اور خطیبوں کے لئے یہ عمل انتہائی موزوں اور فائدہ مند ہے۔

بواسیر کی تکلیف کے لئے

اگر کسی شخص کو بواسیر کی تکلیف ہو تو اسے چاہئے کہ اسم مبارک "یا سمیع" کو اپنے نام کے اعداد مع والدہ کے نام کے مجموعہ کے مطابق روزانہ ۴۰ر دن تک پڑھے۔ اول وآخر ۱۱ر مرتبہ درود پاک پڑھے اور اسم مبارک "یا سمیع" کو زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر روزانہ نہار منہ پیئے تو انشاء اللہ ۴۰ر دن کے بعد ہمیشہ کے لئے بواسیر سے نجات حاصل کرے گا۔

بہرپن کا علاج

اس پاک "یا سمیع" کی یہ خاص صفت ہے کہ یہ ان لوگوں کے لئے تیر بہدف ہے جس کو سنائی نہیں دیتا جس کی قوت سماعت کسی وجہ سے ختم ہوگئی ہے۔ انہیں چاہئے کہ روغن بادام پر اسم پاک "یا سمیع" کو ۱۳۱ر مرتبہ اول وآخر ۷ر مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ کر دم کر کے کانوں میں ڈالے اور ۴۰ر دن تک اس عمل کی مداومت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۴۰ر دن گزرنے کے بعد قوت سماعت بحال ہو جائے گی۔

یہاں اہل علم اور طب کا علم جاننے والوں کی طرف سے سوال اٹھائے جائیں گے کہ سننے کا کام آٹھواں عصبہ 8th Nerve ذریعہ ہوتا ہے اور اگر ایک مرتبہ یہ عصبہ (Nerve) ختم ہو جائے تو دوبارہ

زندہ نہیں ہو سکتی۔ بحیثیت معالج میں بھی اس کو سمجھتا ہوں، لیکن جس طرح ہم سسٹم آف میڈیسن کا اپنا اپنا پروٹوکول یعنی طریقہ کار ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کو بھی ایک سسٹم آف میڈیسن مان لیا جائے تو اس کا بھی ایک طریقہ کار ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن آلٹرنیٹو سسٹم اف میڈیسن میں (Faeth Healing) یعنی دم درود کو بھی شامل کیا گیا ہے اور کیا ہی اچھا ہو کہ اگر انسان اپنی عقل کو اس وقت رخصت دے دے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہا ہے۔ اس لئے وہ ذات ہر چیز پر قدرت اور اختیار رکھتی ہے۔

ہر جائز دعا کا قبول ہونا

اس پاک ''یا سمیع'' اپنے اندر یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ یہ ذاکر کی ہر جائز دعا کو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کا درجہ اختیار کرلے تو اسے چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء وتروں سے پہلے اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۷۰ر مرتبہ پڑھے اول وآخر ۱۱ر مرتبہ درود پاک پڑھے اور ۴۰ر دن کے بعد اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا ہو جائے گی کہ جو اس کی ہر دعا کو اللہ کے یہاں قبول کروانے کا سبب بن جائے گی۔

کان کے درد کا علاج

جس شخص کے کان میں درد ہو اور وہ تکلیف سے پریشان ہو، عموماً بچوں کو کان میں درد کی شکایت ضرور ہو جاتی ہے تو چاہئے کہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو کسی ایک پیر کے روز ۱۱ر ہزار مرتبہ اول وآخر درود پاک کے ساتھ پڑھ کر روغن بادام پر دم کرے اور محفوظ کرلے۔ جب بھی کسی کو درد ہو تو اس کے کان میں ایک قطرہ ڈالنے سے درد فوراً کافور ہو جائے گا۔

بوڑھے لوگوں کے بہرے پن کا علاج

اگر کسی شخص کو بزرگی یعنی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کم سنائی دیتا ہو تو اسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد ۲۱ر مرتبہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو پڑھے اور اپنی سماعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ جب تک یہ عمل جاری رکھے گا سماعت کی کمزوری سے اور بہرے پن سے محفوظ رہے اور اگر اس عمل کو تاحیات کرتا رہے تو تاحیات اس کی سماعت بحال رہے گی اور سننے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

حاجات کا پورا ہونا

جو شخص یہ چاہے کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھ سکے تو اسے چاہئے کہ پانچ وقت نمازوں کی پابندی کرے۔ جھوٹ بولنے سے اجتناب کرے، لوگوں کی مدد کرے اور تب جا کر اس عمل کو شروع کرے۔ عمل کچھ اس طرح ہے کہ جو شخص جانوروں کی آواز سمجھنے کی قوت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۴۰ر دن مع اول وآخر درود شریف ۷ یا ۱۱ر مرتبہ، ۱۸۰۰ مرتبہ پڑھے اور روزانہ صبح اٹھ کر بعد از نماز فجر کسی کھلی جگہ میں جا کر جانوروں کو دانہ ڈالے۔ ۴۰ر دن یہ عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پروردگار اسے وہ سماعت فرمائے گا کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھنے لگ جائے گا۔

خالد مصطفی صدیقی

تصوف واسرار

تصوف واسرار کے تحت ہم نے واقعات، حکایات کے علاوہ مختلف موضوعات پر مضامین شائع کئے جن سے ہمارے قارئین کو نہ صرف یہ کہ تصوف واسرا کے مفہوم کی درست آگہی ہوئی بلکہ انہیں یہ شوق بھی پیدا ہوا کہ ہم اگر مختلف واقعات اس سلسلے میں تحریر کریں تو ساتھ میں یہ وضاحت ضرور کریں کہ یہ اسلامی نقطۂ نظر سے اللہ تعالیٰ کے قرب ورضا کی کون سی منزلوں کی نشاندہی کرتے ہیں

مثال کے طور پر تصوف واسرار میں نیت اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری، صدقہ، مراقبہ، اعتکاف، اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری، صبر وقناعت وغیرہ وغیرہ شامل ہیں اور پھر ان سے متعلق مختلف حکایات بیان کی جاتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں کی زندگی میں رونما ہونے والے کرشموں سے معمور ہوتی ہیں اور ان سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم بھی اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی کی خاطر ایسے اچھے عمل کریں تو دین ودنیا میں سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہی زندگی کا حاصل اور مقصود بھی ہے۔

راہ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

حکایت : کسی فقیر اور اس کے بیوی بچے کئی دن سے فاقہ کر رہے تھے جس پر فقیر کی بیوی نے اپنے شوہر سے کہا ”ان بچوں میں تو ہماری طرح برداشت کی طاقت نہیں ہے اس لئے کچھ کرو فقیر نے کہا” بچوں کی حالت دیکھ کر میرا کلیجہ بھی منہ کو آتا ہے۔ مگر کیا کروں کوئی مزدوری ہی نہیں ملتی! کتنی بار بازار کے چکر لگا، چکا ہوں۔ بیوی نے اپنا ایک قدرے مہنگا جوڑا شوہر کو دیتے ہوئے کہا” اسے بیچ کر بچوں کے لئے کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے آؤ۔“ وہ شخص اس کپڑے کو لے کر بازار گیا اور اسے دو درہم میں بیچ کر غلہ خرید کے جانے لگا کہ راستے میں ایک شخص کو کہتے سنا” اللہ اور رسول اللہ حضرت محمد ﷺ کی محبت میں مجھے کچھ دے دو“۔ اس شخص نے ان الفاظ پر وہ دو درہم فوراً اس شخص کو دیدئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت کرتا تھا اور خود مسجد میں جا کر بیٹھ گیا کہ گھر جا کر بیوی بچوں کو کیا جواب دیگا۔ وہ مسجد میں رات تک عبادت کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ سے رحم ومدد کی دعائیں کرتا رہا پھر گھر چلا گیا۔ جب بیوی نے اسے خالی ہاتھ دیکھ کر سوال کیا تو اس نے سب ماجرا کہہ سنایا۔ اس کی بیوی بھی نیک عورت تھی۔ اور وہ بولی” تم نے جو معاملہ اس ضرورت مند شخص کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں کیا ہے اس کا علم یقیناً اللہ تعالیٰ کو ہوگا اس لئے فکر مت کرو اور اب میرے کپڑوں کا یہ بکس لے جا کر بیچ دو اور جو بھی قیمت ملے اس سے غلہ خرید لاؤ۔ اس شخص نے بکس اٹھایا اور بازار چلا گیا مگر کوئی بھی اس کے کپڑوں کو خریدنے پر تیار نہیں تھا، وہ اداس اور فکر مند سا گھر واپس لوٹنے لگا تو دیکھا کہ راستے میں ایک شکاری بڑی سی مچھلی فروخت کر رہا ہے۔ اس نے شکاری سے درخواست کی کہ وہ کپڑوں کا بکس کے بدلے اسے وہ مچھلی بیچ دے تا کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے کھانے کے لئے کچھ کر سکے! شکاری نے اس کی بات مان لی اور کپڑے لے کر مچھلی اسے دیدی! وہ شخص فوراً گھر پہنچا اس کی بیوی بچے مچھلی دیکھ کر خوش ہو گئے۔ اس کی بیوی نے جلدی سے مچھلی کا پیٹ کاٹا تو اس میں سے ایک بے حد قیمتی موتی نکلا۔ وہ شخص اس موتی لے کر تاجروں کو دکھانے گیا تو اس کی قیمت چودہ ہزار درہم تک پہنچ گئی۔ اس شخص نے فوراً وہ موتی فروخت کیا اور گھر کی راہ لی۔ اب وہ لوگ امیر ہو گئے تھے اور بہت خوش تھے کہ پھر ایک سائل نے آ کر آواز دی” اے اللہ کے بندوں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی دے دو۔ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی محبت کی خاطر۔ وہ شخص فوراً باہر گیا اور اس سائل سے کہنے لگا” اگر چاہو تو میرے پاس جو چودہ ہزار دینار ہیں ان میں سے نصف لے لو! سائل نے اثبات میں سر ہلا اور مزدور لانے کا بہانہ کر کے وہاں سے چلا گیا۔ وہ شخص اس سائل کا انتظار کرتے کرتے سو گیا۔ تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ وہی سائل موجود ہے اور اس شخص نے جب اس سائل سے واپس نہ آنے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا” میں کوئی سائل نہیں بلکہ ایک

فرشتہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے صبر وشکر کی آزمائش کے لئے بھیجا تھا کیونکہ تم نے جو درہم ایک ضرورت مند کو دیئے تھے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تمہیں چودہ ہزار درہم عطا کئے اور اب امیری میں وہ تمہاری آزمائش کررہا تھا کہ تم اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے صبر شکر پھر سے اختیار کرکے کسی کی ضرورت پوری کرتے ہو کہ نہیں! اور تم اس امتحان میں بھی کامیاب رہے اور اب دنیا وآخرت دونوں میں وہ تمہیں مالا مال رکھے گا۔ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔

حکایت (۲) لطف خداندی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک گناہ گار شخص اپنی پریشان حالی کی بدولت اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبولت کی امید پر ہاتھ پھیلائے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیں گے۔ پھر وہ اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے گا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ نہیں دیں گے۔ وہ شخص پھر تیسری بار گریہ وزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگے گا۔ تو رحمت خداوندی جوش میں آجائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتو سے فرمائیں گے۔ ''اے میرے فرشتو! مجھے تو اپنے بندے کی گریہ وزاری اور مانگتے رہنے پر شرم محسوس ہونے لگی ہے خاص طور پر جب کہ میرے علاوہ اس کا کوئی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے ہی نہیں اس لئے میں نے اس کی دعا قبول کر لی اور امید پوری کردی۔ دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ اپنے اوپر توکل کرنے والوں کو کس طرح نوازتے ہیں۔

حکایت (۳) اطاعت الٰہی کا ثمرہ

ایک صابر وشاکر اور بال بچوں والے شخص کی بیوی بہت بدزبان اور ناشکری تھی جس کی بدولت وہ صاحب ایمان پریشان رہتا تھا۔ ایک دفعہ جب دو روز تک کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا تو اس عورت نے اپنے شوہر کو سخت سست اور خوب برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اس کے شوہر نے اسے رات کے وقت شور مچانے سے منع کیا اور صبح سویرے منہ اندھیرے مزدوری کی تلاش میں گھر سے نکل گیا۔ مگر جب اس شخص کو کوئی کام نہیں ملا تو وہ جنگل کی طرف نکل گیا۔ اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگا اور رات کو چپکے سے گھر میں جا پڑا تا کہ اس کی بیوی پھر خالی ہاتھ دیکھ کر اس سے جھگڑا نہ کرنے لگے۔ رات کو بیوی کی آنکھ سوتے سے کھلی تو اس نے سوال کیا ''میاں! کیا مزدوری لائے ہو! وہ شخص پریشان ہوکر بولا ''میرے آقا نے کہا ہے کہ تین دن برابر کام کرو تیسرے دن مزدوری ملے گی'' اور اگلے روز بھی وہ شخص جنگل میں جا کر عبادت کرنے لگا۔ تیسرے دن جب وہ گھر سے نکلنے لگا تو اس کی بیوی نے غصے سے کہا'' آج تینوں دن کی اجرت اپنے مالک سے لے کر آنا ورنہ گھر مت لوٹنا۔ یہ سن کر اس نیک شخص کی نظر دنیا سے ہٹ کر اللہ کی طرف اٹھ گئی اور وہ سیدھا جنگل میں کر عبادت میں مشغول ہو گیا! پھر رات گئے گھر لوٹتے وقت اپنی بیوی کے خوف سے اس کی دی ہوئی تھیلی میں ریتا بھر کر لے گیا کہ رات کسی طرح بات ٹال دے گا اور وہ بھری تھیلی دیکھ کر شاید جھگڑا نہ کرے۔ مگر گھر پہنچ کر وہ بیوی کے جھگڑے کا سوچ کر اتنا گھبرایا کہ دیوار سے تھیلی اندر پھینک کر واپس مڑنے لگا کہ گھر کے اندر سے کھانوں کی ایسی زبردست خوشبو اٹھی کہ وہ حیران رہ گیا۔ اس کی بیوی اسی وقت باہر نکلی اور خوشی سے بھرپور آواز میں بولی ''واقعی تمہارا مالک بہت ایماندار ہے! میں گھر میں کھانے پینے کے خیال سے فکرمند بیٹھی تھی تو اتنے میں ایک سبز پوش گھوڑے پر سوار آیا اور ایک پچاس درہم سے بھرا طباق دے کر بولا'' یہ تمہارے شوہر تین دن کی محنت کی اجرت ہے۔ اب اسے پریشان مت کرنا اور اس سے کہہ دینا کہ اگر زیادہ محنت کرتا تو اور زیادہ پاتا۔ آئندہ خیال رکھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ عورت کہتی گئی'' میں نے جلدی سے کچھ غلہ منگا کر بچوں کے لئے کھانے کو چڑھا دیا''۔ یہ سب قصہ سن کر وہ شخص روتا ہوا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنائیں کھو گیا۔ اس کی بیوی حیرت سے کھڑا اسے دیکھنے لگی۔ جب اس شخص نے اپنی حالت پر قابو پالیا تو اپنی بیوی سے بولا'' ناشکری عورت! میں نے تین دن کوئی مزدوری نہیں کی۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا اور رات کو تمہارے لڑائی جھگڑے سے بچنے کی خاطر یہ بہانہ کر دیتا تھا کہ مالک اجرت تین دن بعد دے گا۔ مگر میرے اللہ نے میری عزت رکھ لی اور تیری رات دن کی آفت سے مجھے نجات دی۔ ورنہ دیکھ آج بھی میں اس تھیلی میں ریت بھر کر لایا تھا۔ لے اب اس ریت کو پھینک دے۔ اس کی بیوی نے جیسے ہی تھیلی کھولی تو دیکھا کہ وہ ایسے نایاب ہیرے جواہرات سے بھری تھی کہ تمام گھر روشن ہو گیا! وہ شخص اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے لئے سجدے میں گر پڑا اور اپنی تمام عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دی اور اس کی بیوی بچے بھی کسی کے محتاج نہ رہے۔

دیکھا! جو شخص اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اس کی اطاعت اور فرماں برداری میں مشغول رہتا ہے اس کی مدد اللہ تعالیٰ غیب سے کرتے ہیں۔

حکایت ۴

یہ آج کے دور کی حکایت ہے جو میرے دادا صاحب (مرحوم) کے ساتھ پیش آنے والے واقعے پر مبنی ہے۔

میرے دادا (مرحوم) انڈیا کے یوپی کے ایک معروف شہر کے معروف جاگیردار تھے اور بہت خدا ترس۔ ان کو امیر غریب سب ہی محبت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ دادا صاحب کو خواجہ......... خاندانی مرید بھی تھے۔ یہ ۱۹۶۴ء کی بات ہے کہ دادا صاحب اجمیر شریف خواجہ اجمیر شریفؒ کے عرس میں شرکت کے لئے گئے اور اتفاق کی بات کہ ان کو وہاں زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑ گیا اور نظر نیاز میں ان کو خیال نہیں رہا اور ان کے پاس کے تمام پیسے ختم ہو گئے۔ وہ عرس میں ہمیشہ اکیلے ہی شرکت کرتے تھے۔ وہ بتاتے تھے کہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں اور واپسی کا کیا انتظام ہو کہ اچانک ان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی (وہ وہاں ایک ہوٹل میں ٹھہرے تھے مگر اسے ایڈوانس پیمنٹ کر چکے تھے) انہوں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس ایک باریش بزرگ کھڑے تھے۔ دادا صاحب کو دیکھ ان بزرگ نے سلام کیا اور ان کا نام لیتے ہوئے کہا "یہ روپیوں کی تھیلی آپ تک پہنچانے کا کام مجھے خواجہ اجمیر شریف کے دربار سے ہوا ہے۔" دادا صاحب نے لاکھ کہا کہ "یہ ممکن نہیں! آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی!" مگر وہ بزرگ اپنی بات پر قائم رہتے ہوئے دادا صاحب کے والد بزرگوار کے نام بتاتے ہوئے مختصراً بولے "اللہ کے حکم پر جب دربار سے ہمیں کوئی اشارہ کیا جاتا ہے تو اسے پورا کرنا ہمارا فرض ہے! ویسے بھی آپ کے پاس پیسے ختم ہو چکے ہیں اور یہ معاملہ اللہ کا! خواجہ اجمیریؒ اور آپ کا ہے اس لئے مزید کچھ سنے بغیر یہ رقم کی تھیلی آپ کی دہلیز پر رکھ کر جا رہا ہوں"۔ اس کے بعد وہ بزرگ تو چلے گئے البتہ دادا صاحب ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کی راہِ تصوف کے مسافر بن گئے۔

اس واقعہ سے ہمیں تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے قدم بڑھانے والوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا اور ان کی وسعت غیب سے مدد کرتا ہے۔ اس لئے انسانوں پر جو مشکلات آتی ہیں وہ ان کے اپنے عمل کی بدولت۔ یہ لمحہ فکریہ ہے! بحث کا نہیں سوچنے کا مقام۔

خادموں پر شفقت

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہابؒ ایک دن کھانا کھا رہے تھے کہ خادم کے ہاتھ سے پانی کی صراحی آپ پر گر پڑی اور آپ کا لباس پانی سے تر ہو گیا۔ خادم آپ کی ناراضگی کے خوف سے کانپنے لگا۔ آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا: بھائی تم لرزتے کیوں ہو۔ غلطی کس انسان سے نہیں ہوتی۔ تم بھی ایک انسان ہو۔ شاید تمہارا مرتبہ مجھ سے بلند ہو۔ شاید انوار و برکات تمہارے پاس زیادہ ہوں۔ شاید حق تعالیٰ کا کرم تم پر زیادہ ہو۔ اس کے بعد آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۝

(اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور آدمیوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو)

ہوئے نفس کی مخالفت

محمد ابو محمد مرتعشؒ سے کسی شخص نے آ کر کہا کہ فلاں شخص ہوا میں اڑتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی کمال نہیں کمال یہ ہے کہ ہوائے نفس کی مخالفت کرے کیونکہ نفس کی ہوا کی مخالفت کرنا ہوا میں اڑنے سے کہیں زیادہ افضل ہے۔

☆☆☆

صوفیہ کے سات اصول

کسی شخص نے حضرت سہل تستریؒ سے پوچھا کہ صوفیائے کرام کے وہ کون سے اصول ہیں جن کی پابندی کرنا ان کے نزدیک فرض ہے۔ فرمایا کہ صوفیہ کے سات اصول ہیں جن کو وہ فرض کا درجہ دیتے ہیں۔ پہلا کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنا۔ دوسرا سنت رسول اللہ ﷺ کا اتباع، تیسرا کسب حلال، چوتھا لوگوں کو تکلیف سے بچانا، پانچواں گناہوں سے بچنا، چھٹا توبہ واستغفار، ساتواں حقوق کا ادا کرنا۔

☆☆☆

تحریر : محمد الیاس

اسرار روحانی

آجکل کے بدلتے حالات میں طرح طرح کی بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ میڈیکل کی دوائیاں کھانے سے آرام نہیں ہوتا۔ بلکہ الٹا دوائیاں کھا کھا کر معدہ خراب ہوجاتا ہے۔ ایک مصیبت سے نجات ملتی ہے دوسری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ تو اس بے بسی کے عالم میں صرف بیماریاں ایسی ہیں کہ میڈیکل ٹیسٹ بھی ٹھیک ہوتے ہیں اور کوئی دوائی کام نہیں کرتی۔ تو ایسے حضرات سے مشورہ ہے کہ ایسی صورت حال جب پیدا ہو تو آیت قرآنی سے روحانی علاج کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قرآن میں مومنین کے لئے شفا ہے۔ کسی متقی پرہیزگار شخص سے آیات شفاء زعفران عرق گلاب سے چینی کے برتن یا صاف کاغذ پر لکھ کر چینی کے برتن میں بھگو کر صبح نہار منہ ۱۴ یوم تک بلاناغہ پلائیں اگر پھر بھی افاقہ نہ ہو تو شفاء پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کی برکت سے شفاء ملے گی۔ آیت شفا مندرجہ ذیل ہے۔

آیت شفاء : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَاشَافِیُ یَا کَافِیُ یَاسَلَامُ یحق وَیَشْفِ صُدُوْرِ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ. وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ. وَشِفَاءٌ لِّمَا فِیْ صُدُوْرِ. یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ. وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَیَشْفِیْنَ. قُلْ هُوَلِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ هُدًوَّشِفَآءٌ.

مزید اس کے ساتھ سات سلام بھی لکھ دیں تو مریض کو جلد شفاء ہو۔

دعائے عافیت : ناطق قرآن مولا علی امیر المومنین نے فرمایا۔ اے ابن عباس اگر کسی کو کوئی مشکل ہو یا مال میں کچھ نقصان ہو یا اہل وعیال میں کوئی بیمار ہو تو خضوع وخشوع کے ساتھ اس کو چاہئے کہ دعا مذکور پڑھے اور تضرع وزاری کے ساتھ اپنی حاجت طلب کرے۔ خداوند عالم اس کی حاجت برلائے گا۔ (نہج الاسرار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ نَبِیُّکَ نَبِیَّ الرَّحْمَهِ وَاَهْلِ الْبَیْتِ الَّذِیْنَ اخترِ اَلْهُمَّ عَلَی الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِیْ صَعُوْبَتَهَا وَاکْفِنِیْ شَرَّهَا فَاِنَّکَ الْکَافِیُ وَالْمُعَافِیُ وَالْغَلِبُ وَالْقَاهِرِ.

ترجمہ : بارالٰہی۔ تیرے نبی کا واسطہ جو نبیٔ رحمت ہیں اور ان کے اہل بیت کا واسطہ جن کا تو نے تمام عالم پر فوقیت دی ہے۔ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اس مصیبت کی سختی کو میرے لئے آسان کردے۔ اور مجھ کو اس کے شر سے بچا اس لئے کہ تو ہی بچانے والا عافیت دینے والا اور غالب وقہار ہے۔

دعاء امراض قلب: مولا کائنات نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا۔ جب زیادہ لوگ مرض قلب میں مبتلا ہونگے۔ اس وقت یہ دعا پڑھیں۔ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف اور ۱۴ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کریں۔

یا حی یا قیوم یا لا الٰہ الا انت اسئلک ان تحی قلبی اللھم صل علی محمد وآل محمد.

پھوڑے پھنسی اور خارش: سفید چینی اور سرسوں کے تیل پر سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ شریف گیارہ بار پڑھ کر دم کریں پھر ان کلمات کو سات بار پڑھ کر دم کریں۔ اس چینی کو دن میں چند بار تھوڑی تھوڑی مریض کو کھلائیں اور تیل کو متاثرہ مقام پر لگائیں۔ مرض سے شفاء ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفِیُ سَقِیْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.

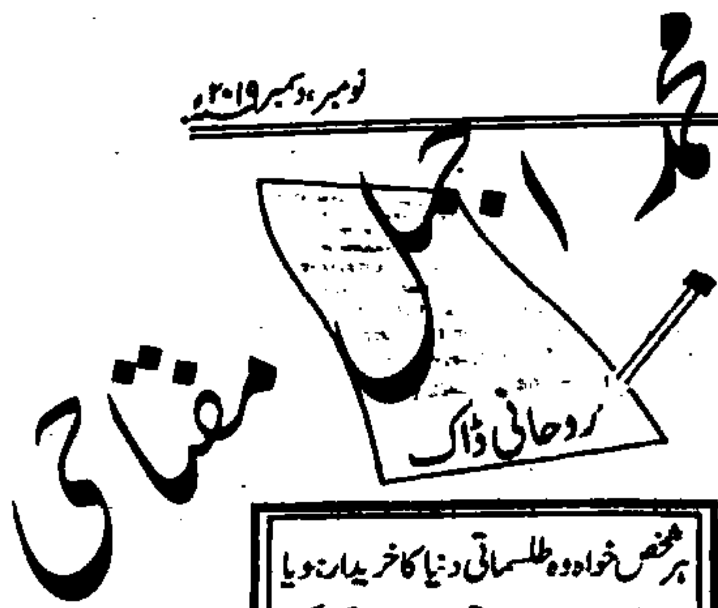
فقر فاقہ سے محفوظ: حضرت علی ابن علی طالب سے روایت ہے کہ جو شخص ہر روز صبح وشام یہ کلمات طیبات سو مرتبہ پڑھے گا وہ فقر وفاقہ سے محفوظ رہے گا۔ غنا کا دروازہ اس پر کھل جائے گا۔

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ.

دیگر: صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ. سو مرتبہ پڑھیں۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانیت چاہتے ہیں

سوال از: انظر انصاری۔

میں انظر مہالنگ پور تعلقہ مدھول ضلع باغ کوٹ کرناٹک سے یہ خط لکھ رہا ہوں، میں نے آپ کی کتابیں اور خصوصی نمبرات پڑھے ہیں ماشاء اللہ میں جب ان کے تعویذات اور نقوش کو استعمال میں لایا، ماشاء اللہ بہت ہی مفید پایا۔ آپ کی خدمات سے مخلوق کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے، آپ کی خدمت میں عرض گزارش یہ ہے کہ بندہ باقاعدہ طور پر عامل بننا چاہتا ہے، اس لئے بندہ آپ کی خدمت میں یہ خط ارسال کر رہا ہے۔ اس سے قبل بھی بندہ نے دو تین خطوط آپ کی خدمت میں روانہ کئے تھے لیکن ان خطوط کا جواب نہ ملا اس لئے بندہ آپ کی خدمت چوتھی مرتبہ روانہ کر رہا ہے۔ امید ہے کہ اس بار خط کا جواب دیا جائے گا۔ اور میں آپ سے چند معاملات کے بارے میں رائے مفیدہ طلب کرتا ہوں وہ یہ کہ میں ایسا عمل چاہتا ہوں جس کے ذریعہ روحانی طاقت بڑھے اور باطنی نگاہ کھل جائے اور میرا بدن بہت ہی دبلا پتلا ہے اس لئے ایسا عمل بتایئے جس سے میرا جسم فربہ ہوجائے اور میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا خریدنا چاہتا ہوں لیکن کیسے خریدوں یعنی اس کو خریدنے کی کیا صورت ہے۔ کس سے بات کروں مجھے نہیں پتہ، اس لئے اس کی ترکیب بھی لکھ دیجئے۔

اس لفافہ کے اندر (ایک جوابی لفافہ بھی روانہ کر رہا ہوں) اس میں جواب ارسال فرمایئے۔

میرا نام انظر ہے، میں حافظ ہوں اور میری عمر اٹھارہ سال ہے، میری والدہ کا نام فہمیدہ ہے اور اب میں عالمیت کی عربی اول کلاس پڑھ رہا ہوں۔

(نوٹ) امید ہے کہ آپ میرے چوتھے خط کا جواب ضرور دیں گے اور مجھے مفید مشورہ اور رائے سے سرفراز کریں گے اور آپ اپنا فون نمبر بھی ارسال فرمائیں تاکہ ہر معاملہ میں آپ سے مشورہ کرسکوں۔

جواب

آپ کو مختصر جواب بذریعہ ڈاک بھجوادیا گیا ہے جو انشاء اللہ آپ کو مل گیا ہوگا۔ اب تفصیلی جواب ملاحظہ کرلیں، امید ہے کہ اس مفصل جواب کو پڑھ کر آپ کے گلے شکوے ختم ہوجائیں گے اور آپ کی ناراضگی دور ہوجائے گی۔ بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے کئی بار خطوں کے جوابات نہیں جا پاتے اس پر ہم شرمندہ بھی ہوتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ ہمارے اظہار شرمندگی سے کسی کا پیٹ نہیں بھرتا اور محض احساس ندامت سے کسی کی تشفی نہیں ہوتی۔ ہم آپ جیسے لوگوں کے شوق انتظار کی شدت کو سمجھتے ہیں اور جواب نہ ملنے پر جو کوفت اور گھٹن ہوتی ہوگی اس کا بھی ہمیں اندازہ ہے لیکن کیا کریں کام کا پھیلاؤ اس قدر ہے کہ جسے کہتے ہیں کہ سر کھجانے کی فرصت نہیں وہ ہم گنہ گاروں پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ دعا کیجئے کہ رب العالمین وقت میں برکت عطا فرمائے اور ہم آپ جیسے مخلصین سے خط و کتابت کرسکیں۔

آپ نے روحانیت بڑھانے کے لئے کوئی فارمولہ طلب کیا

ہے۔اس بارے میں ہم ایک سے زائد بار لکھ چکے ہیں اور ہم نے کئی بار یہ ثابت کیا ہے کہ روحانیت نہ عبادتوں سے بڑھتی ہے نہ ریاضتوں سے بلکہ روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے گناہوں اور معصیتوں سے دور رہنے سے، جو لوگ اللہ کی ناراضگی سے ڈر کر گناہ چھوڑ دیتے ہیں ان کی روحانیت قوی سے قوی تر ہو جاتی ہے، عبادتیں اور ریاضتیں اپنی جگہ ہیں اور یہ بھی ضروری ہیں لیکن عبادتوں اور ریاضتوں کے ساتھ ساتھ اگر انسان صغائر اور کبائر سے بھی مجتنب رہے تو اس میں زبردست روحانیت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ صورت حال ہو جاتی ہے کہ من کان للہ کان اللہ لہ ، جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے اور اللہ کا وہی ہوتا ہے جو اس کے عذاب سے اس کی ناراضگی سے سچ مچ ڈرتا ہو۔

روحانیت کی اصل بنیاد خوف خداوندی ہے اور جہاں خوف خداوندی ہوگا وہاں نافرمانیاں نہیں ہوں گی، گناہ اور معصیتیں وہیں پرورش پاتی ہیں جہاں سب کچھ ہوتا ہے۔ نمازیں بھی، روزے بھی، تسبیح وتہلیل بھی، حج بھی عمرے بھی، چلّے بھی نہیں ہوتا تو خوف خدا نہیں ہوتا اور جب خوف خدا نہیں ہوتا تو گناہ اور خطائیں سر ابھارتی ہیں اور یہ گناہ اور یہ خطائیں روحانیت کا اور نور باطن کا قتل کر دیتی ہیں۔

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے تائب ہو جائیں انشاء اللہ آپ میں روحانیت پیدا ہو جائے گی۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ جسمانی طور پر بھی لاغر اور کمزور ہیں، یہ تو بہت فکر کی بات ہے، کسی بھی صاحب ایمان کو کمزور نہیں ہونا چاہئے اللہ اپنے قوی بندوں کو پسند کرتا ہے جو لوگ دبلے پتلے ہوتے ہیں یا منحنی قسم کے ہوتے ہیں وہ قابل رحم سے ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنی صحت اور تندرستی پر دھیان دینا چاہئے تاکہ کفار ومشرکین پر ان کا رعب اور دبدبہ قائم رہے، اپنی صحت کی بحالی کے لئے آپ کو کسی حکیم سے ملنا چاہئے اور غذاؤں پر بھی توجہ دینی چاہئے، جو غذائیں جسم کو نقصان پہنچاتی ہیں ان سے پرہیز رکھنا چاہئے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ صحت بنانے سے بنتی ہے اور قائم رکھنے سے قائم رہتی ہے، صحت کے سلسلہ میں صرف دعاؤں پر قناعت نہ کریں بلکہ صحت بنانے کے اور اسے قائم رکھنے کے جو اصول ہیں ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد "یا قوی" ۱۱۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، اس وظیفے کی پابندی سے آپ کی تندرستی پر اچھا اثر پڑے گا۔ اپنی سوچ وفکر کو ہمیشہ مثبت رکھئے، جن لوگوں کی سوچ سب کے بارے میں مثبت ہوتی ہے ان کی تندرستی بھی اچھی ہوتی ہے اور ان کی زندگی میں خوشگواری رہتی ہے۔ منفی سوچ کے لوگ عام طور پر چڑچڑے ہوتے ہیں، دوسروں پر طنز کرنا ان کا مذاق اڑانا اور ان کی تضحیک وتحقیر کرنا ان کا ایک مشغلہ ہوتا ہے اور اس مشغلے کی وجہ سے ان کی اپنی جسمانی اور روحانی صحت تباہ وبرباد ہو کر رہ جاتی ہے۔ منفی سوچ کے لوگ زیادہ عمر نہیں پاتے ان کی اپنی جھنجھلاہٹ، ان کی اپنی حاسدانہ فطرت خود ان کو مریض بنائے رکھتی ہے اور وہ اپنی لگائی ہوئی آگ میں خود ہی جھلستے رہتے ہیں۔ انسان کو اپنی سوچ وفکر مثبت رکھنی چاہئے، اسی میں اس کی بھلائی ہے اور اسی میں اس کی عافیت ہے، چونکہ آپ نے اپنی لاغری کو دور کرنے کا فارمولہ طلب کیا ہے تو اس سے بہتر کوئی دوسرا فارمولہ نہیں ہے کہ آپ اپنے خیالات کو ہمیشہ پاک صاف رکھیں، دوسروں کے بارے میں برا سوچنے سے پرہیز رکھیں، غم ہو یا خوشی، غربت ہو یا فراخی، ہر حال میں اللہ کی رضا میں راضی رہیں، جو لوگ اللہ کی بنائی ہوئی تقدیر پر قانع رہتے ہیں ان کی جسمانی اور روحانی صحت قابل رشک ہوتی ہے۔

گردشِ لیل ونہار کا سبب

سوال از: سلیم حسین ______ نوئیڈا

عرض یہ ہے کہ مراسلہ بہت پریشانی میں لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی مکمل پڑھ کر جواب دینے کی زحمت گوارہ کریں۔

حضرت میری تاریخ پیدائش ۸رفروری ۱۹۵۵ء بروز منگل ہوئی، نام سلیم حسین، غور فرمائیں سب کچھ نحس ہی نحس، ۸عدد نحس، منگل نحس، زحل نحس، نام کے مرکب اعداد ۱۶ وہ بھی نحس۔ شروع سے اب تک زندگی میں ہمہ وقت رکاوٹیں ہی رکاوٹیں رہی ہیں۔ تمام عمر روزی کی تنگی سے پریشان رہا ہوں۔ ۲۰۱۵ء سے بالکل بے روزگار ہو گیا ہوں۔ ۴۴ سال اسکول میں سروس کی، وہ مجھے دھوکہ دیتے رہے کہ بہت جلد سرکار سے تمہیں تنخواہ دلائیں گے، کئی کئی سال تنخواہ نہیں بڑھائی، میرے ساتھ میں ایک شیعہ کلرک تھا جو پہلے سے سرکاری تنخواہ پا رہا تھا وہ میری کھلم کھلا کاٹ کرتا کہ یہ سرکاری کلرک نہیں بن سکتے، آخر کار ۳۱ مارچ ۲۰۱۵ء کو مجھے سروس سے الگ کر دیا۔ یہ قصائی برادری کا اسکول تھا، میں نے پوری

سروس میں کبھی رشوت، کمیشن کچھ نہیں لیا، پنج وقتہ نمازی بہت عرصہ سے ہوں، تہجد بھی پڑھتا ہوں۔ آپ کے رسالے میں شائع کردہ روزی اور دست غیب کے بہت سے عمل کر لئے مگر سب بیکار، اپنے گھر کے مرحومین کے لئے اور اپنے لئے کلمہ طیبہ سوالاکھ، سوالاکھ کل دس لاکھ مرتبہ باوضو پڑھا ہے۔ اب مجھے اللہ سے بیزاری ہوگئی ہے، دل میں آگ جلتی ہے اور گستاخیاں منہ سے نکلنے لگتی ہیں۔ اللہ نے مجھے عزت دولت، روزی، صحت وعقل سے محروم رکھا ہے، میرے ہی ہم نام اس دنیا میں بہت خوش حال ہیں، محروم تو صرف میں اکیلا ہوں، میں اپنے چھوٹے بھائی کا قرضدار ہوں لیکن میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، قرضہ اتارنے کے لئے ترک اسلام کے علاوہ کوئی راستہ نہیں، میں نہیں چاہتا کہ یہ قدم اٹھاؤں مگر دشمن مجھے کفر میں دھکیلنا چاہتا ہے، مقروض تو میں کئی لوگوں کا ہوں لیکن مجھے اپنے چھوٹے بھائی کی زیادہ فکر ہے۔ دوا سازی (یونانی) کا جانتا ہوں لیکن نہیں چلتا، سال دو سال میں صرف چار پانچ ہزار کی آمدنی ہوجاتی ہے جو نا کے برابر ہے۔

آپ اپنے کسی عمل کے ذریعہ پریشانی کا حل بتائیے، رہنے والا مراد آباد کا ہوں مگر مجبوری میں چھوٹی بیٹی کے ٹکڑوں پر پل رہا ہوں۔

جواب

انسان کی تاریخ پیدائش، وقت پیدائش اور یوم پیدائش اپنے بس میں نہیں ہوتی، یہ سب چیزیں حق تعالیٰ کے دائرۂ اختیار کی چیزیں ہیں، ان پر اظہار اطمینان نہ کرنا ایک بندہ کے لئے غلط ہے اور بندگی کے منافی ہے۔ آپ ۸ فروری کو پیدا ہوئے، آپ کی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے آپ کا برج دلو ہے اور اس سے متعلقہ ستارہ زحل ہے۔ زحل کو ماہرین نجوم نے کمزور ستارہ مانا ہے لیکن زحل جن حضرات کے برج سے وابستہ ہوتا ہے، وہ زحل کے منفی اثرات سے کبھی متاثر نہیں ہوتے، البتہ جب زحل رجعت میں ہوتا ہے، تب قدم قدم پہ انہیں نقصان پہنچتا ہے لیکن ایسا صرف حاملین زحل کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ تقدیر کا ستارہ کوئی بھی ہے، خواہ وہ قمر، شمس اور مشتری یا عطارد ہو جب وہ رجعت میں ہوگا تو حامل سیارہ کو ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ سوئے اتفاق سے آپ کا یوم پیدائش منگل ہے اور منگل کو لوگ عام طور پر منحوس مانتے ہیں جب کہ منگل کا دن منحوس نہیں ہے۔ منگل ان لوگوں کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے جن کا برج حمل یا عقرب ہو۔

آپ نے علم نجوم کی ناقص جانکاری کی وجہ سے خود پر جو مایوسی طاری کرتی ہے وہ اصولاً غلط ہے، مایوسی کو کفر قرار دیا گیا ہے، مایوس تو وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ کی قدرت کاملہ پر پورا بھروسہ نہ ہو۔ لاریب تقدیر اللہ کی بنائی ہوئی اور اچھی بری تقدیروں پر بندے کے لئے ایمان لانا بھی ضروری ہے لیکن تقدیر بھی دعاؤں سے بدل جاتی ہیں اور تقدیر تو اللہ کے نیک بندوں کی نظر ڈالنے سے بھی بدل جاتی ہیں۔ کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی، نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

جب اللہ کے کسی نیک بندے کی نظر ڈالنے سے تقدیر بدل سکتی ہے تو کیا تقدیروں کا پیدا کرنے والا کسی کی تقدیر نہیں بدل سکتا؟ ہمارے خیال سے کسی بھی بندے کو خواہ اس کے حالات کتنے بھی مایوس کن کیوں نہ ہو اللہ سے اور اس کی قدرت کاملہ سے ناامید اور مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

جہاں تک آپ کے نام کے مرکب عدد ۱۶ کا معاملہ ہے تو بے شک وہ ایک ایسا عدد ہے جو بار بار حامل عدد کو بڑے انقلابات اور حادثات سے وابستہ کرتا ہے تو اس میں غلطی آپ کی اپنی ہے، آپ کو یہ علم ہوگیا تھا کہ آپ کے نام کا مرکب عدد ۱۶ ہے تو اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے آپ اپنا نام بدل سکتے تھے، انسان اپنی تاریخ پیدائش نہیں بدل سکتا لیکن وہ اپنا نام تو بدل سکتا ہے، آپ کو جب یہ علم ہوگیا تھا کہ آپ کے نام کے مرکب عدد میں کوئی سقم ہے تو آپ کو اپنا نام بدل دینا چاہئے تھا اور آپ اپنا ایسا کوئی نام رکھ سکتے تھے جس کا مفرد عدد ۳ اور مرکب عدد ۲۱ ہو اور آپ کی زندگی میں اچھے انقلابات کا آنا عین ممکن تھا۔ اگر چہ اب بہت دیر ہو چکی ہے لیکن آپ ابھی بھی اللہ کی رحمتوں کے حق دار بن سکتے ہیں۔ آپ اپنے نام میں کوئی تبدیلی کریں اور اللہ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے نماز پنجگانہ کی پابندی کے ساتھ ''یا سمیع یا مجیب'' کا ورد صبح شام کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھنے کا معمول رکھیں اور اللہ سے دعا کرتے وقت اپنی آنکھوں کو نم کرنے کی کوشش کرلیں، انشاء اللہ کسی بھی دن اللہ کو رحم آجائے گا اور جس دن بھی اس کی رحمت کی ہوا چل پڑی، منٹوں سیکنڈوں میں آپ کے حالات بدل جائیں گے۔

ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ اللہ کے گھر دیر تو ہے اندھیر بالکل نہیں ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو آفتوں اور مصیبتوں سے نجات دے آپ کو

قرضوں سے نجات دے اور آپ کو وہ خوشیاں عطا کرے جن کے آپ متمنی ہیں۔

خدا کا خلیفہ کون؟

سوال از: حافظ محمد شفیع ______ نیلور

اللہ جل شانہ سے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں، میں بھی آپ کا شاگرد حافظ محمد شفیع احمد نیلوری خیریت سے ہوں۔

ٹی نمبر T.N068/03 صفحہ نمبر ۳۲ طلسماتی دنیا ۲۰۰۹ء میں ہے حضرت والا سے ایک سوال؟ اللہ جل جلالہ وجل شانہ کا ایک خلیفہ ہوں، اس زمین پر پہلے خلیفہ فی الارض حضرت آدم علیہ السلام تھے، آخری نبی خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وبارک وسلم ہیں۔ وہاں سے تابعین وتبع تابعین ائمہ اربع تاریخ معلوم ہے۔ اس کے بعد آپ اپنے عمل معلوم کریں، خلیفہ فی الارض کہاں ہے، معلوم کرے آپ سے درخواست ہے کہ پہلی مرتبہ روحانی ڈاک میں حصہ لے رہا ہوں۔ فون پر بھی بات ہوتی ہے آپ حضرت والا سے۔ 9358002992 بروز جمعرات صبح میں ۱۰ بجے کے آس پاس میں۔

(نوٹ) خلیفہ فی الارض اس وقت کہاں ہیں۔

جواب

خلیفۃ اللہ فی الارض سے مراد انسان ہے اور ہر انسان آدم کی اولاد ہے۔ رحمۃ اللعالمین سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت آدم علیہ السلام ہی کی اولاد ہیں۔ اللہ نے ہر انسان کو اپنے مزاج پر پیدا کیا ہے، فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ۔ میں اس بات کی طرف اشارہ کردیا گیا ہے اور چونکہ ہر انسان کی فطرت میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اللہ کی خصوصیات کو اپنے اندر ضم کرسکتا ہے۔ اسی لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ تخلقوا باخلاق اللّٰہ۔ اللہ کی عادتیں اپناؤ۔ اگر انسان میں حق تعالیٰ کی خصوصیات اپنے اندر ضم کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی تو پھر یہ کیوں فرمایا جاتا۔

لاریب اللہ نے انسان کو اس دنیا میں اپنا نائب اور اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے لیکن بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اتنا بڑا رتبہ پا کر بھی بے راہ روی کا شکار ہوں اور اپنی عظمت کو پہچاننے سے قاصر ہوں۔

بے شک ہر انسان، خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ اس دنیا میں اللہ کا نائب ہے لیکن ہر نائب جزا کا حق دار نہیں ہوتا۔ جزا کے حق دار صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیابت کا حق ادا کیا اور جنہوں نے اللہ کی عادتیں اور اللہ کے اخلاق کو اپنا کر اور خود کو اللہ کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی۔ اس رنگ میں جس کے بارے میں فرمادیا گیا ہے، صبغة اللّٰه ومن احسن من اللّٰه صِبْغة۔ اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ اور اللہ کے رنگ سے اچھا کونسا رنگ ہے۔ کاش ہم سب اس مرتبہ کو پہچان لیں جو ہمیں عطا کیا گیا ہے اور وہ ذمہ داری ادا کرنے کے اہل بن جائیں جو ایک خلیفہ اور نائب پر لاگو ہوتی ہیں تو پھر اس دنیا کا رنگ ہی بدل جائے اور اس دنیا میں ہر طرف اسلام کا اور سچائیوں کا بول بالا ہوجائے۔ اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ کے خلیفہ ہر جگہ موجود ہیں، ہر گھر میں موجود ہیں، لیکن خلافت دینا کے احساس سے بے پرواہ اور اپنی ذمہ داری سے راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کاش ہم خود سمجھیں، خود پہچانیں اور جس دن ہم خود کو سمجھ لیں گے اس دن، ہم خدا کو سمجھ لیں گے کیوں کہ ایک عظیم ہستی کا فرمان ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

دین اور دنیا کی حقیقت

سوال از: علی زید ______ کرنول

خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ میں کرنول کا رہنے والوں ہوں میں اس وقت پریشانی میں ہوں۔ میرا روزگار بالکل نہیں ہے، میں ایک پرچون کی دوکان کرتا ہوں، میری دوکان بہت اچھی چلتی تھی، میرے گھر میں ۹ لوگ ہیں، میری ماں، میری دو بہنیں ایک چھوٹا بھائی اور میرے تین بچے ہیں۔ میری دوکان ٹھیک ٹھاک چل رہی تھی اور اچھی طرح گزر بسر ہورہی تھی۔ میرے کچھ دوستوں نے جو جماعت میں لگے ہوئے تھے مجھ سے کہا کہ تم بھی جماعت میں چلو، جب تم دعوت کے کام سے جڑو گے تو تمہاری دوکان خوب چلے گی اور روزگار خوب چلے گا۔ میں ان کی باتوں میں آکر چار مہینے کے چلے میں چلا گیا، جب میں چلے میں تھا تو میری ماں بہت بیمار ہوگئی تھی۔ میں نے آنا چاہا تو مجھے امیر جماعت نے آنے نہیں دیا چار مہینے پورے کرکے آیا تو میرے گراہک سب ٹوٹ چکے تھے، اب حال یہ ہے کہ دوکان بالکل ٹھپ ہوگئی ہے، میرے برابر میں ایک دوکان اور

کھل گئی ہے اس کی دوکان خوب چل رہی ہے۔ میں پریشان ہوں، گھر کا خرچ چلانا مشکل ہوگیا ہے۔ جماعت کے ساتھی کہتے ہیں تم دل سے جماعت میں نہیں گئے تھے اس لئے تمہارا نقصان ہوا، ان سے ملتا ہوں تو وہ بھی مجھے برا بھلا کہتے ہیں اور سمجھاتے ہیں کہ تم سے کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے تم مصیبتیں جھیل رہے ہو، ادھر میرے شہر کے لوگ بھی اچھے نہیں ہیں۔ پولیس والے بھی پریشان کرتے ہیں، دوکان کا مالک بھی مجھ سے دوکان خالی کرانے پر زور دے رہا ہے اور پولیس والے سے دھمکی دلاتا ہے۔ ہم مسلمان کی فریاد خدا کیوں نہیں سنتا ہے۔

حضرت بہت مایوس ہوں آپ سے گزارش ہے کہ کوئی حل بتائیں۔ دوکان کی ترقی کا کوئی تعویذ دیں، کوئی وظیفہ بھی بتادیں بہت مہربانی ہوگی۔

جواب

تمہارے روزگار میں جو پریشانیاں آئیں اور تمہاری دوکان میں جو الجھنیں پیدا ہوئیں وہ تمہاری غلطیوں کا نتیجہ ہے، ہر دوکان کے آدھے گراہک طے شدہ ہوتے ہیں، جب چار مہینے تک دوکان نہیں کھلے گی تو انہیں اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے کہیں نہ کہیں تو جانا ہی ہے۔ اس طرح تمہارے مستقل جو گراہک تھے وہ سب ٹوٹ گئے اور سوئے اتفاق سے تمہاری دوکان کے قریب میں کوئی دوکان بھی کھل گئی تو اس نے تمہارے گراہکوں کو گھیر لیا۔ اس طرح تمہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

آج کل یہ رسم چل پڑی ہے کہ جو لوگ اپنے روزگار میں لگے ہوئے ہیں انہیں بہکا پھسلا کر چلّوں میں لے جاتے ہیں اور انہیں کچھ ایسے سنہرے خواب دکھاتے ہیں یا انہیں کچھ اس انداز سے ڈراتے ہیں کہ وہ بے چارے اپنے روزگار کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چلتے بنتے ہیں۔ دعوت کا کام علماء کی ذمہ داری ہے جو لوگ دین اسلام کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں ان کا داعی بن کر گھروں سے نکلنا اور اپنی دوکانوں کو تالے ڈال دینا ایک فریب نفس ہے اور اس فریب نفس کی وجہ سے بے شمار لوگوں کو پریشانیاں اٹھانی پڑ رہی ہیں اور بہت سے لوگوں کے روزگار ٹھپ ہوگئے ہیں جہاں تک دین سیکھنے اور سمجھنے کا معاملہ ہے اس کے لئے تعلیم کی ان مجلسوں میں بیٹھنا چاہئے جو آج کل سبھی مسجدوں میں ہوتی ہے۔ یا پھر علماء کی مجلسوں میں اٹھنے بیٹھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، ہر کس و ناکس کا گھر سے نکل جانا اور اپنے بیوی بچوں کی کفالت کو نظر انداز کر کے جو اخلاقی اور شرعی ذمہ داری ہے دعوت کے کام میں جڑ جانا غیر مناسب ہے۔

قرآن حکیم میں دعوت اسلام کی اہمیت کو نہ صرف تسلیم کیا گیا بلکہ دعوت اسلام کے لئے سفر کرنے اور غیر مسلمین سے ملاقاتیں کرنے کی تلقین کی گئی ہے لیکن قرآن حکیم میں واضح طور پر یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ تم میں کچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو اس دعوت کی ذمہ داری کو ادا کریں۔ اگر پوری امت اس کام سے جڑ جائے گی اور دوکانوں میں، مدرسوں میں اور دیگر اداروں میں تالے ڈال کر لوگ چلّوں کے لئے نکل کھڑے ہوں گے تو امت کو اور دین اسلام کو شدید نقصان سے دو چار ہونا پڑے گا۔ حج جو ایک بنیادی فریضہ ہے اس کی ادائیگی کے لئے بھی مسلمانوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اس وقت سفر حج کے لئے نکلیں جب وہ اپنے گھر والوں کی روٹی روزی کا بندوبست کردیں اور اُدھار قرض لے کر بھی حج کرنے کو منع کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مولانا الیاسؒ نے تبلیغی جماعت کے کام کو نہایت اخلاص کے ساتھ شروع کیا تھا اور اس لائن سے جڑنے والوں کو بہت سی باتوں کی ہدایات بھی جاری کی گئی تھیں ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ جس بستی میں جاؤ وہاں کے علماء سے رائے مشورے کے بعد دعوت کا کام کرو لیکن آہستہ آہستہ علماء کی ناقدری شروع ہوگئی اور ان پڑھ لوگوں نے خود ہی کو علماء سے ماورائی سمجھ لیا اور اپنے ہی مشوروں کو حاصل دین سمجھ کر اقدامات شروع ہوگئے، اس کے نتیجے میں جو جو خرابیاں پھیلیں اور جو نقصان خود دعوت کو، دین اسلام کو، امت کو اور علماء حق کو جھیلنے پڑے وہ سب کے سامنے ہیں، ان کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اخلاص تقریباً ختم ہوگیا ہے اور اسی لئے جماعت دو حصوں میں بٹ کر رہ گئی ہے۔ آپ جیسے سادہ لوح لوگ اپنی دوکانیں بند کر کے گھروں سے نکل کھڑے ہوتے ہیں کیوں کہ آپ کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ آپ کی دنیا کا اللہ مالک ہے، اللہ کے دین کے لئے نکلو گے تو اللہ آپ کے مسائل کو خود دیکھے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے جو اللہ ہماری دنیا کی حفاظت کرسکتا ہے وہ اپنے دین کی حفاظت خود کیوں نہیں کرسکتا، کیا اپنے دین کی تبلیغ واشاعت اور اس کی حفاظت کے لیے وہ ہمارا محتاج ہے؟

قرآن حکیم میں یہ بات فرمادی گئی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے

ضرور ہونے چاہئیں جو دعوت اسلام کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں اور اللہ کے دین کو چہار دانگ عالم میں پھیلائیں، ظاہر ہے ان سے وہ ہی لوگ مراد ہیں جن کا نکلنا ان کے اپنے اہل خانہ کے لئے مسائل کھڑے نہ کرے۔ جو اپنی دنیا کے مسائل سے بے فکر ہوں اور جن کے پاس دولت علم اور دولت حکمت بھی ہوتا کہ وہ حسن خوبی کے ساتھ غیروں کو اسلام کی طرف بلانے میں کامیاب رہیں۔ جب سے دعوت کا کام نااہلوں کے ہاتھ میں آیا ہے دعوت کو بھی عظیم صدمات برداشت کرنے پڑے ہیں اور اب تو یہ کام محض ایک رسم بن کر رہ گیا ہے، اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ مرکز تبلیغ کے ذمہ داروں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنے احوال پر نظر ثانی کریں۔ علماء سے رابطے پیدا کریں اور ان کے مشوروں پر اس کام کو لے کر چلیں ورنہ اس کام کو مزید نقصانات برداشت کرنے پڑیں گے اور دعوت کا کام افراتفری کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔

آپ سے بطور خاص یہ گزارش ہے کہ آپ اپنے روزگار کو دیکھیں، ۱۹ افراد کی کفالت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے، یہ ذمہ داری بھی دین ہی کا ایک حصہ ہے۔ اپنے بیوی بچوں اور اہل خانہ کے لئے رزق حلال کی جدوجہد کرنا بھی دین کا ایک حصہ ہے، جو لوگ اس ذمہ داری سے منہ موڑتے ہیں اور اس ذمہ داری سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں وہ ہرگز ہرگز اللہ کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ایک دوکان دار کا پانچوں وقت کی نماز پڑھ لینا ہی کمال ہوتا ہے۔ آپ نماز کے لئے دوکان کو چھوڑ کر جو وقت لگاتے ہیں یہ وقت لگانا ہی بہت بڑی نیکی ہے۔ جب تک آپ کے بچے یا پسماندگان اس بات کے اہل نہیں ہو جاتے کہ وہ آپ کی دوکان کو سنبھال سکیں تب تک دوکان میں تالا لگا کر اسے کئی کئی مہینے کے لئے بند کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اب جو کچھ ہوا وہ تو ہو گیا اب اپنی دوکان پر پابندی سے بیٹھیں، وقت پر دوکان کھولیں، دوکان کھولتے وقت ایک بار آیت الکرسی ضرور پڑھیں۔ دوکان باوضو کھولیں اور دوکانداری شروع کرنے سے پہلے "یارزاق یاواسع" سو مرتبہ پڑھ لیا کریں، دوکان بند کرتے وقت بھی ایک بار آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔ گراہکوں کے ساتھ حسن اخلاق اور حسن گفتگو کا معاملہ رکھیں تاکہ وہ آپ سے متاثر ہوں اور جب آپ سے متاثر ہوں گے تو لامحالہ وہ آپ کے مذہب سے بھی متاثر ہوں گے۔ اصل دعوت یہی ہے کہ ہم مسلمان غیروں کے دلوں میں اسلام کی محبت اور کشش پیدا کرنے کے ذمہ دار بنیں۔ ہمارے اخلاق اور معاملات سے متاثر ہو کر ہی لوگ ہمارے دین کی اہمیت کو سمجھیں گے اور انہیں دین اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا ہوگی۔ اگر ہمارے حلئے تو شاندار ہوں وضع قطع بھی معتبر ہو لیکن اخلاق اور معاملات ہمارے قابل اعتبار نہیں ہوتے تو ہم ہرگز ہرگز لوگوں کے دلوں میں اپنے مذہب کی عظمتیں اتارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اصل حلیہ نہیں ہے، اصل محض کردار ہے، جس سے دن بہ دن ہم محروم ہوتے جا رہے ہیں۔

ایک بات اور یاد رکھئے کہ ہم آپ کو تبلیغی جماعت کے خلاف نہیں اکسا رہے ہیں، اس جماعت نے اس دور میں یہ بڑا کام انجام دیا ہے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھر گئی ہیں اور عین جوانی میں لوگ داڑھیاں رکھنے لگے ہیں جو اہم کارنامہ ہے۔ اس جماعت کا احترام اپنے دل میں رکھیں اور جماعت جب مسجد میں تعلیم وتبلیغ کا کوئی سلسلہ شروع کرے تو اس سے آپ جڑیں تاکہ آپ دین اسلام کو اور عبادت کے ارکان کو صحیح طور پر سمجھ سکیں ایسا نہ ہو کہ زندگی بھر نماز پڑھیں اور نماز پڑھنی آتی نہ ہو۔ لیکن جب تک آپ کے اہل خانہ روزی روٹی کی فکر سے بے پرواہ نہ ہو جائیں تو آپ کے لئے دوکان کو مقفل کر کے چار مہینے کے لئے گھر سے نکل جانا ایک نا[...] حرکت ہے اور اس پر آخرت میں آپ کی گرفت بھی ہو سکتی ہے۔

اللہ آپ کو اور ہم سب کو دین اسلام کی حقیقت سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ یاد رکھیں دین وہ نہیں ہے جسے ہم دین سمجھ لیں، دین وہ ہے جو ہمیں ہمارے پیغمبرؐ نے بتایا ہے۔ اس دین کو سمجھنے کے لئے سیرت کی کتابیں پڑھیں اور قرآن حکیم کو پڑھنے اور سمجھنے کی ذمہ داری نبھائیں تاکہ ایمان کامل کی دولت سے آپ سرفراز ہو سکیں۔

روحانی ڈاک کے کالم میں حصہ لینے کے لئے
خط صاف اور مختصر لکھیں اور جواب کا صبر وضبط کے
ساتھ انتظار کریں

منیجر

قسط (۵)

رموزِ عملیات

مولانا حسن الہاشمی

بسم اللہ کے خواص

بسم اللہ بھی روحانی عملیات کا ایک راز ہے۔ ارباب کمال اس بات سے واقف ہیں کہ بسم اللہ قرآن حکیم کی اساس ہے اور تمام کامیابیوں کی کلید ہے جو کام بسم اللہ سے شروع ہوتے ہیں وہ کامیابیوں سے ہم کنار ہوتے ہیں۔ چنانچہ تمام اولیاء اللہ کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھتے تھے اور وہ ہمیشہ کامیابیوں سے ہم کنار رہتے تھے۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح وشام ۱۹؍مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کا معمول رکھے اور ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کا اہتمام کرے وہ ہمیشہ کامیاب رہے گا اور اس کی غیب سے زبردست مدد ہوگی۔

بعض اکابرین کا کہنا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کائنات میں جو خفیہ اور اعلانیہ دولتیں پیدا کی ہیں ان میں سے ایک دولت بسم اللہ بھی ہے۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ توریت، زبور، انجیل اور مختلف صحیفوں میں جو کچھ موجود ہے اس کا نچوڑ قرآن حکیم میں ہے۔ قرآن حکیم کا نچوڑ سورہ فاتحہ میں ہے۔ سورہ فاتحہ کا نچوڑ بسم اللہ میں ہے اور بسم اللہ کا نچوڑ بسم اللہ کے حرف اول ب میں ہے۔

بزرگوں سے بسم اللہ کا ایک عجیب وغریب عمل منقول ہے جو روحانی عملیات کا حاصل ہے۔ جو اس عمل کے عامل ہوں انہیں پھر کسی دوسرے عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ عمل کی شروعات اس طرح کریں کہ نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں اور عشاء کی نماز کے بعد ۳۱۲۵ مرتبہ اَجب یا جبرئیل بحق یا با پڑھیں، اول وآخر ۱۹؍مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس دن کے بعد روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ اول و آخر ۱۹؍مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد عامل کو بسم اللہ کے ہر عمل میں کامیابی ملے گی۔

واضح رہے کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کے بے شمار حروف مقطعات اور بے شمار آیتیں ۱۹ کے پہاڑے پر پوری اترتی ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بسم اللہ ایک روحانی ترازو ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ قرآن حکیم واقعتاً اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کتاب میں حروف کا جو اہتمام ہے وہ ایک معجزہ ہے اور یہ معجزہ انسانی عقل وفہم اور علم ودانائی سے بالاتر ہے۔ قرآن حکیم میں ۱۱۴ سورتیں ہیں جو ۱۹ کے پہاڑے پر پوری اترتی ہیں۔ قرآن حکیم کی ہر سورت سے پہلے بسم اللہ بھی نازل ہوئی ہے لیکن سورۂ نمل میں اس طرح بسم اللہ کا ذکر کیا گیا ہے انہ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّہٗ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ کر دی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ سورۂ نمل ۱۹ ویں پارے میں ہے۔ قرآن حکیم کی پہلی سورۃ سورۂ علق ہے۔ اس سورۃ میں کل آیات ۱۹ ہیں۔ اگر ۳۰ ویں پارے کی سورتوں کی ترتیب سورۂ ناس سے دی جائے تو سورۂ علق ۱۹ ہی سورت ہے۔ یہ باتیں محض اتفاقی نہیں ہیں بلکہ یہ اشارے بسم اللہ کے اعجاز کو ظاہر کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی ہدایت کی ہے۔ جو لوگ اس ہدایت پر عمل کرتے ہیں وہ اللہ کے پیدا کردہ خزانوں کے حق دار بنتے ہیں اور ان کی زندگی خیر وبرکت کی بہتات ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے کسی امت کو یہ عظیم دولت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بسم اللہ اسم اعظم ہے۔ اس اعظم کے پڑھنے سے ہر مشکل دور ہوتی ہے، رزق میں برکت ہوتی ہے، اس کے ورد سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اللہ کی مخلوق پر ایک رعب قائم ہوتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی بھی مصیبت کا شکار ہو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتیں قضاءِ حاجت پڑھ کر بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھے۔ اس طرح کہ ہر ہزار کے بعد دو نفلیں پڑھتا رہے۔ اول وآخر بارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے اور اس عمل کو بارہ راتوں تک جاری

رکھے۔ بزرگوں کی رائے کے مطابق اگر اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں تو افضل ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس عمل کی برکت سے ہر مصیبت ٹل جاتی ہے، قرض ادا ہوجاتا ہے، ذلت سے نجات ملتی ہے، ہر آفت رفع ہوتی ہے، اور سزائے موت کا فیصلہ بھی اس عمل سے ختم ہوجاتا ہے۔ ماہرین عملیات کا دعویٰ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی معتبر عامل ایسا نہیں ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں کم سے کم یہ عمل ایک بار نہ کیا ہو۔

اور اکثر عاملین تو اس عمل کو ہر سال کرتے تھے اور اس عمل کو بار بار کرتے تھے اور اس کی برکت سے وہ ہمیشہ سرخرو و سربلند اور سرفراز رہتے تھے اور ان کی دعائیں حیرتناک طور پر قبول ہوتی تھیں۔ بسم اللہ کا نقش حرفی اور نقش عددی دونوں ہی مجرب ہیں، یہ دونوں نقش ہزاروں امور میں تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں لیکن ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے ان کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ ان نقوش کو روزانہ ۱۹ مرتبہ لگاتار لکھنا ہے۔

زکوٰۃ کی شروعات نوچندی جمعرات سے کی جائے۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت سب سے پہلا اور سب سے آخری نقش اپنے پاس محفوظ رکھا جائے، باقی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا برد کردیا جائے۔ اس کے بعد بسم اللہ کا نقش کسی کو بھی دیں گے تو اس کا کام ہوجائے گا اور حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے۔

بسم اللہ کا نقش حرفی

۷۸۶

الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

یہ دونوں نقوش تمام امور میں تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔ ان دونوں نقش کے نیچے اپنا مقصد لکھ دینا چاہئے۔ محبت میں کامیابی کے لئے نیچے یہ عبارت لکھ دینا کافی ہے۔ الحب فلاں ابن فلاں۔ نام مطلوب مع والدہ علیٰ حب فلاں ابن فلاں نام طالب مع والدہ۔ پینے کے لئے بسم اللہ کا یہ نقش بھی ہر مرض کو دفع کرنے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے لیکن دردِ سر کے لئے اور کسی بھی جسمانی کیفیت کو اعتدال پر لانے کے لئے یہ نقش بطور خاص مفید ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کے پیٹ میں کوئی تکلیف ہو یا کسی عورت کو ایام کی زیادتی کی شکایت ہو یا کسی شخص کے سر میں درد ہو تو ان تکالیف سے نجات پانے کے لئے بسم اللہ کا نقش مثلث پینے کے لئے دیا جائے تو تکلیفوں سے نجات ملے گی، شوگر کنٹرول میں رکھنے کے لئے بھی یہ نقش موثر ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

محمد اجمل مفتاحی

بسم اللہ کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
۶۵	۱۰۳	۲۸۸	۳۳۰
۱۰۴	۶۸	۳۲۷	۲۸۷
۳۲۸	۲۸۶	۱۰۵	۶۷

یہ نقش بھی تمام امور میں حیرتناک نتائج ظاہر کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اگر بسم اللہ کا نقش حرفی اور نقش عددی کسی موقع پر موثر ثابت نہ ہوتو پھر نقش ذوالکتابت کا استعمال کرنا چاہئے۔ یہ نقش تمام مایوسیوں اور محرومیوں سے نجات دلاتا ہے اور بسم اللہ کی اہمیت وعظمت کو ثابت کرتا ہے۔

بسم اللہ کا ایک موثر ترین نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۳	۳۳۱	۲۸۷	۶۵
۲۸۶	اللہ	بسم	۳۳۲
۶۷	الرحیم	الرحمن	۱۰۱
۳۳۰	۱۰۰	۶۸	۲۸۸

اس کی اہمیت وافادیت یکساں ہے۔ یہ نقش بھی مرادوں اور خواہشوں کو پورا کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ عاملین نے بسم اللہ کے نقش کو اس طرح بھی لکھا ہے۔

۷۸۶

۶۷	۲۹۰	۳۲۷	بسم
۳۲۶	۱۰۳	اللہ	۲۹۱
۱۰۴	الرحمٰن	۲۸۸	۶۵
الرحیم	۶۴	۱۰۵	۳۲۸

اس نقش میں بھی افادیت جوں کے توں رہے گی اور ان میں سے ہر نقش کے نتائج بہت جلد برآمد ہوں گے۔

بسم اللہ کا نقش خالی البطن اس طرح بنے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں۔ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانے

میں اتنے ہی کا اضافہ کرتے رہیں۔ اگر کسر باقی رہے تو جو بھی اعداد باقی رہیں ان کو چھٹے خانہ میں ڈال دیں۔ یہ نقش تسخیر و محبت کے معاملات میں تیر کی طرح کام کرے گا۔ درمیانی خانہ جو خالی رہے گا اس میں اپنا مقصد لکھیں اور پھر قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ اس قاعدے پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ نقش خالی البطن اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۲	۴	۶

مخمس کا نقش جس کو مقلب القلوب کا نام بھی دیا جاتا ہے وہ نقش بھی خاص خاص امور میں اپنی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر روحانی عملیات کا اکثر دارومدار مربع اور مثلث ہی کے نقوش میں ہوتا ہے لیکن کچھ امور ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں مخمس کے نقش ہی کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اس لئے عاملین نے بسم اللہ کے نقشِ مخمس سے بھی استفادہ کیا ہے اور بعض مسائل میں اس نقش سے استفادہ کرنے کی تلقین کی ہے۔ مہلک اور موذی بیماریوں میں یا ایسے امراض میں جو پیچیدہ ہوں ان میں بسم اللہ کا نقش مخمس نہایت موثر اور مفید ثابت ہوتا ہے اس کے نقش کے پانچ خانوں میں پانچوں وقت کی نماز پڑھنے کے بعد اگر کارروائی کریں تو یہ نقش اپنا اثر دکھانے میں لوہالاٹ قسم کا نقش بن جاتا ہے اور اس کی افادیت چودھویں شب کے ماہِ کامل کی طرح واضح ہوتی ہے۔

ماہرین عملیات نے نقش مخمس کو اس لئے بھی اہمیت دی ہے کہ اس کے کل خانے پچیس ہوتے ہیں جن کا مفرد عدد بنتا ہے اور ے کا عدد ساری کائنات پر محیط ہے۔ سات زمین، سات آسمان، سات سیارے۔ قرآن حکیم کی سات منزلیں وغیرہ۔ حقائق عدد سات کی بڑائی کو ثابت کرتے ہیں۔ بیماریوں میں بسم اللہ کا نقش مخمس اگر مریض کے گلے میں ہو اور نقش مثلث اس کو پینے کے لئے دیا جارہا ہو تو بڑی سے بڑی بیماری سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔

بسم اللہ کا نقش مخمس یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱	۱۵۷	۱۶۳	۱۶۹	۱۴۵
۱۶۴	۱۶۶	۱۴۶	۱۵۲	۱۵۸
۱۴۷	۱۵۳	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۷
۱۵۵	۱۶۱	۱۶۷	۱۴۸	۱۵۴
۱۶۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۶	۱۶۲

اس نقش کی چال یہ ہے۔

محمد اجمل مفتاحی

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۵	۱۲	۱۸

شرف کواکب کے نقوش میں اگر خمس کو فوقیت دی جائے تو ان کی افادیت دوگنی ہوسکتی ہے لیک بڑی بیماریوں میں اس نقش کو لازماً فوقیت دینی چاہئے۔

ہم نے اس کالم میں بسم اللہ کے جو بھی نقوش پیش کئے ہیں یہ روحانی عملیات کا اہم راز ہیں۔آپ غور کیجئے ہر نقش کی ہر سطر کا میزان ۷۸۶ ہی آتا ہے جو نقش کے صحیح ہونے کی پہچان ہے۔۱۹ کے عدد کی ایک خوبی یہ ہے کہ اگر اس مرکب عدد میں ابتداء اور انتہا دونوں موجود ہیں۔اعداد کی ابتداء ایک ہے اور اعداد کی انتہاء ۹۔اور اعداد کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے اللہ کے دو صفاتی نام کافی ہیں۔اللہ کا ایک صفاتی نام اول ہے اور ایک صفاتی نام آخر ہے۔اول کے اعداد کل ۳۷ ہوتے ہیں اور ان کا مفرد عدد ایک ہے اور آخر کے کل اعداد ۸۰۱ بنتے ہیں اور ان کا مفرد عدد ۹ ہے۔گویا کہ حق تعالیٰ کی صفات کی ابتداء اور انتہاء اسماءِ حسنیٰ میں موجود ہے اور ان صفات عالیہ کی طرف علم الاعداد اشارہ کرتا ہے۔بسم اللہ ۱۹ حروف ہیں۔یہ حروف بھی یہ ثابت کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانِ کبریائی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں موجود ہے۔اللہ خالق کائنات کا ذاتی نام ہے اور رحمٰن ورحیم اس کے دنیا میں کریم ہونے کا اور آخر میں اس کے مہربان ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔جو لوگ آسمانی کتابوں کے عقیدت مند ہیں۔انہیں قرآن حکیم کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔جو لوگ قرآن حکیم کی اہمیت کو سمجھتے ہیں انہیں اس سورۂ فاتحہ کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے جو سبع مثانی کہلاتی ہے اور جس کی سات آیات میں پورے قرآن کریم کی تعلیمات اس طرح موجود ہیں جس طرح کسی پیالے میں سمندر کو سمیٹ دیا گیا ہو اور جو لوگ سورہ فاتحہ کی اہمیت کو دل سے مانتے ہیں انہیں اس بسم اللہ کی عظمت کو پہچاننا چاہئے جو حاصلِ قرآن ہے اور قرآن حکیم کی حقانیت کو واضح کرنے کا ایک قدرتی پیمانہ ہے۔

بسم اللہ کے ہزاروں عمل ہیں۔اگر ان سب کی نشاندہی کی جائے تو ضخیم کتاب بن جائے۔ان سب کو تحریر میں لانا دشوار ہے لیکن یہاں ایک خاص عمل نقل کیا جا رہا ہے جو روحانی عملیات کا ایک قیمتی راز ہے۔جو لوگ موکل کا یا غیبی مخلوقات سے استفادہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ اس عمل کے لئے محنت کریں۔اس عمل میں محنت زیادہ نہیں ہے، پرہیز بھی کوئی خاص نہیں ہے۔اس کا اہتمام آسانی سے کیا جاسکتا ہے اور اگر رب العالمین اس عمل میں عامل کو کامیابی عطا کردے تو اس روحانی عملیات کی ایسی دولت حاصل ہوجائے کہ اس کو پھر کسی دولت کی ضرورت نہیں رہتی۔

یہ عمل ایک بزرگ کا عطیہ ہے، اس کے موثر ہونے میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا اس عمل کو یقین کامل کے ساتھ کریں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

یہ عمل ۱۹ دن کا ہے، عمل کسی بھی دن شروع کیا جاسکتا ہے لیکن اگر عروج ماہ میں شروع کریں تو بہتر ہے۔یہ واضح رہے کہ عمل کی شروعات میں چاند عقرب میں نہیں ہونا چاہئے۔اس عمل میں وقت اور جگہ کی پابندی ضروری ہے۔روزانہ عمل سے پہلے غسل کرنا بھی ضروری ہے۔عمل کے وقت کپڑوں کو خوشبو سے معطر رکھیں اور بخور بھی روشن کریں۔روزانہ اگر لباس بدلتے رہیں تو اچھا ہے۔

۱۹ دن تک کچی پیاز اور لہسن کا استعمال نہ کریں۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ذیل میں دی گئی تعداد کے مطابق پڑھیں، ورنہ عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔۱۹ ویں دن ہی کامیابی جائے تو بھی عمل کو ۱۹ دن تک پڑھنا چاہئے۔نیچے دی گئی ؟؟؟ میں لکیر سے اوپر کے بندے دنوں کی ترتیب میں اور لکیر

کے نیچے کے اعداد عمل کی تعداد میں یعنی اس میں اتنی بار بسم اللہ پڑھنی ہے۔ روزانہ اول و آخر تین بار درود شریف کا اہتمام کریں۔ ۱۹ ویں دن عمل کی کامیابی کے بعد کمسن بچوں کو شیرینی تقسیم کریں۔ عمل کی تفصیل یہ ہے۔

۱ / ۷۸۸	۲ / ۸۲۶	۳ / ۸۴۶	۴ / ۷۸۷	۵ / ۸۱۲	۶ / ۸۱۲	۷ / ۷۵۱	۸ / ۸۸۷	۹ / ۸۰۶	۱۰ / ۹۸۶
۱۱ / ۷۹۴	۱۲ / ۸۲۶	۱۳ / ۸۳۶	۱۴ / ۸۸۷	۱۵ / ۸۱۲	۱۶ / ۹۸۶	۱۷ / ۷۹۴	۱۸ / ۷۹۶	۱۹ / ۸۲۶	

ایک اور خاص عمل

اس عمل کے بارے میں بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس کو روزانہ ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک بار پڑھ لیا جائے تو اس کا کثیر فائدہ حاصل ہو۔ یہ عمل بھی اکثر اکابرین کے معمول میں رہا ہے۔ اس عمل کی مداومت سے مالی پریشانی دور ہوتی ہے، بیماریوں سے نجات ملتی ہے، ناگہانی آفات سے حفاظت رہتی ہے، قرضوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔ اگر اس عمل کو پابندی سے بے روزگار کرے تو اس کو روزگار میسر آتا ہے، قرضوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔ اگر اس عمل کی پابندی بے روزگار کرے تو اس کو روزگار میسر آتا ہے اور رزق حلال کے دروازے کھلتے ہیں۔ اس عمل کے ہزاروں فائدے ہیں لیکن خاص طور پر یہ عمل غربت اور تنگ دستی سے نجات دلاتا ہے۔

عمل یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم. بسم اللہ والحمد للہ بسم اللہ والشکر للہ بسم اللہ والمنۃ للہ بسم اللہ و رحمۃ اللہ بسم اللہ والقدرۃ للہ بسم اللہ والعظمۃ للہ بسم اللہ والسلطان للہ بسم اللہ والبرھان للہ بسم اللہ والکبریاء للہ بسم اللہ والفجر للہ بسم اللہ والقھر للہ بسم اللہ والنعمۃ للہ بسم اللہ والحمد للہ بسم اللہ والعطاء للہ بسم اللہ والثناء للہ بسم اللہ ویا اللہ یارحمن یارحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم. برحمتک یا ارحم الراحمین بحق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم.

بسم اللہ کی حاضرات

راقم الحروف نے ''بسم اللہ کی عظمت وافادیت'' میں بہت سے اہم رازوں سے پردہ اٹھایا تھا۔ بہتر ہوگا کہ تمام قارئین اس کا مطالعہ کریں۔

بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ لگاتار ۴۱ دن تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بحق اجب یاجبرائیل یا میکائل یااسرافیل یاعزرائیل. اس نوچندی جمعرات سے جس میں چاند عقرب میں نہ ہو زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ دورانِ چلہ جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور لایعنی گفتگو سے خود کو بچائے اور زیادہ سے زیادہ وقت عبادت و ریاضت یا خاموشی اور تنہائی میں گزارے۔ نماز باجماعت کا اہتمام رکھے، اکثر باوضو رہنے کی کوشش کرے۔ ۴۱ ویں دن ۱۹ غریبوں کو کھانا کھلائے اور اس کا ایصالِ ثواب آنحضور ﷺ کے طفیل میں تمام بزرگانِ چشت کو پہنچا دے۔ اس طرح انشاء اللہ بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کے بعد جب حاضرات کرنی ہو تو بسم اللہ کا نقش حرفی جمعہ کے دن بہ ساعتِ زہرہ لکھ کر رکھ لے اور اس کے سولہویں خانے میں (بہ اعتبار چال آتشی) سیاہی بھر دے اور حاضرات کے وقت سیاہی پر خوشبو لگائے۔

عامل کو چاہئے کہ حاضرات مکمل تنہائی میں کرے اور بند کمرے میں کرے، کمرے میں زیادہ روشنی نہ ہو۔ اگر اندھیرا ہو تو چراغ یا نائٹ بلب جلائے، تیز روشنی کا بلب استعمال نہ کرے۔ حاضرات کے وقت ایک سفید رنگ کی چادر زمین پر بچھائے۔ عامل قبلہ رو بیٹھے اور اپنے سامنے ایک مٹی کی کوری ہانڈی الٹی کر کے رکھ لے اور اس پر مٹی کا کورا چراغ رکھے۔ اس میں سرسوں کا تیل ڈالے اور نئی روئی کی بتی بنا کر اس چراغ میں جلائے اور چراغ کے برابر کسی نابالغ بچے کو بٹھا لے اور اس کے ہاتھ میں بسم اللہ کا نقش پکڑا دے۔ عامل کچھ ثابت اڑد منگا کر رکھ لے، عامل دورانِ عمل ارد ایک

ایک کرے بچے کے سینے پر مارتا رہے اور عزیمت پڑھتا رہے اور بچے کو تاکید کرے کہ وہ نقش کے سیاہ خانے کی طرف دیکھتا رہے۔ اِدھر اُدھر اپنا دھیان نہ دے۔ حاضرات سے پہلے ضروری ہے کہ عامل اپنا اور بچے کا حصار کرلے تاکہ خطرات اور رجعتِ عمل سے محفوظ رہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھنے کے بعد حاضرات کھل جائے گی۔ خدانخواستہ ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھنے سے حاضرات نہ کھلے تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھے۔ انشاءاللہ اس مرتبہ حاضرات کھل جائے گی۔ بالعموم ۲۱ مرتبہ پڑھنے سے حاضرات کھل جاتی ہے ورنہ ۶۳ مرتبہ پڑھنے سے تو حاضرات کھل ہی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ایک موکل حاضر ہوگا جو ضعیف العمر ہوگا، سفید لباس میں ہوگا، وہ اپنا نام عبدالاحد بتائے گا۔ چند ساعتوں کے بعد دوسرا موکل حاضر ہوگا۔ یہ درمیانی عمر کا محسوس ہوگا، یہ سبز رنگ کے لباس میں ہوگا، یہ اپنا نام عبدالصمد بتائے گا۔ چند منٹ بعد تیسرا موکل حاضر ہوگا، یہ بھی سبز ہی لباس میں ہوگا، یہ جوان محسوس ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالرحمٰن بتائے گا۔ چند منٹ کے بعد چوتھا موکل حاضر ہوگا، یہ سفید لباس میں ہوگا اور درمیانی عمر کا ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالرحیم بتائے گا۔ جب بچہ اس بات کی تصدیق کردے کہ چاروں موکل حاضر ہوگئے ہیں تو عامل بچے سے کہے کہ عبدالاحد موکل کو ہمارا اسلام پہنچاؤ اور اس سے کہے کہ فلاں ابن فلاں پر جو اثرات ہیں انہیں اللہ کے حکم سے اور ہماری فرمائش پر زائل کردے اور اس سلسلے میں ہمارے مریض کی مدد کرے اور بحق عزیمت ہمیں اس کی تفصیل سے آگاہ کرے۔ عبدالاحد نامی موکل عبدالصمد کو اشارہ کرے گا اور چند ہی منٹ کے بعد وہ جنات قید کرلے آئے گا۔ جو مریض کو پریشان کررہے ہیں۔ عبدالصمد اُن جنات کے نام اور علاقے سے پردے ہٹائے گا۔ اس وقت عامل بچے کے ذریعے عبدالرحمٰن نامی موکل کو حکم دے کہ وہ جنات کو گرفتار کرلے اور بحق عزیمت انہیں اپنی تحویل میں لے لے۔ چنانچہ وہ جنات اسی وقت قید کرلئے جائیں گے۔

جو بچہ اس بات کی تصدیق کردے کہ جنات قید کرلئے گئے، اس وقت عامل مریض کے بال پکڑ کر عبدالاحد کو ہدایت کرے کہ مریض کے جسم میں سر سے پیر تک جو بھی اثرات ہوں انہیں زائل کردے۔ اس وقت مریض کے بدن میں عجیب طرح کی سنسناہٹ ہوگی۔ ایسا محسوس ہوگا جیسے کوئی چیز پیروں کی طرف سے سر کی طرف کو سرک رہی ہے۔ پھر مریض کو اپنی آنکھوں میں عجیب طرح کی گرمی اور جلن محسوس ہوگی اور اس کے بعد اس کا جسم ہلکا پھلکا ہوجائے گا۔ اس کے بعد عامل عبدالاحد کو حکم دے کہ مریض کے جسم میں یا مکان میں جو بھی سفلی، علوی جو بھی ٹونے جادو کے اثرات ہوں ان کو بحرمتِ عزیمت کاٹ دے۔ انشاءاللہ اسی وقت عبدالاحد عبدالرحیم کو حکم دے گا اور وہ اس طرح کے تمام اثرات کو کاٹ دے گا اور بے اثر کردے گا۔ مریض اگر سخت پریشانی میں مبتلا ہو تو یہ حاضرات اس کے لئے لگاتار سات روز یا تین روز تک کی جائے۔ مرض معمولی ہو تو ایک دن کی حاضرات بھی کافی ہے۔ انشاءاللہ اس حاضرات کے بعد مریض کو جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی لیکن عامل کو چاہئے کہ مریض کے گلے میں بسم اللہ کا نقش عددی لکھ کر ڈلوادے اور پینے کے لئے ۹ نقش مثلث کے دیدے تاکہ اثرات پلٹنے نہ پائیں۔

حاضرات کے لئے نقش جمعہ کے دن ساعتِ زہرہ میں اس طرح تیار کرے۔

میکائیل ۷۸۶ جبرائیل

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	[redacted]	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ

اسرافیل بسم اللہ الرحمن الرحیم اجب یاجبرائیل یا میکائیل عزرائیل

یااسرافیل یاعزرائیل

☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

کاملین کے تیر بہدف عملیات

خواجہ احمد دیربی، برائے برآمد حاجات

بعض خواص سورۂ یٰسین سے یہ ہے کہ جو شخص گرفتار زنداں ہو یا قرضدار یا کسی سے خائف ہو اور وہ اس سورۂ کو اس نیت سے تین بار تلاوت کرے تو قید سے اس کی خلاصی اور خوف سے امن ہوگا اور قرض ادا ہوگا اور اسی طرح جمیع مہمات میں اس سورت کو سات بار تلاوت کرے اور اس دعا کو بھی سات بار پڑھے پہلی مرتبہ کے بعد یا ہر مرتبہ ایک ایک بار یہ دعا بھی پڑھے اور وہ کلمات یہ ہیں۔

یٰاَیُّھَا الْجَمَاعَةُ الْمُسَخَّرُوْنَ الْمُطِیْعُوْنَ بِھٰذِہِ السُّوْرَةِ الْمُبَارَکَةِ بِحَقِّ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَوْلِیَائِہٖ وَبِحَقِّ خَالِقِکُمْ اجْعَلُوْا کَلِمَتِیْ سَارِیَةً وَقَوْلِیْ مَسْمُوْعاً مَقْبُوْلًا اِکْفُوْ فِیْ مُھِمَّاتِیْ وَاَسُوْنِیْ وَاَعِیْنُوْنِیْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا الْکُلِّیَةِ وَالْجُزْئِیَّةِ بِحَقِّ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْوَحَا اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَةُ۔

حضرت مولانا سید ابرار اللہ شاہ صاحبؒ کا عمل : جب کوئی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہو تو مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز برائے اجابت قبول پڑھے۔ بعد سلام کے ایک ہزار مرتبہ یالطیف کا ذکر کرے۔ اسی طرح تین رکعتیں ادا کرے اور ہر دو رکعت کے بعد ایک ایک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ اور سولہویں مرتبہ ۱۶۴۱ مرتبہ پڑھے اور اپنے پروردگار سے جو مقصود ہے، دعا مانگے۔ اسی وقت انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ اور جو مشکل ہوگی، انشاء اللہ اس سے نجات مل جائے گی۔

تین دن میں من کی مراد پوری (انشاء اللہ)

بدھ، جمعرات اور جمعہ، تین یوم روزہ رکھے۔ پھر جمعہ کا غسل کر کے جامعہ مسجد جا کر مساکین اور غرباء کو صدقہ تقسیم کرے۔ مؤدب قبلہ رو بیٹھ کر (بعد جمعہ) اس عمل کو پڑھنا شروع کرے۔ جس قدر پڑھ سکے، پڑھے۔ عمل یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ اَلَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ ۝

یہاں پر جو بھی مشکل ہو، اس سے نجات کا نام لے یا کوئی حاجت ہو، اس کا نام لے، انشاء اللہ، وہ مشکل دور ہوگی، وہ حاجت پوری ہوگی۔ نہایت مؤثر ہے۔ نااہلوں سے پوشیدہ رکھیں۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ : جو وقت فرصت کا ہو، نکال کر ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ عجیب وغریب تاثیر پیدا ہوگی۔ جس شخص سے جو بات آپ کہیں گے وہ پوری کرے گا اور دولت سے مالا مال ہو جائے گا اور ہر مشکل آسان ہوگی۔

کامیابی ہی کامیابیاں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

اس آیت کریمہ کو دو ہزار تین سو پچھتر (۲۳۷۵) بار بعد نماز عشاء تاریک مکان میں تنہا پڑھیں اور اپنے پاس پانی کا ایک برتن بھر کر رکھ لیں۔ ہر سو کے بعد ہاتھ پانی میں ڈال لیا کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔ مطلب کا خاص دل میں خیال رکھیں۔ بعد ختم عجز و انکساری سے دعا مانگ لیا کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں کام ہوگا۔ اگر اول ہفتہ خالی جائے، دوسرے ہفتہ میں اسی طرح عمل کریں۔ مقصد حل

ہوگا اور اگر کچھ رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے اور دوسرا ہفتہ بھی خالی گیا۔ تیسرا ہفتہ انشاء اللہ، کبھی خالی نہیں جاسکتا۔ کامیابی اور پھر کامیابی اور ہزار کامیابی۔

اسم ذات ہر مقصد کے لئے

ایک نہایت مجرب اور زود اثر طریقہ درج کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غالب تر ہے۔ اس کو ہی اگر منظور نہ ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ لیکن اس عمل کا اثر اس طرح یقینی ہے، جس طرح مشرق سے آفتاب کا نکلنا۔ جو آپ کا مقصد ہو۔ ملازمت، ترقی، اولاد، تسخیر وغیرہ، غرضیکہ ایسا مقصد ہو جو پورا نہ ہوتا ہو تو بحکم تعالیٰ پورا ہوگا۔ عمل یہ ہے کہ اسم ذات اللہ کو اس طرح لکھیں۔ ا ل ل ہ۔ سفید اور عمدہ کاغذ کے ٹکڑوں پر علیحدہ علیحدہ لکھا کریں۔ یعنی ہر کاغذ کے ٹکڑے پر ایک اسم، یہ اسم ایک لاکھ مرتبہ لکھا جائے گا۔ اب آپ اپنے وقت اور فرصت کا لحاظ کرتے ہوئے جس قدر روزانہ لکھ سکیں، لکھیں۔ ایک لاکھ کو اتنے دنوں پر تقسیم کرلیں مثلاً ۴۰، ۶۰، ۹۰ دن میں۔ غرض کہ جس قدر ایام میں آپ آسانی کے ساتھ ایک لاکھ کی تعداد ختم کرسکیں، اتنی تعداد روزمرہ لکھا کریں۔ پھر ہر ٹکڑہ کو آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دیا کریں (جاری پانی ہونا اور اس میں مچھلیاں ہونا شرط ہے) اس امر کی ضرورت نہیں کہ روزمرہ گولیاں دریا میں ڈالی جائیں۔ بلکہ کئی کئی روز کی جمع کرکے ایک دن بھی ڈال سکتے ہو۔ مگر احتیاط رہے کہ کوئی پرزہ ضائع نہ ہو جایا کرے۔ لکھنا اور گولیاں بنانا سب باطہارت ہو۔ یہ عمل عروج ماہ میں پیر یا بدھ یا جمعہ کے دن لکھنا شروع کریں اور جس روز سے لکھنا شروع کریں، اسی روز سے اسم اللہ چار ہزار چار سو چالیس مرتبہ روزانہ آخری دن تک پڑھا کریں۔ لکھنے اور پڑھنے میں اسم اللہ کے حرکات وسکنات زیر زبر پیش صحیح ادا ہونا ضروری ہے۔ ہ کی پیش خوب واضح کرکے پڑھیں۔ خیال رہے کہ جلدی میں ہ منہ سے ساکن نہ نکلے۔ اسی طرح لکھنے میں حرکات ساتھ لگائیں۔ یوں ال ل ہ۔

ایک کاغذ پر لکھتے چلے جائیں۔ پھر ہر اسم کو علیحدہ کرلیں۔ شرط یہ ہے کہ چاقو یا قینچی یعنی لوہے اور دھار دار آلے سے علیحدہ نہ کریں۔ قلم بھی لوہے کا نہ ہو۔ قلم دوات نئی ہوں اور اسے کسی اور کام میں قطعی استعمال نہ کریں۔ زعفران سے لکھا کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ خدا چاہے تو ایک مرتبہ بہتا ہوا دریا کا پانی رک جائے گا۔ اس عمل میں کوئی خاص پرہیز نہیں صرف حرام سے بچیں اور حتیٰ الامکان نماز کی پابندی کریں۔

مہلک بیماری اور قرض سے نجات

جب کوئی شخص کسی مصیبت اور تکلیف میں گرفتار، مثلاً بے روزگاری، قرض، مہلک بیماری، مقدمہ، غرض کوئی تکلیف ہو تو نئے چاند میں پہلے پیر کے دن صبح کی نماز سنت پڑھ کر ستر مرتبہ الحمد شریف پڑھیں۔ ہر مرتبہ بسم اللہ سے شروع کریں۔ اس طرح کہ الرحیم کی میم کو الحمد سے ملا کر پڑھے یعنی مل حمد اللہ کرکے پڑھیں۔ پھر فرض ادا کریں۔ اب سفید کاغذ پر زعفران سے الحمد شریف لکھیں۔ جہاں انعمت علیہم لکھیں۔ اس کے آگے اپنا مطلب لکھیں۔ پھر باقی سورۃ پوری کریں۔ اب اس کو تہہ کرکے تعویذ بنا کر صاف سفید کپڑے میں سی کر پاس رکھ لیں۔ چاہے گلے میں ڈال رکھیں، بازو بند بنوائیں یا جیب میں رکھیں۔ اگلے دن منگل کو پھر نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ساٹھ مرتبہ الحمد پڑھیں بدھ کے دن اسی طرح ۵۰ مرتبہ جمعرات کے دن ۴۰ مرتبہ۔ جمعہ کے دن ۳۰ مرتبہ۔ ہفتہ کو ۲۰ مرتبہ۔ اتوار کو ۱۰ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں غیب سے کامیابی کے سامان پیدا ہوں گے۔ اگر کسی وجہ سے ابھی اثر معلوم نہ ہو، تو عمل کو پلٹ دیں اور جاری رکھیں۔ یعنی اس کے بعد پیر ۲۰ مرتبہ منگل کو ۳۰ مرتبہ بدھ کو ۴۰ مرتبہ، جمعرات کو ۵۰ مرتبہ، جمعہ کو ۶۰ مرتبہ، ہفتہ کو ۷۰ مرتبہ پڑھیں۔ جب بھی انعمت علیہم پر پہنچا کریں تو زور دے کر کہا کریں اور مطلب کا دل میں تصور رکھیں۔ انشاء اللہ سو فیصد کامیابی ہوگی۔ دو باتیں اور ذہن میں رکھیں۔ ایک تو الحمد کے ورد کے اول آخر روزانہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، دوسرا کام ہونے کے بعد کچھ صدقہ کریں اور آپ ﷺ کو ایصال ثواب کریں اگر ترقی اور اسباب آمدنی یا رزق کی ضرورت ہو تو اتوار کے دن سے عمل شروع کریں۔

صرف اور صرف مایوس لوگوں کیلئے خاص الخاص تحفہ

یہ عمل بھی بے روزگاروں، مقروضوں، ناحق مقدمہ میں پھنسے ہوؤں کے لئے ہے۔ کسی سے بچنے کے لئے یا کسی آنے والی مصیبت سے بچنے کے لئے فیض اٹھائیں۔ وہ لوگ جو روپیہ صرف کرنے کے باوجود اور سفارشوں کو کام میں لانے کے باوجود ناکام ہیں، وہ تھوڑی سی

محنت کر کے دیکھیں۔ اللہ کی طرف رجوع ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ مقصد کو نہ پائیں۔ چاند چڑھنے پر جو پہلا اتوار آئے، اس کو گزار کر جو رات آئے گی، اس رات کا یہ عمل ہے۔ ماہ کی کوئی تخصیص نہیں۔ چاند کے جس ماہ میں عمل کرنا ہو، اس رات کو تین بجے اٹھ کر عمل کریں۔ اور احرام کی طرح صرف ایک چادر ان بدن پر اوڑھ لیں، جو سفید رنگ کی ہو اور سلی ہوئی قطعی نہ ہو۔ وضو کر کے دو رکعت نماز بہ نیت تہجد گزاریں۔ اس طرح چھ رکعت ختم کریں۔ اس کے بعد بارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر کھیٰعص حمعسق کفایتنا حمایتنا چار سو بہتر بار پڑھیں۔ اس کے بعد پھر بارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ سارے عمل میں یہ بات لازمی ہے کہ نماز اور درود شریف چھوڑ کر عمل پڑھتے وقت زبان تالو سے چمٹی رہے، علیحدہ نہ ہو۔ ممکن ہے کہ شروع میں عادت اور مشق نہ ہونے کی وجہ سے کسی وقت زبان تالو سے علیحدہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ علیحدہ ہو جائے تو پھر لگا لیا کریں۔ البتہ کثرت سے ایسا نہ ہو، عمل میں خلل کا باعث ہوگا۔ جب عمل ختم ہو جائے تو بھی مصلّی سے نہ اٹھیں اور جب تک صبح کی نماز کا وقت نہ ہو جائے، نہ اٹھیں۔ اس وقفہ میں درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ پھر نماز فجر ادا کریں اور اپنے مقصد کی دعا مانگیں۔ چودہ دنوں کا یہ عمل ہے۔ روزانہ ایک ہی وقت پر کریں۔ کامل یقین اور صدق دل سے عمل کریں۔ انشاء اللہ چودہ دنوں میں خداوند کریم کوئی نہ کوئی غیب سے ضرور سامان پیدا کر دیگا۔ ایک وقت میں صرف ایک مقصد کے لئے کریں۔ چودہ دنوں کے بعد حسب استعداد صدقہ کر کے اور غریبوں کو کھانا کھلا کر اس کا ایصال ثواب رسول اکرم ﷺ، انبیائے کرام، صحابہ کرام، شہداء و اولیاء کرامؒ کی خدمت میں پیش کریں اور جب کام ہو جائے تو پھر یہ عمل دوبارہ کریں۔ اگر چودہ دنوں کے بعد معلوم ہو کہ اس مقصد کے ہاتھ آنے میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سے دیر معلوم ہو رہی ہو تو عمل مذکور کے چار الفاظ بلا تعداد اٹھتے بیٹھتے ورد رکھیں تاکہ عمل میں تواتر رہے اور گوہر مقصد ہاتھ آئے۔ فیصلوں والے معاملات کا انتظار کرنا چاہئے جو یقیناً سائل کے حق میں ہی ہوگا۔

الجھن اور مصیبت سے نجات دلانے والا تعویذ

اگر کسی مصیبت کے وقت اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر پاس رکھی جائے اور ان آیات کا ورد رکھا جائے تو اس ممکنہ مصیبت سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۶۱۴۰	۲۶۲۴۸	۲۸۴	۱۷۸۹۹۷۸	۲۲۹۲
۱۷۸۹۹۷۶	۱۷۸۹۹۷۶	۶۱۳۸	۲۶۲۳۶	۲۸۷
۲۶۲۴۴	۲۸۵	۱۷۸۹۹۷۹	۲۲۹۳	۶۱۴۱
۲۲۹۶	۲۱۳۹	۲۶۲۴۷	۲۸۳	۱۷۸۹۹۷۷
۲۸۶	۱۷۸۹۹۷۵	۲۲۹۴	۶۱۴۲	۲۶۲۴۵

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. (البقرة:۱۵۶)

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (البقرہ:۱۵۸)

معاملات میں آسانی اور حاجات پوری ہوں

اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اسے اپنے پاس رکھا جائے اور ان آیات کو ورد میں رکھا جائے تو تمام معاملات میں آسانی ہو، جمیع حاجات پوری ہوں اور یہ وفق بمنزلہ اسم اعظم ثابت ہوگا۔

۳۴۹۹	۱۴۹۹۱	۱۹۸	۱۰۳۷۳۵۷	۴۸۳
۱۰۳۷۳۵۵	۴۸۶	۳۴۹۷	۱۴۹۸۹	۲۰۱
۱۴۹۸۷	۱۹۹	۱۰۳۷۳۵۸	۴۸۴	۳۵۰۰
۴۸۷	۳۴۹۸	۱۴۹۹۰	۱۹۷	۱۰۳۷۳۵۶
۲۰۰	۱۰۳۷۳۵۴	۴۸۵	۳۵۰۱	۱۴۹۸۸

الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آل عمران:۱۔۲)

ہر تنگی میں آسانی اور حاجات پوری ہوں

اگر کسی کے اسباب راہ مسدود ہو گئے ہوں تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کو ورد میں رکھے تو اس کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔

۷۸۶

۱۳۵۳	۵۴۰۳	۱۳۳	۳۶۶۰۳۹	۳۳۵۷
۳۶۶۰۳۶	۱۴۷۷۶	۱۳۵۱	۵۴۰۱	۱۱۲
۵۳۹۹	۱۳۴	۳۶۶۰۳۹	۱۴۷۷۴	۱۳۵۴
۱۴۷۷۷	۱۳۵۲	۵۴۰۲	۱۳۲	۳۶۶۰۳۷
۱۳۵	۳۶۶۰۳۵	۱۴۷۷۵	۱۳۵۵۰	۵۴۰۰

اِنَّمَآ اِلٰھُکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ. وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ

عِلْمًا (طٰہٰ:۹۸)

عمل بدوح برائے حصول حاجات

یہ عمل کفایت حاجات ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ تسخیر خلق ہو، حصول اولاد ہو یا مدارج دنیوی رفع ہوں یا بیماری سے نجات ہو یا ہم اور غم دور ہوں یا اطباء کی لاشفائی کا مسئلہ ختم ہو یا ہزیمت دشمن ہو یا فلاں شخص مطیع ہو تو اس عمل کو کیا جائے۔ ناکامی کا منہ کبھی نہ دیکھے گا۔ انشاء اللہ۔

عمل یہ ہے:۔

تین دن کے لئے خلوت اختیار کرے اور روزہ رکھے۔ دن نوچندی جمعہ، ہفتہ واتوار ہوں۔ جمعہ کی صبح کو فجر کی نماز پڑھ کر بعدہٗ چار رکعت نماز نفل (اشراق کے وقت) بہ نیت حاجت مطلوبہ پڑھے۔ پھر گیارہ بار آیت الکرسی، گیارہ بار سورۂ نصر، گیارہ بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھ کر سر کو سجدے میں رکھ کر ایک ہزار مرتبہ یَابُدُّوحُ پڑھے اور سر سجدہ سے اٹھا کر دوسو اکیس بار یہ پڑھے۔

سَوهِی ءُ سَو هُوْ ءُ سَوْ أَجَلَ سَوْاُ اللّٰهُ

سَوْپِرِیْن سَو پَسَاهُ سَوْوَیْرِیْ سَوْ وَاهِرُوْ

پس اپنی حفاظت طلب کریں اور کلمہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں اور یہی عمل رات کو عشاء بعد کیا جائے۔ پورا طریقہ اوپر والا ہے۔ صرف دوسو اکیس بار والی عبارت کی جگہ پر یہ عبارت اسی تعداد میں پڑھی جائے گی۔

وَیُو مُر أُدُو نَایَ مِیْسَایَ بَاوِزَاحُ مِسْعِیْرُ لاَ مُوْ اهُو فِیعَ مَهْـرِبَارْ انْ مِیْر بِیُوثُ مِمْنَادِشْ دات لاَمُوانشاء اللہ تین دن میں مقصد پورا ہوگا۔

انشاء اللہ دلی مراد پوری کرنے والا عمل

نماز پنجگانہ کے بعد دعائے ذیل چند بار پڑھا کرے۔ انشاء اللہ حصول مراد ہوگی۔ طریقہ یہ ہے کہ دعا کو ہر دفعہ شروع کرنے سے پہلے اپنی دونوں ہتھیلیاں بند کرلے۔ اور جب لفظ قیوم پر پہنچے تو دائیں ہتھیلی کھول دے اور جب لفظ مستعان پر پہنچے تو بائیں ہتھیلی کھول دے۔

یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاسَمِیْعُ یَابَصِیْرُ یَاحَلِیْمُ یَاوَدُوْدُ یَامُسْتَعَانُ کٓهٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن.

پریشانی دور اور حاجت پوری کرنے کے لئے

شب جمعہ کو اکتالیس دانہ گندم پر اکتالیس بار یہ دعا پڑھ کر پھونکیں۔ ہر دانہ پر ایک بار۔ پڑھ کر چھت پر ڈال دیں تاکہ پرندے کھا جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ، جس حاجت کے لئے پڑھے گا، ضرور پوری ہوگی۔ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. لَااِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ بِعَوْنِکَ وَقُدْرَتِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَرَجاً فرجنی مِنْ اَمْرِیْ فرجاً فَخْرَجاً رَبَّنَا یَااَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ.

ہر مصیبت وآفات دور کرنے کے لئے

اگر کسی پر ایسی کوئی آفت آجائے جو کسی بھی طریقے سے جان نہ چھوڑتی ہو تو روزانہ بعد نمازِ عشاء سورۂ ناس کو ان کلمات سمیت اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اپنے گھر کے کونوں میں دم کیا کریں۔ اور پڑھنے کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا کیا کریں۔ اللہ کے فضل سے اس نورانی عمل کی بدولت چند دنوں کے اندر مصیبت اور اس آفت کا خاتمہ ہوگا۔ جس سے کوئی بھی بہت زیادہ پریشان ہوگا۔

اس عمل میں زیادہ قوت پیدا کرنے کے لئے اپنے نام کے حروف ابجد کے مطابق پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ وَبِحَقِّ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَزِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَجْهَلْ. سُبْحَانَ الْجَوَّادِ الَّذِیْ لَمْ یَبْخَلْ. سُبْحَانَ الْحَکِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَعْجَلْ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ.

ہزار ہا ضروریات کا حل

اس عمل کو خصوصاً ایسے افراد کریں جو ہر وقت پاک وصاف اور باوضو رہتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس عمل کو پلیدی حالت یا پرہیزگاری کے بغیر کریگا تو نقصان کے علاوہ اور کئی قسم کے نقصانات بھی ہوسکتے ہیں۔ جو کوئی بھی یہ چاہے کہ اس کی حاجت وقت سے پہلے پوری ہوجایا کرے تو وہ دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون دس مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں

سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے۔ چار رکعت نماز کو اسی طرح پڑھے اور بعد سلام، سجدے میں جا کر دس مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے اور دس مرتبہ تیسرا کلمہ شریف اور دس مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ اللہ کے حکم سے دنیا میں ایسی کوئی بھی شے باقی نہیں رہے گی جو اس فرد کے پاس نہ ہو اور کوئی بھی مصیبت یا مشکل میں اس عمل کو کرنے والا کبھی گرفتار نہیں ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

صرف بڑی مشکل میں مبتلا لوگ کریں

اس عمل کو ایسے افراد کریں جو کسی انتہائی مشکل میں گرفتار ہوں یا کسی کی کوئی عزت نہ کرتا ہو یا کوئی انسان دنیا میں مرتبہ اونچا کرنا چاہے یا کوئی بڑی مشکل ہو۔ اللہ کے فضل سے، اس عمل کی بدولت ہر وہ کام ممکن بن جائے گا جو پہلے ناممکن ہونے کی حیثیت رکھتا ہوگا۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے اور کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ اگر کوئی اسے صرف عشا کی نماز روزانہ چالیس دنوں تک سوا لاکھ کی تعداد میں پڑھ لے تو اس کا عامل بن جائے گا۔ پھر جس مقصد کی خاطر بھی سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے گا اسی وقت کام ہوگا۔ ویسے ہر مقصد کے لئے جب تک مقصد پورا نہ ہو تو اسے روزانہ بعد نماز عشاء ایک سو ایک کی تعداد میں پڑھا جا سکتا ہے اور اپنے کام کی مکمل نیت باندھے۔ اللہ کے حکم سے سات دنوں کے اندر کام ہوگا۔ اس نقش کو اپنے اس مقصد کی خاطر زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر بازو پر باندھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَکَ حِیْطَانُنَا یٰسٓ سَقْفُنَا کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

ق	س	ع	م	ح	ص	ع	ی	ھ	ک
ک	ق	س	ع	م	ح	ص	ع	ی	ھ
ھ	ک	ق	س	ع	م	ح	ص	ع	ی
ی	ھ	ک	ق	س	ع	م	ح	ص	ع
ع	ی	ھ	ک	ق	س	ع	م	ح	ص
ص	ع	ی	ھ	ک	ق	س	ع	م	ح
ح	ص	ع	ی	ھ	ک	ق	س	ع	م
م	ح	ص	ع	ی	ھ	ک	ق	س	ع
ع	م	ح	ص	ع	ی	ھ	ک	ق	س
س	ع	م	ح	ص	ع	ی	ھ	ک	ق
ق	س	ع	م	ح	ص	ع	ی	ھ	ک

حاجت پوری ہو

اگر کسی کو کوئی حاجت یا ضرورت ہو تو رات کو تہجد کے وقت اس عمل کو ایک ہزار کی تعداد یا اس سے بھی زیادہ کی تعداد میں پڑھے۔ اللہ کے حکم سے اگلے دن وہ کام پورا ملے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَاهِرِ الْقَوِیِّ الْكَافِیْ.

مشکلات میں تیر بہدف کام کرنے کے لئے

عاملان باعمل و حکمائے روحانیت فرماتے ہیں کہ مناجات مندرجہ ذیل ہمہ کارہائے مشکلات کی آسانی کے لئے تیر بہدف کام کرتی ہے لیکن جب تک اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے گی، تب تک اس کا صحیح اثر واقع نہیں ہوگا۔ اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سوا لاکھ کی تعداد میں پڑھے اور اسے سوا لاکھ کی تعداد میں سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر آٹے میں بند کر کے گولیاں بنا کر دریا میں بہائے۔ یہ اس کی زکوٰۃ ہو جائے گی۔ اب اس کا وہ فرد عامل بن گیا ہے۔ اس کے بعد دنیاوی کوئی بھی کام ہو تو اس کو روزانہ بعد نماز عشاء چالیس مرتبہ پڑھ کر دعا کرے اور اگلے دن صبح اس کی چالیس گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے۔ اس کا کام پورا ہوگا۔

سبحان اللہ بھر غم یار توئی
سبحان اللہ بھر کشائش کار توئی
سبحان اللہ بھر بحرمت کن فیکون
سبحان اللہ بھر مرادمن حاصل کن

ہر مشکل آسان اور تنگی دور

حضرت مولانا حسین قریشی ہاشمیؒ صاحب فرماتے ہیں کہ سورۂ قریش کو ایک ہزار بار چالیس یوم پڑھنے سے بفضل خدا ہر مشکل حل

ہو جاتی ہے۔

سورۂ اخلاص کا عمل کرتے ہی کامیابیاں

سورۂ اخلاص کو اگر اس طریقے سے پڑھا جائے تو اللہ کے فضل سے ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز درمیان مغرب وعشاء اس طریقہ سے پڑھے کہ بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پڑھے۔ جب اللہ الصمد پڑھے تو اس کو بار بار تکرار کرے یہاں تک کہ دل بے قرار ہو جائے۔ پھر باقی ماندہ سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے۔ اسی طریقے پر دوسری رکعت پڑھے۔ کم سے کم گیارہ روز کرے۔ اگر چالیس روز کیا جائے تو بے حد فائدہ ہوگا۔ بعد نماز کے اپنا مطلب کھول کر بیان کرے اور نہایت خشوع سے ہاتھ اٹھا کر، عاجزی کے ساتھ، اللہ کے حضور بیان کرے۔ انشاء اللہ مطلب حل ہوگا۔

آیت کریمہ کے ذریعہ ہر کام پورا

بعد نماز عشاء آیت کریمہ کو گیارہ سو مرتبہ چالیس یوم تک پڑھے۔ اول وآخر جو بھی درود شریف یاد ہو، پڑھے۔ جس کام کے واسطے پڑھے گا۔ بفضل خدا، پورا ہوگا۔

سورۂ مزمل کا خاص عمل برائے قضائے حاجات

نصف رات کو اٹھ کر اپنی حاجت کاغذ پر لکھ کر ایک کانہ چیرے اور اس کے شگاف میں اس کاغذ کو رکھے اور منہ کے آگے گاڑ لے۔ پھر سر ننگا کر کے پہلے گیارہ دفعہ درود شریف پڑھے اور پھر سورۂ مزمل کو اکتالیس مرتبہ پڑھے۔ پڑھنے سے پہلے دو رکعت نماز ضرور پڑھ لے۔ انشاء اللہ، حاجت پوری ہوگی۔

صرف ان کاموں کے لئے جو نہ ہوتے ہوں

ایک مشہور عامل شاہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ عمل ہمارے بزرگ دوست سید صاحب کا تجربہ شدہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو یا کوئی مشکل پیش آجائے بلکہ سخت ترین مشکل کے لئے عمل کرے، عام مشکل کے لئے نہ کرے یا جس کا کوئی حل نظر نہ آتا ہو تو پھر اس عمل کو کام میں لائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آدھی رات کو کم از کم ساڑھے بارہ، ایک بجے اٹھ کر غسل کرے اور لکڑی کی چوکی پر بیٹھ کر اول وآخر ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے اور ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص بمعہ موکلات ورد کرے تو انشاء اللہ پہلے ہی دن مشکل حل ہو جائے گی لیکن پرہیز جلالی جمالی ضرور رکھے اور روزہ بھی رکھے۔ اگر روزہ نہ رکھ سکے تو پھر عمل کو کام میں نہ لائے۔ پہلے دن سو مرتبہ درود پاک، پھر سو مرتبہ سورۂ اخلاص۔ دوسرے دن پھر دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص اور دو سو بار درود ابراہیمی اول وآخر پڑھے۔ تین دن تک اسی طرح ہی عمل کرے۔ انشاء اللہ تین دن کے اندر کامیابی حاصل ہوگی۔

عمل یہ ہے : یَـااَحَـدُ یَـاصَـمَدُ یَامَلِکُ عَهْدَ الصَّمَد .بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

یہ عمل بدھ والے دن شروع کرے اور صرف تین دن میں مکمل کرے۔ اگر تین دن میں فائدہ حاصل نہ ہو تو پھر آئندہ بدھ پھر سے عمل شروع کرنے سے پہلے کوئی میٹھی چیز بچوں میں تقسیم کرے، پھر عمل شروع کرے۔ اگر کوئی استاد ہے تو پھر ان سے اجازت حاصل کرے تو بہت ہی زیادہ فائدہ ہوتا ہے عمل کرنے کے لئے تنہائی کا ہونا ضروری ہے۔

ایک ہفتہ میں مراد پوری (انشاء اللہ)

جو کوئی صبح کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ نہایت ذوق وشوق کے ساتھ اس دعا کو پڑھے گا، انشاء اللہ ہفتہ بھر کے اندر اپنی مراد کو پہنچ جائے گا۔ اگر ہفتہ کے اندر اندر اس کی مراد بر نہ آئے تو پھر اپنی کوئی خطا سمجھے، اس میں کوئی شک نہیں۔ اعتقاد درست رکھنا شرط اعظم ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم کو یہ وظیفہ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ اس سے ہزاروں کے فائدے ہوئے ہیں لیکن نماز شرط ہے۔ اس کے ساتھ پنجگانہ ضرور ادا کریں اور وظیفہ کے ساتھ ہر مرتبہ بسم اللہ ضرور پڑھیں، زیادہ سودمند ہوگا۔ وظیفہ یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَاقَدِیْمُ یَا دَآئِمُ یَاقَآئِمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَافَرْدُ یَاوِتْرُ یَااَحَدُ یَاصَمَدُ یَامَنْ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ یَامَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

تین دن میں قضائے حاجات کا خاص عمل

بعد نماز عشاء، چار رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ

کے بعد تین بار آیت الکرسی۔ دوسری میں تین بار سورۂ اخلاص۔ تیسری میں تین بار سورۂ فلق اور چوتھی میں تین بار سورۂ ناس۔ بعد سلام کے گیارہ بار درود شریف، ایک ہزار بار "یا ودود" اور آخر میں گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ پھر دعا مانگیں۔ ان شاء اللہ تین دن میں کامیابی ہوگی۔

ہر مشکل سے نجات، ہر حاجت پوری ہو

۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے سے ہر طرح کی مشکلات سے نجات ملتی ہے، ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔

مشکل حل ہو

اگر کسی شخص کو کوئی مشکل پیش آ گئی ہو تو چاہئے کہ سات روز تک یا ستائیس روز تک باوضو اکیس مرتبہ آیت الکرسی روزانہ پڑھے۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھے۔ ان دنوں میں گوشت کھانا ترک کردے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مشکل حل ہوگی۔

قضائے حاجات اور حل المشکلات

ترک حیوانات کر کے ایک ہفتہ پڑھے انشاء اللہ مراد حاصل ہو گی۔ اس دوران گوشت، انڈا، مچھلی نہ کھائے، کوئی ایک اناج کھائے تو بہتر ہے۔ پڑھنے کے طریقہ درج ذیل ہے۔

يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ	ایک ہزار مرتبہ	اتوار
يَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	ایک ہزار مرتبہ	پیر
يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	ایک ہزار مرتبہ	منگل
يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ	ایک ہزار مرتبہ	بدھ
يَابَدِيْعَ الْعَجَائِبِ	ایک ہزار مرتبہ	جمعرات
يَاذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	ایک ہزار مرتبہ	جمعہ
لَآاِلٰهَ اِلَّآاَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	ایک ہزار مرتبہ	ہفتہ

مشکلات میں پھنسے لوگ ضرور پڑھیں

اگر کوئی شخص مشکل میں پھنسا ہو اور وہ مشکل اس سے حل نہ ہوتی ہو بلکہ دن بدن بڑھتی جاتی ہو تو جمعرات کی رات کو کسی اچھی ساعت میں باوضو بیٹھ کر اسم "یا فتاح" تین ہزار ایک سو مرتبہ پڑھے۔ اور اتنی ہی بار مندرذیل نقش لکھے۔ اور صبح کے وقت آٹے کی گولیاں بنا کر دریا میں بہادے۔ ان نقوش میں صرف ایک نقش اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ مشکل دور ہوگی۔ یہ عمل رمضان شریف میں کرنا ہے۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۶	۱۵۹	۱۶۴
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۶۲	۱۶۷	۱۶۰

ہر مشکل کے لئے فتح نامہ

گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص، اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ پھر اس تعویذ پر دم کردیں۔ تعویذ جیب میں رکھیں یا دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ ہر مشکل حل ہوگی۔ تعویذ یہ ہے۔

یاجبرائیل ۷۸۶ یامیکائیل

قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن
الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له	کفوً
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	له	کفوًا	احد

یااسرائیل یاعزرائیل

☆☆☆

☆ حسد اپنے آپ سے زیادہ محبت کی پیداوار ہے۔

☆ قرض کے دریا میں اترنے سے پہلے اپنی اجرت میں اضافہ کرلیجئے۔

☆ کامیابی کا دارومدار آپ کی محنت یا دوسروں کی جہالت پر ہے۔

☆ انسان پاگل نہ ہو تو غرور کے علاوہ اس کی ہر بیماری کا علاج ممکن ہے۔

قسط نمبر: ۷۰

اسلام الف سے ی تک

(ط)

مختار بدری

طوبیٰ : جنت کی لذت اور خوشی، جنت کا ایک درخت۔

طور : طور سینا، طور سینین، عرب اور مصر کے درمیان جو بحر قلزم کا دوشاخہ ہے اس کا درمیانی حصہ جزیرہ نمائے سینا کہلاتا ہے۔ اس جزیرہ نما کے جنوبی کنارہ پر طور سینا کا پھیلا ہوا ہے، طور کے معنی پہاڑ کے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنی بیوی کے ساتھ مدین سے مصر کی طرف جارہے تھے تو اسی پہاڑ پر آگ دکھائی دی اور جب وہ آگ لینے کے لئے گئے تو خدا سے ہمکلامی کا شرف پایا اور رسالت ملی۔ والطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ قسم ہے طور کی اور کتاب کی جو لکھی ہوتی ہے۔ (۵۲:۱/۲)

طٰہٰ (سورہ)

سورۂ طٰہٰ مکہ معظمہ میں ہجرت حبشہ کے زمانہ میں یا اس کے بعد نازل ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے گھر سے نکلے، کسی نے کہا کہ پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو جو اس نئے دین میں داخل ہو چکے ہیں۔ حضرت عمر اپنی بہن فاطمہ بنت الخطاب اور بہنوئی سعید بن زید کے گھر گئے وہ اس وقت حضرت خباب بن ارت سے ایک صحیفے کی تعلیم حاصل کر رہے تھے، پہلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن اور بہنوئی کو مارا، دونوں نے کہا ہاں ہم مسلمان ہو چکے ہیں، تم سے جو کچھ ہو سکے کرلو، اپنی بہن کا خون بہتے دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ پشیمان ہو گئے اور کہا مجھے بتاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے، بہن نے پہلے قسم لی کہ وہ اسے پھاڑ نہ دیں گے، پھر کہا جب تک تم غسل نہ کرلو اس پاک صحیفے کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پہلے غسل کیا پھر اس صحیفہ کو پڑھا، اس میں بھی سورت طٰہٰ لکھی ہوئی تھی، پڑھتے پڑھتے ان کی زبان سے نکلا کیا خوب کلام ہے۔ حضرت خباب اس وقت باہر سے آئے اور کہا "اے عمر اللہ کی طرف چلو، اللہ کی طرف چلو۔ اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب کے ساتھ دربار رسالت میں حاضری دی اور اسلام قبول کرلیا، اس میں دو رکوع اور ۱۳۵ آیتیں ہیں۔

طہارت

طہارت کے معنی پاکی اور پاکیزگی کے ہیں۔ نماز کے وقت بے وضو ہوں تو پہلے وضو کرلیں اور اگر نہانے کی ضرورت ہو تو پہلے غسل کرلیں۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم آتا ہے انہیں حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو انہیں حدث اکبر کہا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ، پاک وصاف رہنے والوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔ (۱۰۸:۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "طہارت نصف ایمان ہے، یعنی روح کی پاکیزگی آدھا ایمان ہے اور آدھا ایمان یہ ہے کہ آدمی اپنے جسم کو پاک صاف رکھے، روح کی طہارت یہ ہے کہ اس کا کفر وشرک اور معصیت وضلالت سے پاک کر کے صالح عقائد سے آراستہ کیا جائے۔ جسم کی طہارت یہ ہے کہ اس کو ناپاکیوں اور آلودگیوں سے پاک وصاف رکھیں۔ طہارت اسلامی نظام کا ایک اہم اور مضبوط ستون ہے، اللہ جل شانہ نے سب سے زیادہ اہمیت طہارت کو دی اور کہا قرآن پاک کو وہی لوگ ہاتھ لگا سکتے ہیں جو پاک وصاف ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھا کرو اور ہر قسم کی گندگی سے پرہیز کرو۔ (المدثر ۴/۵)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صاف ستھرے رہا کرو، اسلام پاکیزہ مذہب ہے۔ ایک اور موقع پر فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ خود پاک اور پاک چیز پسند فرماتا ہے۔ رفع حاجت اور پیشاب کے ساتھ استنجا کرنا ضروری ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استنجا میں پانی کا استعمال خصائل فطرت میں سے ہے اور یہ بھی فرمایا۔ اور داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کریں۔ (ابوداؤد) پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی تاکید بھی فرمائی، پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز کرو کیوں کہ قبر کا اکثر عذاب اسی سے ہو گا۔ (ترمذی) ساکت پانی میں یا کسی اور جگہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے

سے منع فرمایا۔ تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ پھر اس میں غسل کرے۔ (بخاری، مسلم)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دس چیزوں کو فطری خصائل قرار دیا، ان میں نو طہارت اور صفائی سے تعلق رکھتی ہیں۔ (۱) کلی (۲) مسواک (۳) ناک کی اندرونی صفائی (۴) پانی سے استنجا (۵) بغل کے بالوں کی صفائی (۶) زیر ناف بالوں کی صفائی (۷) انگلیوں کی درمیانی جگہ (گھائیوں) کو خاص طور سے دھونا اور صاف کرنا (۸) ناخن ترشوانا (۹) ختنہ کرانا۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ آئے جن کے دانت میلے ہو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو تاکید فرمائی، مسواک کیا کرو (موطا) ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑوں میں ملبوس دیکھا تو ناپسند فرمایا۔ اسی طرح ایک مرتبہ پریشاں بالوں کے ساتھ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ (ابوداؤد)

ترمذی کی ایک حدیث ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھا کرو۔" کیمیائے سعادت میں لکھا ہے کہ پاکی کا اعلیٰ درجہ پر ہے کہ بندہ کا دل غیر اللہ سے پاک ہو اس میں ذات باری کے سوا کسی کا گزر ممکن نہ ہو، دوسرا درجہ یہ ہے کہ قلب مومن حسد، بغض، کینہ، کبر وریا، عداوت، غرور وغیرہ اخلاق رذیلہ سے پاک ہو۔ تیسرا درجہ گناہوں کی آلودگی سے اعضائے جسم پاک ہوں۔ مثلاً زبان سے نہ جھوٹ نکلے اور نہ کسی کی غیبت، آنکھ کبھی نامحرموں کی طرف نہ اٹھے اور ہاتھ پاؤں کسی کی ایذا رسانی کے لئے آگے نہ بڑھیں، چوتھا درجہ جسم اور لباس کا ظاہری نجاستوں سے پاک ہونا ہے تا کہ عبادات خداوندی میں خلل نہ پیدا ہو۔

طیب

پسندیدہ، لذیذ، پاکیزہ، حلال، طعام طیب اس کھانے کو کہتے ہیں جو جائز طریقہ سے حاصل ہو۔ انسان طیب وہ آدمی جو بداعمالیوں سے پاک ہو اور ایمان کے محاسن سے آراستہ ہو۔ اعمال طیبہ، اعمال حسنہ کو کہتے ہیں، مساکن طیبہ سے خوشگوار اور پاکیزہ مقام مراد ہے۔ بلدۂ طیبہ جنت اور جوار رحمت خداوندی ہے اور کلمہ طیبہ سے سچے بول کو کہتے ہیں۔

طین

گارا، پانی سے ملی ہوئی مٹی، قرآن میں ارشاد ہوا ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ٥ وہ خدا ہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ (۶:۲) خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا تھا اور مٹی ہی سے غذائیں پیدا ہوتی ہیں اور انہیں غذاؤں سے نطفہ بنتا ہے۔ اِنَّا خَلَقْنٰھُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ. انہیں ہم نے چپکتے ہوئے گارے سے بنایا ہے۔ (۳۷:۱۱)

ظائے معجمہ

(ظ)

ظاھر: کھلا ہوا، اوپر، ظاہری، اسم الٰہی۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ٥ وہی خدا اول، آخر، ظاہر اور باطن ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ (۵۷:۳)

ظاھر المذاھب: حنفی مسلک کے تمام مسائل اور ان کے حل چار کتابوں میں بیان کئے گئے اور وہ کتابیں یہ ہیں۔ المبسوط، الجامع الکبیر، الجامع الصغیر اور السائر الکبیر۔

ظل: سایہ، ظل اللہ، اللہ کا سایہ، ظل سبحانی، خدا کا سایہ، بادشاہ، ظل ظلیل، لمبی چھاؤں۔

ظلم

ستم، ناانصافی، کسی کی حق تلفی، محمد ابن الطیب یکے از مصنفین قاموس فرماتے ہیں کہ ظلم کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ایک ظلم وہ ہے جو آدمی اور خدا کے درمیان ہوتا ہے (۲) دوسرا ظلم وہ ہے جو کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ کرتا ہے (۳) تیسرا ظلم وہ جو آدمی خود اپنے آپ پر کرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو ان سے فرمایا۔ مظلوم کی دعا سے بچنا کیوں کہ اس کے اور اللہ کے درمیان پردہ نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو، مفلس کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم میں سے مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم ہوں اور نہ سامان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ

شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس کے ساتھ ہی وہ شخص آئے گا جس کو اس نے گالیاں دی ہوں گی اور وہ شخص آئے گا جس پر اس نے تہمت لگائی ہوگی اور وہ شخص آئے گا جس کا خون اس نے بہایا ہوگا اور وہ شخص آئے گا جس کو اس نے مارا ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کو اس کی نیکیاں دیدی جائیں گی اور جب اس کی نیکیاں ختم ہوجائیں گی اور مطالبہ باقی ہوگا تو ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔(مسلم) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدد کر اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، پوچھا گیا مظلوم کی مدد تو ہو سکتی ہے، ظالم کی مدد کیسے کریں تو فرمایا تو اس کے ظلم کو روک دے، یہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کی آبرو یا اور کسی چیز کے متعلق ظلم کیا ہو اس کو چاہئے کہ آج اس سے معاف کرالے قبل اس کے کہ دینار و درہم نہ رہے (کیوں کہ قیامت کے دن) اگر اس کا کوئی عمل صالح ہوگا تو اس سے بقدر اس کے ظلم کے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر لاد دی جائیں گی۔(صحیح بخاری) حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب اسے پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔(بخاری)

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ○ اور تمہارا پروردگار جب ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے، بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے۔(۱۰۲:۱۱) قرآن میں شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔(۱۳:۳۱)(باقی آئندہ)

تحریر: فیض احمد

لوح فتح مندی

معزز قارئین: السلام علیکم! نیا سال ۲۰۱۸ء آپ کو مبارک ہو، گزشتہ تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے اور عوام الناس کی ضروریات کے پیش نظر رکھتے ہوئے اس سال میں ہذا آثار کا سادہ عام فہم اور پرتاثیر عمل آپ کی نذر کر رہا ہوں۔ جو اپنی مثال آپ ہے، حسابی الجھنوں سے آزاد ہے نہ تو اس میں تکسیر جفری کی ضرورت ہے اور نہ کوئی اعوان العمل اور نہ موکل اور نہ جنات العمل کا دخل ہے، حدیث مبارکہ ہے (یعنی ہر کام اپنے معینہ وقت کے مرہون ہے) چنانچہ علمائے جفر ونجوم نے اپنے مشاہدات وتجربات سے ایسے اوقات کی جستجو کی جن میں کسی سیارہ کے سعد ونحس اثرات درجہ کمال کو پہنچتے ہیں۔ تاکہ ان کے اوقات میں خیر وشر کے عملیات بجالانے سے صد فیصد تاثیر ظاہر ہو، کمال سعادت کو شرف کہا گیا ہے، جبکہ کمال نحوست کو ہبوط کا نام دیا گیا ہے۔ بزم امروز میں ہم سیارہ قمر کے شرف کی افادیت عرض کردیں گے۔ سیارہ قمر جو کہ دائرہ البروج میں سرطان کا حاکم ہے، یہ سیارہ جب تین درجہ برج ثور پر آتا ہے تو انتہائی سعد شعائیں زمین پر ڈالتا ہے یہ وقت اس کے شرف کا ہے لیکن اس کے مخالف برج میں یہ سیارہ جاتا ہے یعنی جس برج میں کسی بھی سیارہ کو شرف حاصل ہو تو اس کے ساتویں برج میں اس سیارہ کو ہبوط ہوگا۔ عقرب میں یہ سیارہ جانے پر نحس ترین ہو جاتا ہے لہٰذا وہ افراد جن کے وقت پیدائش پر قمر نحس ہوتا ہے عام طور پر ایسے لوگوں کی بینائی متاثر ہوتی ہے اور لا ذرینہ سے محروم رہتے ہیں پٹھوں میں کمزوری نس اور پھیپڑوں میں تکلیف کے علاج وہ نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے۔ یعنی وہ افراد جن کا قمر کمزور ہے ان کو بیرون ملک سفر میں بھی رکاوٹیں رہتی ہیں۔ سمندر دریا اور نہر سے دور رہنا چاہئے ورنہ ایسے افراد کے ڈوب جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے قمری کمزوری کو دور کرنے کے لئے ذیل کی لوح خود تیار کرلیں یا ادارہ سے بھی لوح تیار کرواسکتے ہیں جسے لوح شرف قمر کہا جاتا ہے بندہ ناچیز بھی یہ خدمت دینے کے لئے حاضر ہے۔

شرف قمر کے خاص وقت میں حصول علم، حصول اولاد، سحر جادو سے نجات ترقی کاروبار اور فتح وعظمت اور درج بالا پریشانیوں کے خاتمہ کے لئے عمل کیا جائے یا لوح بنائی جائے تو بے حد موثر ہوتی ہے۔ جو احباب گردش ایام بے روزگاری یا سحر جادو کے ہاتھوں پریشان ہیں ان کو دعوت عمل ہے۔

طریقہ عمل

۱۔ اپنا نام معہ نام والدہ لکھیں (علی بن عابدہ) کل اعداد ۱۹۲

۲۔ اپنا مقصد لکھیں (فتح کل امور)　　عدد ۷۸۵

۳. نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ.　　عدد: ۱۳۰۲

حاصل کل مجموعہ اعداد ۲۲۷۹ سے قانون کے ۱۲ نفی کئے باقی عدد بچے ۲۲۶۷ حاصل عدد کو ۳ پر تقسیم کیا حاصل جواب آیا ۷۵۵ باقی ۲ بچا۔ خانہ اول میں ۷۵۵ رکھتے ہوئے ایک اضافہ کیا، خانہ ۴ میں ایک کی بجائے ۲ رعدد کا اضافہ کیا۔ اس طرح نقش پر کیا جائیگا۔

کل مجموعہ سے ۱۲ رنفی کریں بقیہ کو ۳ ر پر تقسیم کریں حاصل تقسیم کو مثلث کے خانہ اول میں لکھیں اور حسب چال کے حساب سے مکمل نقش بنالیں۔ بعد از تقسیم ایک باقی آئے تو خانہ نمبر ۷ رمیں ایک کا اضافہ کریں ۲ رباقی آئے تو خانہ نمبر ۴ رمیں ایک کا اضافہ کریں، نقش کے چاروں طرف آیت مجیدہ متذکرہ لکھ دیں۔ یہ عمل بنا کر رکھ لیں اب شرف قمر کے سعد وقت میں جو کہ روحانی تقویم ۲۰۱۸ء سے معلوم ہوسکتا ہے، الگ کمرہ میں لوبان کافور صندل اور عود روشن کریں خود کو کیوڑہ اور گلاب کی خوشبو سے معطر کریں، اب یہ نقش چاندی کی تختی پر کسی نوکدار چیز سے کندہ کرلیں۔ بخورات کی دھونی دے کر معطر کر کے سفید کپڑے میں سی لیں اور پاس رکھ لیں۔ حسب توفیق شیرینی سفید رنگ کی بچوں میں تقسیم کردیں۔ ان شاء اللہ بہت جلد غیب سے مقصد پورا ہونے کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

چال نقش

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

۷۸۶

۷۶۳	۷۵۵	۷۶۱
۷۵۷	۷۶۰	۷۶۲
۷۵۹	۷۶۴	۷۵۶

قسط نمبر: ۱۱

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی مفتاحی

فوائد: بجورے کی ترشی گرم مزاج والے مریض کے دل کو قوت دیتی ہے، گرمی کو بجھاتی ہے، گرم مزاجوں کے لئے مقوی باہ ہے، کھانے کی خواہش پیدا کرتی ہے، صفراء اور خون کی حدت کو توڑتی ہے، غم ورنج کو جس کا باعث صفرا ہو دور کرتی ہے، پیاس کو بجھاتی ہے اور احشا کی گرمی مٹاتی ہے، خفقان گرم کو نافع ہے، دل اور معدے کے التہاب کو دور کرتی ہے، قابض ہے پرانے دستوں، پرانی صفراوی، قے اور یرقان کو دور کرتی ہے، اس کو لگانے سے داد اور چھائیں جاتی رہتی ہیں کیوں کہ اس میں جلا بہت ہوتی ہے، معدے کی حرارت کا مقابلہ کرنا اس کے خواص میں ہے، گرم مزاجوں کے معدے کو قوت دیتی ہے اور معدے میں جو کچھ صفرا پیدا ہو گیا ہو دور کرتی ہے، لطافت پیدا کرتی ہے، اس کے چھلکے اور گودے میں غذائیت ہے، مگر ترشی میں ذرا بھی غذائیت نہیں ہے اور نہ اس کے بیجوں میں غذائیت ہے، اس کی ترشی لگانے سے کپڑے سے روشنائی کا داغ چھوٹ جاتا ہے، لکھے ہوئے پر لگانے سے حروف جلد زائل کر دیتی ہے، اس کے کھانے سے صفراوی مالیخولیا اور وسواس کو فائدہ ہوتا ہے، ذہن اور حافظہ کی تیزی بڑھتی ہے، دماغ کی طرف بخارات بڑھتے ہوں تو اس کو روکنے کے لئے اچھی دوا ہے اس کے کھانے سے خمار دور ہوتا ہے، اس کی ترشی صفرا کو معدے اور آنتوں کی طرف رجوع ہونے سے روکتی ہے، اس کو آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کی زردی جو یرقان سے ہو دور ہو جاتی ہے، یہ ہر قسم کے جگر کے دستوں کو بند کرتا ہے، اگر بلغم کی وجہ سے سانس لینے کے اعضاء میں تنگی آجائے تو اس کے پانی کے غرغرہ کرنے سے چوڑے ہو جاتے ہیں، اس کا رس صفراوی قے کو روکتا ہے اور معدے کے اجزاء کو قوت دیتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے، اس کے پانی سے مرد کی قوت باہ کم ہو جاتی ہے اور شہوت کم ہو جاتی ہے اس کی ترشی اور عرق النساء کو مفید ہے۔

وید کہتے ہیں کہ بجوار کھٹا شیریں بھوک لگانے والا ہضم ہونے میں ہلکا ہوتا ہے۔

برفی

فوائد: ایک قسم کی مٹھائی ہے جو کھانڈ اور مادے سے بنتی ہے، بعض اس میں کھوپرہ بھی ڈالتے ہیں، وضع اس کی مربع ہوتی ہے، گرم وخشک ہے مگر حکیم نجم الغنی خاں رامپوری کہتے ہیں کہ میرے نزدیک گرم ہونا چاہئے، سینے اور پھیپھڑے کے لئے موافق ہے، کھانسی اور خلط بلغمی کو مفید ہے، بدن کو فربہ کرتی ہے، معدے کی طرف مواد نہیں گرنے دیتی، معدے کو نافع ہے۔

نفائس اللغات میں لکھا ہے کہ یہ فارس میں صابونی کہلاتی ہے، یہ غلطی ہے اس لئے کہ صابونی ایک اور شیرینی ہے اس میں دودھ یا مادے کا نام نہیں ہے، بلکہ شکر کو پانی میں ملا کر کے ملائم آگ پر قوام کر لیتے ہیں، یہاں تک کہ سخت ہو جاتا ہے اور جب ہاتھ سے اٹھاتے ہیں تو اٹھ نہیں سکتا پھر اس کو مار کر خشک اور سرد کر کے گول اور چپٹی ٹکیا کاٹ لیتے ہیں، یہ نہایت سفید ہوتی ہے، کبھی خوشبو کے لئے دانہ الائچی بھی ڈالتے ہیں، غرض کہ ہندوستان کی ایک معروف اور مشہور مٹھائی ہے، ہر شخص بڑی رغبت سے کھاتا ہے۔

بڑھل

شناخت: اس کے درخت کماؤں، سکم، پوربی، بنگال، پچھمی گھاٹ اور سیلون وغیرہ کئی ملکوں میں ہوتے ہیں اس کے درخت کی اونچائی تقریباً پچاس ساٹھ فٹ ہوتی ہے اس کے تنے کی گولائی بڑی ہوتی ہے، اس کی چھال آدھ انچ موٹی ہلکے یا دھندلے یا سفید رنگ کی اور کھردری ہوتی ہے اس میں دراڑیں نہیں ہوتی ہیں اس کی چھوٹی ڈالیوں اور پتوں کے نیچے بھورے رنگ کے روئیں ہوتے ہیں، پتوں کا اوپری حصہ چکنا ہوتا ہے، پھاگن میں اس کے پھول لگتے ہیں اس کا پھل بھدا،

گول اور بے ڈول ہوتا ہے یہ پک کر زرد سرخی مائل ہو جاتا ہے، گودا بھی زرد ہو جاتا ہے، مزہ چاشنی دار ہوتا ہے اور بعض میں شیرینی ترشی پر غالب ہوتی ہے اور بعض میں ترشی شیرینی پر غالب ہوتی ہے، یہ جتنا پکتا ہے اتنی ہی شیرینی ترشی پر غالب آتی جاتی ہے اور جو برخلاف اس کے ہوتا ہے اس میں ترشی زیادہ ہوتی ہے اس کے گودے کو قلئے میں ڈالتے ہیں اور خالی بھی پکاتے ہیں، بڑھل جتنا عمدہ ہوتا ہے اتنے ہی بیج کم ہوتے ہیں، بیجوں کی گری سفید ہوتی ہے اس کی جڑ اور لکڑی دونوں میں سے پیلا رنگ نکالا جاتا ہے۔

مزاج : کچا سرد ہے، پکا ہوا گرم۔

فوائد : بڑھل کا کچا پھل ثقیل اور بلغم پیدا کرتا ہے، صفرا کو دور کرتا ہے، ریاح پیدا کرتا ہے، پختہ دل ومعدہ کو قوت دیتا ہے، اس کے زیادہ استعمال سے بلغمی بخار پیدا ہوتا ہے، منی اور بھوک کم ہو جاتا ہے، باہ میں بھی ضعف آجاتا ہے، اس لئے ایسے لوگوں کو بچنا چاہئے جن کا مزاج بلغمی ہو، زیادہ کھالیا گیا ہو تو دیر میں ہضم ہوتا ہے، ریاح پیدا کرتا ہے، ترشی کی وجہ سے صفرا کی تیزی کو کم کرتا ہے، اس کے بیج قابض ہوتے ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ بچوں کو اس کے بیج کھلانے سے قبض رفع ہو جاتا ہے اس طرح دینا چاہئے کہ ایک دانہ یا دو دانے ماں کے دودھ میں پیس کر پلا دیں، یہ بیج بچوں کے مسہلات میں سے ہیں اور اہل بنگالہ کے استعمال میں رہتے ہیں، بچوں کو دستوں کے لئے اس کے درخت کا دودھ بھی کسی مناسب دوا کے جوشاندے کے ساتھ دیتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کے درخت کی چھال تپ دق کو دفع کرتا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ اس کا کچا پھل گرم ہے، ہضم ہونے میں بھاری ہے، نفخ پیدا کرنے والا اور منی اور قوت ہاضمہ اور بھوک کو تباہ کرنے والا ہے اور آنکھوں کو نقصان پہنچانے والا ہے، اس کا پکا ہوا پھل میٹھا کھٹا دست آور طاقت کا بڑھانے والا ہاضمہ قوی کرنے والا اور ریاح صفراوی کو مٹانے والا ہوتا ہے، بلغم اور ہاضمہ کو بڑھاتا ہے، اس کے درخت کی چھال کو سپاری کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔

بڑی

فوائد : اس کو پکوڑی یا مونگچی کہتے ہیں۔ اڑد اور مونگ کے آٹوں میں گرم مصالحہ وہینگ ملا کر گوندھ کر گولیاں سی بنا لیتے ہیں، خشک کر لیتے ہیں اور پکا کر استعمال میں لاتے ہیں۔ بعض لوگ گوشت قیمہ بھی داخل کرتے ہیں، اس طرح بناتے ہیں کہ دال کو لے کر پانی میں بھگو کر دیتے ہیں جب دال پھول جاتی ہے تو چھلکے اتار پتھر پر پیس کر ہاتھ سے لت کر کے رکھ دیتے ہیں تاکہ خمیر ہو جائے پھر تھوڑی سی سیاہ مرچ اور سیاہ زیرہ پیس کر ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا لیتے ہیں۔ بعض لوگ تھوڑی ہینگ بھی ملاتے ہیں خاص کر ارد کو بڑیوں میں، کیوں کہ وہ نفاخ ہے اور سفید کپڑے پر خشک کر کے احتیاط کے ساتھ پکاتے ہیں۔ بعض گوشت کے ساتھ اور بعض میتھی کے ساگ کے ساتھ اور بھی دوسری ترکاری کے ساتھ گراں اور دیر ہضم ہے، مقوی بھی ہے، منی کو زیادہ کرتی ہے، کھانے کے بعد جو تے ہو جاتی ہے اس کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔ بواسیر کو نافع ہے، بلغم صفرا اور ریاح کو دور کرتی ہے، پیاس کو تسکین دیتی ہے، گرانی مٹاتی ہے، بھوک بڑھاتی ہے مگر یہ اوصاف مونگ کی بڑیوں میں ہوں گے ورنہ ارد کی بڑیاں بہت ثقیل ہوتی ہیں، نفخ اور ریاح پیدا کرتی ہیں اور دیر میں ہضم ہوتی ہیں، ہینگ اور گرم مصالحہ سے اس کی اصلاح اگرچہ کچھ ہو جاتی ہے مگر بالکل ارد کی تاثیر نہیں مٹ سکتی، البتہ بہی اور مولد منی ضرور ہے، اعضا کو قوت بھی دیتی ہے، مریضوں کے لئے مونگ کی بڑیاں مناسب ہیں مگر یہ بھی دیر ہضم ہیں، خلط صالح پیدا کرتی ہیں، کثیر الغذا ہیں، گرم مزاج والے اور تیز پتوں میں نفع پہنچاتی ہے، اگرچہ خشکی پیدا کرتی ہیں، کھانسی اور گرم نزلہ میں ان کا استعمال مناسب ہے، سرد مزاجوں، بوڑھوں اور مرطوب معدے والوں کو بغیر گرم مصالحہ اور گوشت کے نہ دینا چاہئے۔ کشمیر کی بڑیاں بہت نازک اور لذیذ ہوتی ہیں، ان کو بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ مقشر اردوں کا آٹا پیاز و لہسن ایک ایک سیر نمک پون پاؤ ان سب کو لے کر اول پیاز اور لہسن کو چھیل کر باریک پیس لیں پھر ان کا پانی نچوڑ کر ارد کے آٹے میں ملا کر اور نمک داخل کر کے کسی برتن میں بھر کر منہ ڈھک کر رکھ دیں تاکہ خمیر ہو جائے اور کچھ ترشی آجائے پھر پاؤ بھر سوکھا دھنیا، آدھ پاؤ سفید زیرہ، آدھا پاؤ سیاہ زیرہ، آدھ پاؤ سیاہ مرچ لے کر اول دھنئے کو تھوڑا بھون لیں پھر ان سب کو بھی پیس کر اس آٹے میں ملا کر آدھ آدھ پاؤ کی ٹکیاں بنا لیں اور دھوپ میں سکھا لیں اگر تھوڑا زعفران پیس کر ملا لیں تو بہت بہتر ہو جائے۔

بکری

شناخت : مشہور چوپایہ ہے عمدہ ایک برس کا ہوتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں۔ اہلی اور پہاڑی، ایشیا کے کوہستانی اطراف میں پہاڑی بکریاں کثرت سے پائی جاتی ہیں، اہلی یعنی خانگی بکریوں کی بہ نسبت ان کا قد بڑا اور سینگ لمبے ہوتے ہیں بکری کی بو ہمیشہ خصوصاً نر و مادہ کے جفت ہونے کے ایام میں تیز ہو جاتی ہے، مادہ ساڑھے چار مہینہ گابھن رہ کر دو تین کبھی چار بچے دیتی ہے، سریانی بکری کے کان بہت لمبے ہوتے ہیں، ان کے سینگ چھوٹے اور خم دار ہوتے ہیں اور ان کے بدن کا بال لمبا اور گھنا ہوتا ہے۔

مزاج : گرم تر ہے (گوشت)

فوائد: دنبے کے گوشت سے جو عرب کی بھیڑ ہے، بکری کا گوشت خوبی میں کم ہے، مگر ہندوستانی بھیڑ کے گوشت سے ہر طرح بہتر اور افضل ہے اور کثیر الغذا ہے اس سے عمدہ کیموس بنتا ہے، خون لطیف پیدا ہوتا ہے، گرم مزاج والوں کے لئے موافق ہے، مریضوں کے لئے اور خاص کر گرم مزاج والوں اور سل کے مریضوں کے لئے اس سے بہتر کوئی گوشت نہیں، گرم ملکوں میں اس کا کھانا اچھا ہے۔

رازی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ جن کے بدنوں میں التہاب ہو یا محنت کم کرتے ہوں ان کو بکری کا گوشت کھانا چاہئے اس سے امتلا بہت ہی کم واقع ہوتا ہے، جس شخص کے جسم میں پھوڑے نکلا کرتے ہوں، بخار اور گرم امراض پیدا ہو جاتے ہیں اس کے لئے بکری کا گوشت بہت مناسب ہے۔ گرمی کے موسم میں اس سے بہتر کوئی گوشت نہیں جہاں تک ممکن ہو موٹی بکری کا گوشت کھانا چاہئے۔ دبلی بکری کا گوشت خراب ہے، بوڑھی بکری کا گوشت بہت ہی خراب ہوتا ہے، ایک تو بہت دیر میں ہضم ہوتا ہے، کیوں کہ اس میں رطوبت فضلیہ ہیں، یہی حال دبلی بکری کے گوشت کا ہے، اس کے حلوان یعنی چالیس روز کے بچے کا گوشت لاغر اور ضعیف کے لئے بے حد نفع بخش ہے اور موافق ہے کیوں کہ اس میں حرارت کم ہوتی ہے، کسی عضو کو چوٹ پہنچے تو بکری کا گوشت تازہ گرم باندھنے سے نفع ہوتا ہے۔ اگر کسی کے کوڑے لگے ہوں تو صدمہ رسیدہ عضو پر اس کی تازہ کھال لپیٹنے سے بہت افاقہ ہوتا ہے، کوڑے کا اثر جاتا رہتا ہے، اس کے بھیجے کے لیپ سے دماغ پر تری پیدا ہوتی ہے، اعضا کی سختی جاتی رہتی ہے، آنکھ میں درد ہو تو بکرے کا حرام مغز لگانے سے جاتا رہتا ہے، اس کا پتہ آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے، رتوندی بھی اس کے لگانے سے جاتی رہتی ہے۔ اگر بکری کے پتے میں تازہ سنوف کے اجزاء کا رس ملا کر آنکھ میں لگایا جائے تو بینائی میں قوت آجاتی ہے۔ ابتدا میں اس کے استعمال سے موتیا بند کو بھی فائدہ پہنچتا ہے، اس کا پتہ جلا کر روغن زیتون میں ملا کر بھوؤں پر لگانے سے بال کثرت سے پیدا ہوتے ہیں، بکرے کا پتہ ناک میں ٹپکانے سے مرگی جاتی رہتی ہے اور شہد میں ملا کر قرح پر لگانے سے درد جاتا رہتا ہے، دوالی اور داء الفیل پر اس کے لگانے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے، بکری کا جگر آگ پر بھونیں اور سر کو اس کے دھوئیں پر رکھیں اس سے رتوندی جاتی ہے اس کی کلیجی بھون کر کھانے سے دست بند ہو جاتے ہیں، بکرے کی نہایت محلل ہے، اس کی مینگنی گرمی و خشکی اور جلا پیدا کرتی ہے، محلل ہے، ہر ایک قسم کے سیلان خون کے لئے مستعمل ہے، اس کو نیم سوختہ کر کے سرکے میں ملا کر بالخورہ کے مقام پر لگانے سے بال اُگ آتے ہیں۔

وید کہتے ہیں کہ بکری کا گوشت تر اور گراں ہے، ہضم کے وقت سبک ہے، منی زیادہ کرتا ہے، تشنگی کو تسکین دیتا ہے، تپ دور کرتا ہے، پسینہ لاتا ہے، کھانسی دور کرتا ہے، پیٹ بڑھ جائے تو اسے بھی چھانٹ دیتا ہے، آنتوں کے فتق کو مفید ہے۔

بکری کا دودھ

شناخت : اس میں مائیت غالب ہوتی ہے، بعض کے نزدیک حیثیت زیادہ ہے، سرخ رنگ کی بکری کا دودھ بہتر مانا گیا ہے۔

مزاج : تھوڑا سا گرم ہے۔

فوائد : بکری کا دودھ پینا منہ سے خون کو، کھانسی اور سل اور پھیپھڑے کے زخم کو، حلق کی خراش اور مثانے کے زخم کو اور خناق کو مفید ہے، مدر بول ہے، دماغ کی خشکی اور بے خوابی دفع کرتا ہے اس سے غرارہ کرنا، امراض حلق کو بالخاصہ مفید ہے، حلق اور تالو اور کوؤں میں ورم پیدا ہو جائے تو بکری کے دودھ سے غرارہ کرنا چاہئے، بکری کے دودھ کو ناک میں سونگھنا، دماغ کی خشکی مٹاتا ہے اور بے خوابی کو دور کرتا ہے، گرمی سے کان

میں درد ہوتو اس کے ٹپکانے سے جاتا رہتا ہے، اگر بکری کے دودھ میں کپڑا تر کرکے سر پر رکھیں تو خشکی اور بے خوابی کے لئے بہت مفید ہے، بکری کا دودھ امراض دل خفقان غم وسواس اور وحشت مزاج کو فائدہ دیتا ہے، امراض مشیمہ دور ہوتے ہیں، تازہ دودھ زیادہ مناسب ہوتا ہے اور گرما گرم پینا چاہئے، جوان اور تندرست بکری کا دودھ استعمال کرنا چاہئے، بوڑھی بکری کا دودھ نہیں مگر گرما گرم دودھ پینے سے قبض دور ہوجاتا ہے، پاخانہ ملائم اور باہ کو قوت پہنچاتا ہے، پیشاب زیادہ لاتا ہے، عورت کے ساتھ زیادہ صحبت کرنے کے نقصان کو دفع کرتا ہے، اگر خشکی وگرمی سے عرق النسا کا درد پیدا ہوجائے تو بکری کا دودھ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ روفس نے کہا ہے کہ گائے کے دودھ بہ نسبت اس سے دست کم آتے ہیں۔ طبری نے کہا کہ دستوں اور گرمی کے بخاروں کو دفع کرتا ہے، دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ بکری کے دودھ کے نقصانات پیٹ کے لئے دوسرے دودھوں سے کم ہیں۔ اس لئے معدے کے موافق ہے، بکری کا دودھ سرد مزاج والوں کو ناموافق ہے، نفخ پیدا کرتا ہے، اس کی کثرت سے ڈکاریں اور جمائیاں آنے لگتی ہیں، جیٹھ اور بیساکھ میں تپ آئے تو اس دودھ کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، تپ دق اور گرمی کی پرانی تپ کو مفید ہے جس کا مزاج گرم ہو وہ بکری کا دودھ اگر استعمال کرتا ہے تو فربہی بڑھتی ہے، جتنی طبیعت برداشت کرے اتنا دودھ استعمال کرنے چاہئے اور جتنا آسانی سے ہضم ہوسکے اتنا لینا چاہئے، پونے چار تولہ سے ساڑھے پانچ تولہ تک دودھ میں تولہ ڈیڑھ تولہ پانی ملاکر ساڑھے تین ماشہ مدبر خوب کلاں کے ساتھ پلانا شروع کریں اور تلیین کی ضرورت ہو تو تولہ ڈیڑھ تولہ شربت بنفشہ بھی ملاتے رہیں اور ہر روز ڈیڑھ تولہ دودھ اور تھوڑا تھوڑا پانی اور شربت اضافہ کرتے رہیں، جہاں تک معدے کے موافق آئے جب ضرورت باقی نہ رہے تو بتدریج کم کریں یہاں تک کہ بالکل چھوڑ دیں۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بکری میں تپ دق کے جراثیم فوراً اثر نہیں کرتے، بکری کا دودھ اس لئے نہیں استعمال کیا جاتا ہے کہ اس میں قدرے بو پائی جاتی ہے۔ ایک جرمن ڈاکٹر کی رائے ہے کہ بکری کے دودھ سے گرمی کے اجزا نابود ہوسکتے ہیں۔ عورت کے دودھ میں جس قدر اجزا ہوتے ہیں جن سے گھی اور خون بنتے ہیں، اسی قدر بکری کے دودھ میں ہوتے ہیں۔

وید کہتے ہیں کہ بکری کا دودھ اشتہا پیدا کرتا ہے، پیاس بجھاتا ہے، صفرا اور بلغم کو دور کرتا ہے، بدن کو صاف کرتا ہے، اسہال اور تپ کو نافع ہے، قوت دیتا ہے، بدن کو موٹا کرتا ہے، گرمی خون کم کرتا ہے، کان میں ڈالنے سے کان کا درد دور ہوجاتا ہے جو بکری ببول وغیرہ کھاتی ہے، اس کا دودھ تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے، جنگلی بکری کا دودھ چہرے کا رنگ نکھارتا ہے، مگر کسی قدر بادی ہے۔ آنکھوں کے لئے موافق ہے، کھانسی بلغم کو نافع ہے۔

چھٹی حس ۔ انسانی فکر کی ماورائی وراثت

پرانے نظریات کا بنیادی لیکن انتہائی دشوار تخلیق فکر وادارک جو روحانی علوم کی وجہ سے نشونما پاتا ہے اور اس کی کمی روحانی قوتوں کے انحطاط کا سبب تصور ہوتی ہے۔ کائنات وقت کے تغیر کے ساتھ بدلتی جارہی ہے اس سرزمین پر نشو نما کا فطری عمل تخریب وتعبیر اگرچہ باقاعدگی سے جاری وساری ہے اور انسان اپنی فکری صلاحیتوں کی ماورائی قوتیں ستاروں کے جہاں سے آگے نکل گئی ہیں۔ لیکن ہماری روحانی اقدار اور علوم وی وسعت کا ربط اسی انداز سے آج بھی قمر اور نجوم سے وابستہ ہے جیسے کبھی پہلے ہوا کرتا تھا۔ سمندر کی وسعتیں سمٹ رہی ہیں۔ فلکیاتی اجرام کے درمیان لامحدود فاصلے احاطہ سفر میں آگے ہیں اور حیرت ناک نظریات کیمیائی فارمولوں کے توسط سے صدقات اور علوم پر منتج ہورہے ہیں۔ مگر انسانی فکر کی لاشعوری قوت تمیز جیسے ''چھٹی حس'' کا نام دیا جاتا ہے آج تک اس کی ماہیت کا اندازہ صحیح طور پر نہیں لگایا جاسکا ہے۔ حالانکہ یہ انسانی فطرت کی مارورائی وارثت ہے۔ اس ہمہ گیر قوت متخیلہ کی وسعت اگرچہ اب تک ہمارے علم میں بہت کم آئی ہے مگر جہاں تک میرا ذاتی نظریہ اور عقیدہ ہے کہ یہ اولیائے کرام کی قوت ادراک ہے اور آج کل اسے صحیح طریقے سے دیکھنے والے چند لوگ اور چند واقعات بھی نہیں ملتے۔

لنکائرین فوجیوں کی تباہی وبربادی۔ چھٹی حس کا حیرت انگیز واقعہ

اگر ہم اس قوت کی وسعت اور عمل پذیری کا جائزلیں تو اس کے حیرت انگیز کارنامے پوری تاریخ انسانی میں بیشمار ملتے ہیں۔ ان وقتو میں کچھ ایسے ہی ناقابل فراموش بین الاقوامی شہرت پذیر واقعے رونما ہوئے جن کی صداقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ چنانچہ انہیں واقعات میں ایک ناقابل یقین واقعہ BATTEE OF KOSES ہے جس میں تمام لنکائرین فوجیں تباہ وبرباد ہوگئیں تھیں اس کی ناکامی کا پہلا واضح طور پر ایک پین گوئی کے ذریعے اعلان کردیا گیا تھا اور احساسات نے ان تباہ کاریوں کا پلے ہی سے اندازہ کرلیا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کہیں خون کی بارش ہوتی ہو اور زخمی بچے کراہ رہے ہوں۔ نتیجہ اس جنگ کا فوجوں کی ناقابل توجہ شکست اور پسپائی میں ظاہر ہوا۔ عام حالات میں ایک عام انسان اس واقعہ کو ہسٹریائی کیفیت کے سوا کچھ نام نہیں دے گا لیکن اس کی صداقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ایک کسان لڑکے کی چھٹی حس کا واقعہ

ایک بالکل ان پڑھ سادہ سا کسان لڑکا جو اپنی اس چھٹی حس کی وجہ سے بے حد مشہور تھا۔ جس کا نام رابرٹ تھا۔ اس نے یہ بتایا کہ ہنری ہفتم کے دور اقتدار میں اسے دربار میں طلب کیا جائے گا جہاں اس کی پیشین گوئی کو جسٹر پر درج کرنے کے بعد اسے سزادی جائے گی اور اس طرح اس کی موت واقع ہوجائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسے بادشاہ وقت کے دربار میں طلب کیا گیا۔ اس نے اپنے ملک میں ''خانہ جنگی کی صورت حال اور چالس اول کی دستبرداری کی پیشین گوئی کی جو اس لڑکے کی موت کے طویل عرصہ کے بعد درست ثابت ہوئی لیکن لڑکے کو حوالات میں بند کردیا گیا اور پھر جیل کے حکام اسے بھول گئے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ قابل رحم حالت میں موت کا شکار ہوگیا۔

چھٹی حس کی بڑھتی ہوئی دوری

صاحب غور وفکر انسان، انسانی تاریخ میں مختلف ممالک کے افراد میں بلاشبہ ایسے معروف انسانوں کا پتہ چلا سکتے ہیں جو عظیم قوت کے حامل تھے لیکن آج کل تو عدم یقینی کی وباء ایک فیشن کی صورت اختیار کرچکی ہے جس کی وجہ سے لوگ پرانے نظریات کی تضحیک وتمسخر سے بھی باز نہیں آتے ہیں لیکن ایسے عظیم انسانوں کی عظمت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ کے ایسے افراد کی تعداد بلاشبہ کم نہیں ہے بلاشبہ ان میں ناقابل یقین قوت ارادی موجود تھیں جس کی وجہ سے ان کی پیشین گوئیاں بڑے بڑے مفکر عالمین اور فلسفہ دان اپنے پاس ریکارڈ کے طور پر رکھتے تھے اور بڑے بڑے لیڈران سے مشورہ طلب کرتے تھے کیونکہ ان کی خلوص نیتی اور انسان دوستی شک وشبہ سے بالاتر تھی اب یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ بیسویں صدی کے لوگ ان باتوں اور اس فکری عظمت کا اعتراف کیوں نہیں کرتے اس کی وجہ عدم واقفیت اور

علوم روحانیت اور نفسیات سے عدم دلچسپی ہے۔ ان تمام تر عدم دلچسپیوں کی بنیادی وجہ آج کل ناگفتہ بہ سماجی معاشرتی اور نفسیاتی عوامل کے ساتھ ساتھ ناخالص خوراک بھی ہے اس میں صداقت قرائین اور حقائق سے ملتی ہے کہ سولہویں صدی میں نام نہاد قسم کی جادوگرنیوں کی اگر بھی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جھوٹ کا پلندہ نہیں تحقیق اور انہیں اپنی شکم پری کے لئے روٹی چرانی پڑتی تھی اور اس طرح ہنری ہفتم کے دربار میں بلایا جانے والا لڑکا ایک معمولی سے کسان کا لڑکا تھا مگر اس کی سادہ زندگی پرسکون تھی اور خوراک معمولی تھی یہی وجہ تھی کہ اس کی ''چھٹی حس'' نتیجہ خیز تھی لیکن مصنوعی طور پر اس قوت کے حصول کے لئے تکلیف دہ عملوں سے گزرنا پڑتا ہے تب کہیں اسے ''چھٹی حس'' کی بیداری حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے مستقبل کے متعلق بتانے والے بھکاری اور پیشہ ور قسمت بتانے والے بڑی سخت زندگی گزارتے ہیں۔

چھٹی حس اور اولیاء کرام کا قلب طعام

اس حقیقت سے روگردانی نہیں کی جاسکتی کہ گزشتہ سو سال سے انسان تقریباً پہلی کئی صدیوں سے بہتر طور پر زندگی گزار رہا ہے اور سہل انگاری بن گیا اور یہ ایک میڈیکل سروے نے بات قطعی کردی ہے کہ انسان تعیش اور سہل انگاری کے ساتھ ساتھ عمومی ضرورت حیات سے کہیں زیادہ خوراک کھانے کا عادی ہوگیا ہے اس لئے اس عظیم قوت سے عاری ہوگئے ہیں۔

ایک یورپین مصنف لکھتے ہیں کہ ''میں بے حد خوش نصیب افراد میں سے ایک ہوں کہ اگر میں نے کہیں کوئی شخص جس میں ''چھٹی حس'' کی صلاحیت دیکھی تو فوراً میں نے اس سے رابطہ قائم کیا اور اپنے احساسات کی تشفی کا باعث ثابت ہوا۔ اس سے ملنے پر اکثر و بیشتر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ افراد جنگ اور اس کے بعد کے اثرات کی وجہ سے کافی تکلیفوں میں گھرے رہے اور اپنی قوت کی وجہ سے بے انتہا مشکلات سے دوچار رہے۔ اسی طرح ناگفتہ حالات میں ''چھٹی حس'' والوں کی تکلیف کا ذکر مجھ سے ایک سپاہی نے کیا جو مختلف جنگوں میں حصہ لے چکا تھا جس کا تعین صحرائی فون کے آٹھویں گروپ Desert Rat میں تھا کہ ایک دن جب ہماری سپاہی تھوڑی دیر کے لئے ملتوی ہوئی ہم سب بے حد تھکے ہوئے اور پریشان تھے اچانک میرے احساسات پر ایک بوجھ سا طاری ہوگیا اور یوں معلوم ہوا کہ ہم سب کے جسم مفلوج ہوگئے ہیں اور ہمارے ٹینک بھی ہماری زندگی بچانے میں مددگار ثابت نہیں ہوسکتے کیونکہ اس وقت دشمن کے حملہ کا بے حد خطرہ تھا میں نے اپنا احساس دوستوں پر واضح کیا مگر کسی نے اس پر غور نہ کیا۔ دریں اثنا ہم سب ایک ٹینک میں گھس گئے جب کہ اچانک دشمن کے طیارے نے ہم پر حملہ کردیا ٹینک تباہ ہوگیا۔ ماسواء ے میرے تمام ساتھی موت کی گمنام وادی میں کھوگئے۔

میں اس سپاہی کی بات پر یقین کئے بغیر نہ رہ سکا کیونکہ یہ ایک ایسی قوت ہے جس کی عظمت کا میں قطعی معترف ہوں۔ علاوہ ازیں میں نے کوئی ایسی مثال اس قوت عظیم کی ''لاشعوری'' پیکر سے جدا ہوکر نہیں دیکھی بلکہ میں اس سے ایک لاشعوری عمل اور خوبی کا نام دیتا ہوں ۔اسی طرح مجھے اس قوت کی کئی اور مثال اس عظیم کی ''لاشعوری'' پیکر سے جدا ہوکر نہیں دیکھی بلکہ میں اسے ایک لاشعوری عمل اور خوبی کا نام دیتا ہوں۔ اسی طرح مجھے اس قوت کی کئی اور مثالیں ثبوت کے طور پر کئی ائرمینوں اور جنگ میں شامل سپاہوں نے پیش کی ہیں جیسا کہ ہوائی فوج کے کئی افراد نے بتایا کہ انہوں نے اپنی اس قوت سے ایک آنے والے خطرناک حادثے سے کئی جانوں کو تلف ہونے سے بچایا ہے اسی طرح کئی پائلٹوں نے اس قوت حس کی وجہ سے اپنے جنگی طیارے کو دشمن کی زد سے فوراً بچالیا اور یہ اس وقت ہوا جب کہ دشمن کے طیارے اسے نرغے میں لینے کے لئے اچانک سامنے آنے والے ہوتے تھے۔

ایک شفاف دن کی روشنی میں اس قوت تمیز سے کئی معجزے ظہور میں آئے ہیں۔ علاوہ ازیں جنگ کے دوران عموماً کئی افراد نے اپنی چھٹی حس کو کافی کارآمد مددگار پایا ہے کیا آج کل کے حالات جنگی کھچاؤ سے کم ہیں؟ میں سوچتا ہوں آج کل کے انسان نے اپنے آباؤ اجداد کی اس قوت سے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ اس قوت کے حصول میں کوئی مشکل حائل نہیں ہے اگر اس قوت کے حصول کی تمنا کرے تو سب سے پہلے اسے کم خوشی اور کم خوری کی عادت ڈالنا چاہئے کیونکہ بسیاری خوری غفلت کرتی ہے اس کے بعد ہی وہ شخص سوسائٹی کے لئے کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ امراء اپنی تھکن اور کلفت دور کرنے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سکون کی تلاش میں جاتے ہیں دراصل یہی وہ خواہش ہے جو اس قوت کے روبہ عمل ہونے کی صلاحیت کا پتہ دیتی ہے۔ انجام کار میں یہ کہے بغیر نہ رہ سکوں گا کہ یہ وہ عظیم قوت ہے جو انسان کو نادیدہ اور نہ ختم ہونے والے روحانی خزانوں سے سرفراز کرسکتی ہے اور وہ اس دولت سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے اہل ثابت ہوسکتے ہیں جیسے ایک دولت مند اپنی جائیداد کا ٹیکس ادا کرتا ہے۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از : ناگپور

نام : سلطان احمد راہی

نام والدین : شمیم النساء، احمد ملک

تاریخ پیدائش : ۳؍جون ۱۹۷۹ء

قابلیت : بی اے (علیگ)

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ان میں ۲ حرف نقطے والے ہیں، باقی ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، بہ اعتبار حروف آپ کے نام میں آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۱۶ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۴۳۹ ہیں۔ ۷ کا عدد روحانیت سے وابستہ ہے، سات عدد کا حامل سیر وتفریح کا شائق ہوتا ہے اور اکثر سفر کے مواقع اس کو میسر آتے ہیں۔ ۷ عدد کا حامل علم کلام، علم فلسفہ، ادب اور شاعری میں کافی مہارت رکھتا ہے۔ اگر یہ شخص تصنیف وتالیف میں دلچسپی رکھے تو یہ بہت جلد اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہو جاتا ہے اور اپنی انفرادیت ثابت کرنے میں اس کو زبردست کامیابی مل سکتی ہے۔ اس کے اندر ایک خامی ہوتی ہے کہ یہ عجلت ازی کی وجہ سے شریفوں کو رذیل اور رذیلوں کو شرف سمجھنے کی غلطی کا شکار ہوجاتا ہے اور کئی بار اپنے بلند مقام سے گر جاتا ہے، صاحب فہم ہوتا ہے، لیکن کئی بار اپنی زندگی میں غلط فیصلے کر بیٹھتا ہے جو عمر بھر اس کو رلاتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ بہت حساس ہوتے ہیں اور بہت جلد لوگوں سے بدظن اور بدگمان ہو جاتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے اور بدگمان ہوتے ہی دوسروں پر حملے شروع کر دیتے ہیں۔

سات عدد کے لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے اور انہیں مخفی علوم سے یک گونہ دلچسپی ہوتی ہے لیکن اس عدد کے لوگ خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد سات ہوتا ہے ان کی قسمت انہیں خوشیاں عطا کرتی ہے۔ ۷ عدد کی خواتین کی شادیاں اکثر مال دار گھرانوں میں ہوتی ہیں اور یہ شوہر کے دل پر راج کرنے میں کامیاب رہتی ہیں اور مجموعی طور پر یہ خواتین عیش وعشرت کی زندگی گزارتی ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل کم کرتے ہیں، غفلت اور تساہل ان کی ذات کا حصہ ہوتے ہیں، ان میں کاہلی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، ان کا مزاج سیمابی قسم کا ہوتا ہے، دم میں تولہ دم میں ماشہ ان کی فطرت ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگ جذباتی ہوتے ہیں، یہ جذبات کی رو میں تنکے کی طرح بہہ جاتے ہیں، اچھی بری بات میں مبالغہ کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، یہ جب کسی کی تعریف کرنے پر آتے ہیں تو اس کو ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں اور جب یہ کسی کی برائی کرتے ہیں تو اس کو تحت الثریٰ میں پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں، اعتدال سے یہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں، یہ لوگ افراط وتفریط سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔

۷ عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، جھگڑوں سے دور رہتے ہیں اور اگر جھگڑوں میں پڑتے ہیں تو ان کے حصے میں صرف شکست آتی ہے، کیوں کہ ہر جھگڑے میں یہ صرف دل کا استعمال کرتے ہیں عقل کا نہیں۔ اس لئے اکثر وبیشتر ان کے حصہ میں صرف خسارہ اور بدنامی آتی ہے، ان کو دوسروں سے توقعات رہتی ہیں، یہ جلد ہی خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور حالت بیداری میں یہ اتنے خواب دیکھ لیتے ہیں کہ ان کی اچھی تعبیریں ممکن نہیں ہوتیں، ان میں وفاداری کی صفت ہوتی ہے لیکن حساس ہونے کی وجہ سے بہت جلد دوستوں سے بدگمان ہو جاتے ہیں اور اپنی روش بدل لیتے ہیں، ان کو روش بدلنے کی وجہ سے ہمیشہ نقصان

ہی ہوتا ہے، لیکن بار بار نقصان اٹھانے کے باوجود یہ اپنی فطرت نہیں بدلتے۔ ۷ عدد کے لوگ علم دوست ہوتے ہیں، کتابوں سے انہیں بہت انسیت ہوتی ہے، یہ مطالبہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات عموماً نیک ہوتے ہیں، ان کی سوچ وفکر نکھری ہوئی ہوتی ہے لیکن ان کو اپنی زندگی میں بار بار انقلابات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اوران کی خوشیاں اور راحتیں طویل المدت نہیں ہوتیں، خوشیاں اور راحتیں ان کے ساتھ دیر تک وفا نہیں کر پاتیں۔ ۷ عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دارومدار ان دوستوں پر منحصر ہوتا ہے اگر انہیں اچھے دوست نصیب ہوجاتے ہیں تو ان کو سکون کی دولت مل جاتی ہے اوراگر ان کا سابقہ برے دوستوں سے اور منافق قسم کے لوگوں سے پڑ جاتا ہے تو ان کی زندگی میں ایک طوفان برپا ہوجاتا ہے اوران کی کشتیٔ حیات اس طوفان میں ہچکولے کھانے لگتی ہے۔

۷ عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے، ان میں سوچ وفکر کا مادّہ ہوتا ہے اوراس مادّے کی بنا پر یہ لوگ کوئی آفت پر اپنا راستہ بدل دیتے ہیں، لیکن کئی بار راستہ بدلتے وقت یہ غلطی کر بیٹھتے ہیں اورآسمان سے گر کر کھجور کے درخت میں لٹک جاتے ہیں، اس لئے بے شمار خوبیوں کے امین ہونے کے باوجود یہ خوشیوں اور راحتوں سے محروم ہی رہتے ہیں اوران کی زندگی میں ہمیشہ ایک ادھورا پن سا باقی رہتا ہے، یہ کئی بار اپنی غفلت، اپنے تساہل اور اپنی خواہ مخواہ کی ہچکچاہٹ کی وجہ سے بھی اچھی منزلوں سے دور رہ جاتے ہیں اور کامیابیاں ان سے خفا ہوکر دور چلی جاتی ہیں، بدگمانی اور تعلقات کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے یہ اپنی شخصیت کو پامال کردیتے ہیں اوراپنی محنت کو بھی رائیگاں کردیتے ہیں، ان کے اچھے دوست ان سے دور ہوجاتے ہیں اوران کو بار بار اکیلے پن کا صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۷ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے اندر صبر وضبط کا مادّہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی کو پسند کرتے ہیں، آپ کو محفلوں اور ہنگاموں سے وحشت ہوتی ہے، آپ صرف ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں جو سنجیدگی اور تہذیب کی آئینہ دار ہوتی ہیں، آپ چھچھورپن سے ہمیشہ بیزار رہتے ہیں اور گندے مذاق سے بھی آپ کو سخت نفرت ہے، آپ اپنی زندگی میں بار بار بے جا اختلافات کا شکار ہوتے رہیں گے لیکن بذات خود آپ امن اور عافیت پسند ہیں۔ آپ کے اندر بے شمار خوبیاں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کے اندر ایک طرح کی پست ہمتی اور احساس کمتری ہے، اس لئے آپ بروقت اقدام کرنے سے محروم رہتے ہیں اوران خوشیوں سے بھی محروم ہوجاتے ہیں جو آپ سے وابستہ ہونے کے لئے بے قرار تھیں۔

دوسروں پر تنقید کرنا آپ کی فطرت ہے اوراپنی اس فطرت کی وجہ سے آپ اکثر اچھے دوستوں کو گندا کردیتے ہیں، آپ کے مزاج میں ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی بھی اکثر آپ کے لئے نئے نئے مسائل کھڑے کرتی ہے اورآپ کو دوستوں اور دشمنوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے، حساس ہونا بری بات نہیں لیکن حد سے زیادہ حساس ہونا اور دوستوں سے جلد بدگمان ہوجانا ایک عیب ہے اور اس عیب سے پیچھا چھڑا لینا آپ جیسے اچھے لوگوں کے لئے بہت ضروری ہے، ورنہ زندگی میں دوریوں کے سوا کیا بچے گا اوراحباب واقارب سے یہ دوریاں ایسا صدمہ ہیں جو انسان کو تڑپاتا ہے اورانسان کے پاس غم جدائی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

آپ کی مبارک تاریخیں : ۷، ۱۶ اور ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی، آپ کا لکی عدد ۳ ہے، ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون وراحت کا باعث بنیں گی، آپ کی دوستی اور تعلقات ان لوگوں سے خوب جمیں گے جن کا عدد ۲ اور ۶ ہو۔ ۴، ۵ اور ۸ اعداد آپ کے لئے عام سے اعداد ہیں، یہ اعداد نہ آپ کے لئے مضر ثابت ہوں گے اور نہ ہی مفید۔ یہ حالات کے ساتھ ساتھ اپنا اثر دکھائیں گے، ان اعداد کو لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ ہی قابل ذکر نقصان۔

ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتوں سے اگر آپ دور ہی رہیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ عدد غداری، حادثوں اور ایکسیڈنٹ کا عدد ہے۔ اس عدد کے لوگ بے اطمینانی، ذہنی پراگندی اور مسلسل کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۶ ہو اگر وہ جھیل، سمندر یا کسی نہر کے قریب اپنی رہائش گاہ رکھیں تو ان کے حق میں سودمند ہو۔ ایسے لوگوں کو کہ جن کا مرکب عدد ۱۶ ہو، الکوحل کے بنے ہوئے تمام مشروبات سے پرہیز

رکھنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات ان لوگوں کی جسمانی صحت وتندرستی کے لئے تباہ کن ثابت ہوتے ہیں اوران کو نئی نئی بیماریوں میں مبتلا کرتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں : ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، اپنے خاص کاموں کے لئے بدھ کو اہمیت دیں، جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے اہم ہیں۔ اپنے مخصوص کاموں کے لئے آپ جمعہ اور اتوار کو بھی فوقیت دے سکتے ہیں، البتہ پیر (سوموار) کے دن اپنے خاص کاموں کو انجام دینے سے پرہیز رکھیں۔ ہیرا، یاقوت اور پکھراج آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کو باذن اللہ فائدہ پہنچائیں گے اور بحکم خداوندی آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لانے کا ذریعہ بنیں گے ان میں سے کسی بھی پتھر کو چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ پتھر کا وزن کم سے کم ۴ رتی اور چاندی کا وزن زیادہ سے زیادہ ساڑھے چار ماشہ ہو۔

جنوری، فروری، جولائی اور اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی حصے میں امراض بازو، امراض کمر، پھیپھڑوں کے امراض، پٹھوں کا درد، جوڑوں کا درد، ہڈیوں کی تکالیف، اعصابی تناؤ کی شکایت ہوسکتی ہے، آپ کو پھلوں کا جوس بطور خاص فائدہ پہنچائے گا وقتاً فوقتاً پھلوں کے جوس کا استعمال کرتے رہیں، انشاء اللہ آپ کی صحت پر خوشگوار اثر پڑے گا اور آپ تندرست رہیں گے۔

آپ کے نام میں ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۳۵۹ ہیں، اگر ان اعداد میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی جمع کرلئے جائیں تو کل اعداد ۴۲۵ ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا اور آپ کے لئے ترقیوں اور کامیابیوں کا ذریعہ بنے گا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۸	۱۱۲	۱۰۹	۱۰۶
۱۱۰	۱۰۵	۹۹	۱۱۱
۱۰۴	۱۰۷	۱۱۴	۱۰۰
۱۱۳	۱۰۱	۱۰۳	۱۰۸

آپ کے مبارک حرف ک اور ق ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔

آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے، آپ کانوں کے اور پیٹ کے بہت کچے ہیں، آپ لوگوں کی باتوں میں بہت جلد آجاتے ہیں اور بہت آسانی سے گمراہ ہوجاتے ہیں، آپ اپنے کسی راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، کسی اور کا راز محفوظ رکھنا تو آپ کے بس سے باہر ہے، اپنے رازوں کو طشت از بام کرکے آپ بار بار نقصان اٹھائیں گے اور آپ کو بار بار ندامت اور شرمندگی سے بھی دوچار ہونا پڑے گا، غیر معمولی خساروں سے بچنے کے لئے آپ کو اپنے رازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں : نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر، پراسراریت، جذبۂ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں : بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، مایوسی، تنقید، پیٹ اور کانوں کا کچا پن وغیرہ۔

ہر انسان میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی، لیکن اس دنیا میں اچھے لوگ وہ مانے جاتے ہیں جن میں خامیوں کے مقابلے میں خوبیاں زیادہ ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے کنارہ کش ہونے کی کوشش کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۳	۶	۹۹
۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی گھریلو زندگی میں بھی اپنے خیالات بہتر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کریں اور اپنے گھریلو مسائل پر اپنی گرفت مضبوط رکھیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی پرواہ نہیں کرتے اور آپ کی یہ فطرت آپ کی شخصیت کے حسن کو پامال کرتی ہے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ پر جوش ہیں، لطیفہ گوئی آپ کی فطرت ہے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا آپ ہنر جانتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۴ اور ۵ موجود نہیں ہیں، ۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ روز مرّہ کے کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ بنتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ اس لاپرواہی کی وجہ سے آپ کے کئی کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ پاتے اور ان کاموں کا ادھورا پن آپ کے لئے اذیت دہ ثابت ہوتا ہے۔

۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ گھریلو زندگی میں کبھی کبھی لاپرواہی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں، جس کی وجہ سے آپ کے گھر کا نظام اتھل پتھل ہوجاتا ہے اور اہل خانہ کو بے چینی اور اضطراب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۶ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کو فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی ہے اور آپ آرٹ کو بھی بہت پسند کرتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل اور انصاف کو ملحوظ رکھتے ہیں، کسی کے ساتھ بھی ناانصافی آپ کو برداشت نہیں ہوتی۔

۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنے کاموں میں منظم نہیں رہتے، کبھی کبھی سستی اور کاہلی آپ کو اہم کاموں سے روک دیتی ہے، آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے تمام کاموں میں اپنی دلچسپی کو بہر حال برقرار رکھیں، اور پیسوں کے معاملے میں بھی آپ کو بیدار اور چوکنا رہنا چاہئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ کا عدد دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر تخلیقی استعداد حد سے زیادہ موجود ہے، آپ اکثر جذباتی ہوجاتے ہیں، جب کہ آپ کو اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں آپ لوگوں کی مدد کرتے ہوئے ہیں بھی اکثر کنٹرول سے باہر ہوجاتے ہیں اور دل پھینک قسم کے انسان بن جاتے ہیں، یہ بے جا سخاوت آپ کے لئے نقصان دہ بنتی ہے۔ مدد اور تعاون کے سلسلہ میں بھی ہر انسان کو راہ اعتدال سے اِدھر اُدھر نہیں ہونا چاہئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک ادھورہ پن ہمیشہ رہےگا، آپ کی خواہشات اور آپ کی ضروریات کبھی مکمل نہیں ہوسکیں گی۔

آپ کا فوٹو آپ کے اندر کی کشمکش کو واضح کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ ہر وقت سوچ وفکر میں مبتلا رہتے ہیں اور آپ ایسے کرب میں مبتلا ہیں جو آپ کو کبھی چین سے نہیں رہنے دیتا۔

آپ کے دستخط سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ خود کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی اصل حقیقت لوگوں پر عیاں بیاں نہ ہوسکے لیکن آپ کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔

یہ کالم آپ کے لئے ایک مکمل رہنمائی ہے، اس کو پڑھ کر اپنی شخصیت کو نوک پلک کو درست کرنے میں آپ کو آسانی رہےگی اور آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر کر سامنے آئےگی، بشرطیکہ آپ کو خود کو سنوارنے کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔

قسط نمبر:۲۳

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

کیا آپ جیلان کے رہنے والے ہیں ایک نوجوان عبدالقادر کو جانتے ہیں۔'' اس نے لقمہ توڑتے ہوئے کہا۔

''میرا ہی نام عبدالقادر ہے۔'' میں نے عجمی نوجوان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

میری بات سنتے ہی اس کے ہاتھ سے کھانے کا لقمہ چھوٹ کر زمین پر گر پڑا اور چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔

ابھی میں اس کی بدلتی ہوئی کیفیت پر حیران ہی ہو رہا تھا کہ نوجوان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اپنے ہم وطن کی یہ بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر میں نے بھی کھانا چھوڑ دیا۔

وہ نوجوان بہت دیر تک سکوت کے عالم میں بیٹھا رہا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔

''تم نے کھانا کیوں چھوڑ دیا؟ خیریت تو ہے؟'' میں نے مضطرب ہو کر نوجوان سے پوچھا۔

''اب یہ روٹی میرے حلق سے نہیں اتر سکتی میں تمہارا مجرم ہوں۔'' شدید رقت کے سبب نوجوان کو گفتگو کرنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔

''تم کس جرم کی بات کر رہے ہو؟ مجھے بھی تو کچھ بتاؤ۔'' نوجوان کے بہتے ہوئے آنسوؤں نے میرے اندر بھی اضطرابی کیفیت پیدا کر دی تھی۔

''میرے بھائی! یقین کرو کہ میں تمہیں بہت دنوں سے تلاش کر رہا ہوں۔'' نوجوان نے روتے ہوئے کہا۔ ''جب میں بغداد آیا تھا تو میرا ذاتی خرچ بھی موجود تھا مگر تمہاری جستجو نے اتنا طول کھینچا کہ ساری رقم صرف ہو گئی۔ تین دن سے میں نے کچھ نہیں کھایا تھا۔ مجبوراً آپ کی امانت میں سے کچھ رقم لے کر یہ چیزیں خریدیں اور پیٹ کی آگ بجھانے بیٹھ گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی یہ آپ ہی کا کھانا ہے۔''

میں حیرت سے عجمی نوجوان کی طرف دیکھنے لگا۔ ''کیسی امانت؟'' میں تمہاری بات کا مفہوم نہیں سمجھا۔

''جب میں جیلان سے رخصت ہو رہا تھا تو آپ کی والدہ محترمہ نے مجھے آٹھ دینار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ رقم میرے بیٹے عبدالقادر تک پہنچا دینا۔'' نوجوان نے امانت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر افسوس! میں اس راستے میں ثابت قدم نہ رہ سکا، تین دن کی فاقہ کشی نے مجھے خیانت پر مجبور کر دیا۔'' یہ کہہ کر نوجوان ہچکیوں سے رونے لگا۔ ''اللہ میرے اس گناہ کو معاف فرمائے۔''

میں بہت دیر تک اسے تسلیاں دیتا رہا، پھر جب اس نوجوان کی حالت سنبھلی تو ہم دونوں نے باقی کھانا کھایا اور رزاق عالم کا شکر ادا کیا۔ رخصت ہوتے وقت میں نے چار دینار اسے دیدیئے کہ وہ میری ہی طرح غریب الوطن بھی تھا اور مجبور بھی۔

☆☆☆

اسی طرح شیخ ابو محمد عبداللہ جبائی ؒ کا بیان ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا۔

ایک دن میں کسی ویران مقام پر بیٹھا اپنا سبق یاد کر رہا تھا کئی وقت کی فاقہ کشی کے سبب بار بار میری آنکھیں دھندلی ہو جاتی تھیں اور سر چکرانے لگتا تھا۔ ناگہاں ایک صدائے غیبی سنائی دی۔

عبدالقادر! کب تک بھوکا رہے گا؟ جا کسی سے قرض لے لے تاکہ تجھے علم حاصل کرنے میں دشواری پیش نہ آئے۔''

''میں اپنے وطن سے بہت دور ہوں جہاں میرا کوئی شناسا نہیں پھر مجھے کون قرض دے گا؟'' میں نے اس غیبی آواز کے جواب میں کہا۔

''جس نے تجھے اس ویرانے میں پکارا ہے وہی تیرے قرض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ اطمینان سے اپنا کام کر!''

دوسری بار صدائے غیبی سن کر میں ایک نان بائی کے پاس پہنچا اور اس سے کہا۔ "بھائی! مجھے روزانہ ڈیڑھ روٹی قرض دے دیا کرو۔ اس شرط پر کہ مجھے کہیں سے کچھ رقم مل گئی تو میں تمہارا سارا قرض ادا کردوں گا اور اگر اس دوران مرجاؤں تو مجھے معاف کردینا۔"

میری بات سن کر نان بائی رونے لگا۔ "آپ کا جتنا جی چاہے میری دوکان سے لے جایا کریں۔"

پھر میں نان بائی کی دوکان سے روزانہ ڈیڑھ روٹی لے آتا۔

آخر جب مجھے اسی طرح قرض کی روٹی کھاتے ہوئے مدت گزرگئی تو ایک دن بڑی شدت سے یہ خیال آیا۔

"عبدالقادر! تو کب سے قرض لئے جارہا تھا مگر ادائیگی کی کوئی صورت نہیں۔"

اس خیال سے مجھے بڑی شرم آئی اور میں اس روز نان بائی کی دوکان پر نہیں گیا۔

دوسرے دن مجھے پھر وہی صدائے غیبی سنائی دی۔ "جب ہم نے تمہارے قرض کی ادائیگی کا ذمہ لے لیا تھا تو پھر اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی؟"

"نان بائی کے سامنے بار ندامت سے میرا سر نہیں اٹھتا، اب میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔"

"مگر قرض ادا کرنے تو جانا ہی پڑے گا۔" غیبی آواز نے مجھے مخاطب کیا۔

"قرض کہاں سے ادا ہوگا؟" میں نے حیران ہوکر کہا۔

"زمین وآسمان میں سارے خزانے اللہ کے ہیں اور وہی تمہارا قرض ادا کرے گا، فلاں مقام پر چلے جاؤ اور وہاں تمہیں جو کچھ ملے اس سے نان بائی کا سارا حساب بے باق کردو۔"

آخر میں حیرت میں ڈوبا ہوا اس ویران مقام پر پہنچا جس کی طرف صدائے غیبی نے اشارہ کیا تھا۔ قدرت نے ایک بار پھر میری دستگیری فرمائی تھی، وہاں زمین پر سونے کا ایک چمکتا ہوا ٹکڑا اس طرح پڑا تھا جیسے وہ میرا ہی انتظار کررہا ہو۔ میں نے اس ٹکڑے کو اٹھالیا اور پھر نان بائی کے حوالے کردیا۔

نان بائی نے محبت سے مسکراتے ہوئے دیکھا۔ "میاں! اتنی کیا جلدی تھی؟"

شیخ ابومحمد عبداللہ جبائی کی روایت ہے، حضرت غوث اعظمؒ نے فرمایا۔

اہل بغداد کی ایک جماعت علم فقہ میں مشغول تھی، جب اناج کٹنے کے دن آتے تو طالب علموں کی یہ جماعت "یعقوبا" کے نام کے ایک گاؤں میں چلی جاتی اور مقامی باشندے علم کی سرپرستی کے طور پر اس جماعت کو کچھ غلہ دیدیتے۔ ایک باران لوگوں نے مجھے بھی اناج حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ میں اس وقت کم عمر تھا اس لئے ان کے ساتھ چلا گیا۔

اسی گاؤں میں ایک نہایت عابد وزاہد بزرگ شریف یعقوبیؒ رہتے تھے، مجھے ان کی زیارت کا شوق ہوا اور میں سارے کام چھوڑ کر بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو بہت سے لوگ شیخ کے حلقے میں موجود تھے، میں بھی خاموشی سے ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔ شیخ شریف یعقوبیؒ مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے رہے۔ بظاہر وہ سیدھی سادی بات کہتے مگر ہر شخص اپنی علمی اور ذہنی صلاحیت کے مطابق مفہوم اخذ کرتا، یہی شیخ کی تقریر کا کمال تھا، آخر مجلس ختم ہوئی اور تمام لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے مگر میں شیخ کے سامنے کھڑا رہا۔

"نوجوان! کیا کوئی سوال باقی رہ گیا ہے؟" شیخ نے مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ "بیٹھ جاؤ!"

میں نے شیخ کے حکم پر عمل کیا۔

"اب کہو! کیا چاہتے ہو؟"

"میں نے آپ کی تقریر سنی مگر وہ تمام اہل مجلس کے لئے تھی، میری خواہش ہے کہ شیخ مجھے کوئی خاص نصیحت فرمائیں۔"

شیخ شریف یعقوبیؒ نے بہت غور سے میری طرف دیکھا، پھر نہایت پرجلال لہجے میں فرمایا۔

"طالبان حق کسی غیر کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔"

یہ سن کر میرے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا، مجھے یوں محسوس ہوا جیسے شیخ کی روشن آنکھوں پر اس گاؤں میں میرے آنے کا مقصد ظاہر ہوگیا ہو۔ شریف یعقوبیؒ کی نصیحت کے بعد نہ میں کسی مقام پر گیا اور نہ میں نے کسی

سے سوال کیا۔

☆☆☆

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنی طالب علمی کے زمانہ میں اساتذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر بیابانوں اور خرابوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا موسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مطالعہ جاری رکھتا تھا۔ اس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور معمولی کپڑے کا جبہ پہنتا تھا۔ کئی کئی دن دن فاقے سے گزر جاتے، پھر دریائے دجلہ کے کنارے اگنے والی ترکاریاں کھا کر شکم کی آگ سرد کرتا، کبھی کبھی یہ ترکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں کیوں کہ بھوک کے مارے ہوئے دوسرے فقراء بھی ادھر کا رخ کرلیا کرتے تھے، ایسے مواقع پر مجھے شرم آتی تھی کہ میں درویشوں کی حق تلفی کروں۔ مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مطالعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔

حضور غوث اعظمؒ اپنے اسی زمانہ طالب علمی کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ''میں زمانہ کی جن سختیوں سے دوچار ہوا، انہیں برداشت کرتے کرتے پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔ یہ تو اس ذات بے نیاز کا کام ہے کہ میں بعافیت ان خارزاروں سے گزر گیا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ذی الحجہ ۴۹۶ھ میں علم قرأت، علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم کلام، علم نعت، علم ادب، علم نحو، علم عروض، علم مناظرہ، علم تاریخ اور علم انساب کی تکمیل کی۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال تھی، یہ بھی حضرت غوث اعظمؒ کی ایک زندہ کرامت ہے، اگر لوگ اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆

پھر جب آپ نے فتویٰ دینا شروع کیا تو علمائے ظاہری کی صفوں میں ہلچل سی مچ گئی۔ ''چھبیس سالہ نوجوان علم شریعت کی گہرائیوں کو نہیں سمجھ سکتا۔'' ایک دنیادار بوڑھے عالم نے کہا۔ انہیں حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی نوجوانی سے شکایت تھی، وہ علم کو عمر کی زیادتی سے مشروط کرنا چاہتے تھے۔

پھر ان دنیادار علماء نے حضرت غوث اعظمؒ کے خلاف ایک محاذ بنالیا۔ شرعی مسائل کا حل پیش کرنا کار طفلاں نہیں ہے۔ عبدالقادر نے فتویٰ دینے کا اجازت نامہ کس سے حاصل کیا۔''

جب عقیدت مندوں نے حضرت غوث اعظمؒ سے یہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ''میرے اساتذہ میرے علم سے مطمئن ہیں اور ان کا اطمینان ہی میرا اجازت نامہ ہے۔''

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے تمام اساتذہ درویش اور گوشہ نشین تھے، انہیں دربار خلافت میں تقرب حاصل نہیں تھا، اس لئے دنیادار علماء ان فقراء کی علمی حیثیت کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں تھے۔

پھر نہایت زور وشور سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خلاف ایک مہم چلائی گئی۔

''یہ نوجوان اس وقت تک فتویٰ دینے کا اہل نہیں، جب تک وہ بغداد کے نامور علماء سے اجازت نامہ حاصل نہ کرلے۔''

اجازت نامہ حاصل کرنے کی ایک ہی شرط تھی کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ ان علماء کے سامنے پیش ہوکر امتحان کے مرحلے سے گزریں۔

حضرت غوث اعظمؒ پہلے ہی ویرانوں اور جنگلوں میں رہنا پسند کرتے تھے، علماء ظاہری کا یہ انداز دیکھا تو آپ کا دل مزید اچاٹ ہوگیا۔ آپ بغداد چھوڑ کر دوبارہ انہی بیابانوں میں واپس چلے جانا چاہتے تھے۔ مگر بعض عقیدت من نے عرض کیا۔

''لوگ آپ کے اس طرز عمل کو بہانہ بنالیں گے۔''

''مجھے اللہ کے راستے میں کسی کی پرواہ نہیں ہے۔'' حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا۔ ''اہل دنیا جو چاہیں کریں۔''

عقیدت مندوں کا اصرار بڑھتا رہا، آخر غوث اعظمؒ علماء بغداد کے سامنے ایک طالب علم کی حیثیت سے حاضر ہوئے اور امتحان کے مرحلے سے گزرنے کے لئے تیار ہوگئے۔

علمائے ظاہری مسرور و مطمئن تھے کہ ایک نوجوان نے ان کے جلال وجبروت کے سامنے سر جھکا دیا تھا اور حضرت غوث اعظمؒ کے عقیدت مند پریشان مضطرب تھے کہ کہیں انہیں علمائے بغداد کے سامنے خفت وشرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

آخر امتحان کی ساعت آپہنچی، تمام علماء بغداد جنہیں حضرت شیخ عبدالقادرؒ کے فتویٰ دینے پر اعتراض تھا، ایک بڑی عمارت میں جمع

ہوئے۔ بہترین لباس زیب تن کئے سروں پر عمامے سجائے، پیشانیوں پر نمود ونمائش کی لکیریں اور آنکھوں میں حلم وآگہی کا خمار۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک معمولی کپڑے کا جبہ پہنے کمرے میں داخل ہوئے، بلند آواز میں حاضرین کو سلام کیا اور نظریں جھکائے اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔ حضرت غوث اعظمؒ کی یہ نشست عین علماء بغداد کے سامنے تھی۔ دنیا دار علماء نے بہت غور سے حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی شخصیت کا جائزہ لیا، پھر انہیں یقین آگیا کہ یہ نوجوان علم کے سمندر کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہوسکتا۔

کچھ دیر تک مجلس پر گہرا سکوت طاری رہا، پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جھکی ہوئی نظریں اٹھائیں اور بہت نرم لہجے میں فرمایا۔ ''حضرات! میں اس قابل تو نہیں ہوں کہ کسی امتحان سے گزر سکوں، مگر جب رسم دنیا یہی ٹھہری ہے تو پھر بسم اللہ!'' یہ کہہ کر حضرت غوث اعظمؒ نے امتحان لینے والے علماء کو بہت غور سے دیکھا۔

بس ایک نظر کی بات تھی، سب کچھ زیروزبر ہوگیا، علمائے بغداد نے محسوس کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے نظر ملتے ہی ان کے اندر ایک انقلاب سا برپا ہوگیا ہے مگر وہ اس انقلاب کو کوئی نام دینے سے قاصر تھے۔

''حضرات! آپ سوال کیجئے۔'' حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک سائل کے انداز میں علماء بغداد سے عرض کیا۔ ''آپ کو میرے علم کے کس پہلو پر شک ہے، اس کا اظہار فرمایئے، عالم الغیب چاہے گا تو آپ کے سارے شکوک وشبہات دور فرمادے گا کہ ہر حال میں وہی اپنے بندوں کا مشکل کشا اور کارساز ہے۔''

جو علم اپنی ذات کی خوشنودی اور نام ونمود کی غرض سے حاصل کیا گیا تھا، اس کے سارے دفتر لپیٹ دیئے گئے تھے۔ علمائے بغداد حضرت غوث اعظمؒ سے کیا سوال کرتے؟ ان میں تاب گویائی ہی کہاں باقی رہی تھی؟ ساری زبانیں گنگ ہوکر رہ گئی تھیں۔ امتحان کیا لیتے کہ خود ان کے دماغ تاریک ویرانوں میں تبدیل ہوگئے تھے اور ان ویرانوں میں بے خبری کی خاک اڑی تھی۔ علماء بغداد کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ ان کی متاع علم اس طرح لٹ جائے گی اور وہ کسی مفلس ونادار کے مانند خالی ہاتھ لئے کھڑے رہیں گے۔ بس ایک نظر کا کھیل تھا، ساری عمر کا سرمایہ برباد ہوکر رہ گیا۔ علمائے بغداد محسوس کررہے تھے کہ کسی نادیدہ ہستی نے چند لمحوں میں ان کا تمام علم سلب کرلیا ہے۔ اسی کیفیت کو حضرت امیر خسروؒ نے اپنے ایک مصرع میں بیان کیا ہے۔

چھاپ تلک سب چھین لی موسے نیناں ملائے کے

(وہ تیری ایک نظر کیا تھی کہ جس نے میرے ماتھے سے بت پرستی کی تمام نشانیاں مٹاڈالیں)

یہ اس مشہور زمانہ منقبت کا مصرع ہے جو حضرت امیر خسروؒ نے اپنے پیرومرشد محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء کی شان میں کہی تھی۔ اس مصرع میں اہل ایمان کی روحانی طاقت کا ذکر کیا گیا ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ہپناٹزم کے حیرت انگیز کرشمات

ہپناٹزم مجموعہ ہے اس قوت ارادی کا جو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اس قوت کو غیر ارادی طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس کے نتائج بھی دیکھتے ہیں۔ مگر ہم میں سے اکثر کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ہم نے اس قوت کو جزوی طور پر استعمال کیا ہے۔

پہلی مثال: مثلاً جب بھی کوئی بچہ گر جائے اور چوٹ کی وجہ سے تلملانے لگے تو فوراً ہم اسے اٹھا کر اس جگہ کو سہلا کر اس کے رجحان کو منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے کہتے کہ وہ دیکھو گاڑی جارہی ہے۔ یا پرندہ اڑ رہا ہے۔ یا پھر اسے مٹھائی وغیرہ کا لالچ دیتے ہیں اور بچہ جب چپ ہو جاتا ہے۔ کیا اس طرح بچے کی اس چوٹ کی نوعیت بدل جاتی ہے؟ یا مٹھاس کا لالچ اس کے درد کی شدت پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے؟ نہیں! بلکہ آپ بچے کے ذہن کو اس درد کی جانب سے بے بہرہ کردیتے ہیں۔ مگر آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ چوٹ لگی، بچہ رویا بھی، مگر اتنی جلد چوٹ کا احساس کیوں ختم ہوگیا۔ شاید آپ نے یہ بھی سوچا ہو کہ چوٹ ووٹ تو لگی نہیں بچہ محض یوں ہی چلا رہا تھا۔ اسی طرح آپ کو یہ تجربہ کبھی نہ کبھی ضرور ہوا ہوگا کہ رات کے وقت آپ نے کسی سے سانپوں کی کہانی سنی یا کوئی کتاب پڑھی جس میں سانپوں کے زہر کا ذکر ہو۔ پھر آپ اس جگہ سے اٹھ کر کسی دوسرے تاریک کمرے میں گئے۔ آپ کو یکا یک محسوس ہوا کہ یہاں پر سانپ ہے اور آپ ٹھٹک کر سہم گئے ہوں۔ آپ کا سانس تیز ہوگیا ہو اور ممکن ہے کہ ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ بھی آگیا ہو اور پھر آپ نے فوراً بتی روشن کرکے دیکھا ہو بجائے سانپ کے رسی کا ٹکڑا پڑا پایا ہو اور اگر خدانخواستہ اس رسی کے ٹکڑے کے ساتھ کوئی سوئی یا پن لگی ہوتی اور آپ کو چبھ جاتی تو پھر؟ ظاہر ہے کہ کیا ہوتا۔

ہپناٹزم کو سمجھانے کی دوسری مثال

ایک شخص اپنے گھر میں تنہا سو رہا تھا۔ آدھی رات کو وہ یکا یک جاگا اور اسے محسوس ہوا کہ ساتھ والے کمرے میں چور گھسا ہوا ہے۔ اس نے فوراً اپنا پستول نکالیا اور چوکنا ہو کر لیٹ گیا کہ جیسے ہی چور کمرے میں داخل ہوگا، فوراً گولی داغ دے گا۔ مگر جب کافی انتظار کے بعد چور کمرے میں داخل نہ ہوا تو وہ جبراً آہستہ سے اٹھا اور دوسرے کمرے میں جا کر بتی جلائی اور کمرے میں دیکھا مگر کوئی چور کمرے میں نہ تھا۔ اس طرح اس نے یکے بعد دیگرے تمام کمروں کی بتیاں جلا ڈالیں۔ چور نہ ملنا تھا نہ ملا۔ تاہم اس کا دل دھڑ کے جارہا تھا کہ چور کہیں چھپ گیا ہے۔ لہٰذا وہ کافی رات گئے تک جاگتا رہا۔ مگر صبح اس کو معلوم ہوا کہ کچھ نہیں تھا محض وہمہ تھا "ایمیجی نیشن" تھی۔ یعنی ایمیجی نیشن کے سہارے اس نے خود کو یہ یقین دلایا کہ چور وہاں موجود ہے۔ اس طرح اس نے وقتی طور پر خود کو ہپناٹائز کرلیا۔

محبت کے ذریعہ خود کو ہپناٹائز کرنے کی مثال

سب سے زیادہ اجاگر اور اہم مثال خود کو ہپناٹائز (Self Hypnotise) کرنے کی محبت اور نفرت میں ملتی ہے۔ آپ نے ایسے کئی لوگ دیکھے ہوں گے جو محبت میں اس طرح کھوئے کہ دنیا بھلا بیٹھے اور ایسے بھی دیکھے ہوں گے جو کسی سے نفرت کرنے لگے ہوں گے اور باوجود کوشش کے وہ اس نفرت کے بیج کو دل سے نہ نکال سکے۔ نفسیاتی طور پر محبت نام ہے پیاس کا، تجسس کا، جبلت جنسی کا، مگر وہ لوگ جو محبت میں دیوانگی کی حد تک بڑھ جاتے ہیں۔ درحقیقت ذہنی طور پر مفلوج ہو جاتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں وہ اپنے آپ کو ہپناٹائز کرلیتے ہیں۔ انہوں نے ایک شخصیت کو دیکھا، پسند کیا۔ اس کے بعد اس کے حصول کے لئے کوشاں ہوگئے اور دن رات اسی کے بارے میں سوچنے لگے۔ اس کے لاشعور نے اس سے مسلسل تکرار کی کہ وہ بے انتہا حسین ہے۔ تم اس کو حاصل کرو۔ تم اس سے محبت کرتے ہو۔ وہ تم کو نہ مل سکی تو تم پاگل ہو جاؤ گے۔ تمہارا زندہ رہنا دشوار ہو جائے گا۔ وہ اٹھتے بیٹھتے اپنی محبت کا ذکر کرتے ہیں۔ اپنے دوستوں سے اپنے عزیزوں اور رات کی تنہائیوں میں اس کا تصور کیے رات آنکھوں میں کاٹ دیتے

ہیں۔ اور اگر وہ شخصیت ان کی دسترس سے باہر ہے تو پھر ان کی محبت اشتیاق کی حدود سے گزر کر شکست کی حدود میں داخل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جبلی طور پر انسان شکست کا عادی نہیں ہے۔ اس لئے ان کے لئے اس کے حصول کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ اس کا حصول ان کی فتح اور اس کا نہ ملنا ان کی شکست ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ان کا ذہن ان سے مسلسل یہ کہتا رہتا ہے کہ اس کو حاصل کرو ورنہ زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اس کا حصول تمہاری زندگی ہے۔ اگر اس کو نہ پاسکے تو پاگل ہو جاؤ گے۔ ان کے ذہن کی یہ مسلسل تکرار ان کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔ بسا اوقات ایسے لوگ شکست کھا کر شعوری طور پر بھول جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تکرار ان کا لاشعور یہ شکست برداشت نہیں کرتا۔ وہ ان سے مسلسل تقاضا کرتا ہے اور ان کو پاگل ہونے کی دھمکی دیتا رہتا ہے۔ آخر کار ذہن کی تکرار ان کو دیوانگی کی حدود میں لے جاتی ہے۔

نفرت کے ذریعہ خود کو ہپناٹائز کرنے کی مثال

اسی طرح نفرت کے جذبے میں بھی ذہن میں مسلسل تکرار موجود ہوتی ہے۔ ان کا ذہن مقابل شخص کے خلاف مسلسل اکساتا رہتا ہے۔ اس شخص کو ہر فعل برا۔ ہر بات ناقابل برداشت اور نفرت انگیز نظر آتی ہے۔ یہ تمہارا دشمن ہے۔ اس نے تمہارے حق میں کانٹے بوئے ہیں اور یہ تکرار ان کے دماغ کو اس قدر متاثر کرتی ہے کہ باوجود چاہنے کے اس کا تصور ان کے ذہن سے نہیں اترتا۔ ذہن کی اس مسلسل تکرار سے اپنے ذہن کو اس حد تک متاثر کر لینا ہی خود کو ہپناٹائز کرنا کہلاتا ہے۔ یہ ہپناٹزم جزوی ہوتا ہے۔ لیکن دیوانگی کی حد تک پہنچ جائے تو پھر اس کو مکمل ہپناٹزم ہی کہا جائے گا۔ کیونکہ ان کے علاج کے لئے ضروری ہے کہ ان کو دوبارہ ہپناٹائز کیا جائے اور محبت کے ماروں کے لئے ہپناٹزم کا عمل آب حیات ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں کا تجزیہ

ان تمام مثالوں سے ایک بات ثابت ہوتی ہے کہ ذہن کی مسلسل تکرار ہدایت کی وجہ سے جو حالات رونما ہوں ان کو ہپناٹزم سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ سانپ کی جو مثال پیش کی گئی ہے اس پر غور کریں تو مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ کوئی شخص ایسا کوئی واقعہ پڑھتا ہے جس سے اس کا ذہن متاثر ہوتا ہے۔ اور پھر اس واقعہ کے متعلق وہ لاشعوری طور پر سوچنے لگتا ہے۔ کیونکہ اس کا ذہن سانپوں سے متاثر ہوا تھا۔ اس لئے ذہنی طور پر وہ اس کو سانپ سمجھنے پر مجبور تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ اس نے رسی کو سانپ سمجھ لیا تو پھر اس سانپ کا نقشہ اس کے ذہن پر مسلط ہو جاتا ہے۔ ہم اس کو ایمیجی نیشن کے نام سے پکارتے ہیں۔

چنانچہ وہ اپنے تخیل کی مدد سے پسینہ پسینہ کر دیتا ہے کیونکہ وقتی طور پر اس نے اپنے آپ کو ہپناٹائز کر لیا ہے۔ اسی طرح دوسرا واقعہ چور سے تعلق رکھتا ہے۔ مالک مکان نے نیند سے جاگتے ہی کچھ آہٹ سنی۔ فوراً اس کے ذہن میں چور کا خیال پیدا ہوا اور ایک دفعہ جب یہ تصور ذہن میں تقویت پکڑ گیا تو پھر چوروں کے ساتھ وابستہ ہر تصور اس کے ذہن میں ایک فلم کی طرح اس کے ذہن میں چکر لگانے لگا۔ یہاں تک کہ صبح تک اس کا ذہن اس خیال سے متاثر رہا۔ کیونکہ وقتی طور پر اس نے خوفزدہ ہو کر اپنے ذہن کو مفلوج کرایا۔ اس کے بعد ذہن نے مسلسل تکرار شروع کر دی کہ چور موجود ہے ذہن کی اس تکرار نے تخیل کو اور تقویت دی جو یقین کی حد تک بڑھ گئی۔ اس طرح اس نے اپنے آپ کو غیر ارادی طور پر ہپناٹائز کر لیا۔

ہپناٹزم کے ۱۰ عملی تجربات

ہپناٹزم کو لوگ کس کس طرح اور کیسے استعمال کرتے ہیں ذیل میں اس کے کچھ عملی تجربات لکھے جاتے ہیں۔

(۱) سونے والے کے قلبی راز معلوم کرنا: نیند کے عالم میں معمول سے اس کا سب قلبی راز پوچھ سکتے ہیں بعد میں اسے کہہ دیں کہ "جو کچھ آپ سے پوچھا گیا ہے، جاگنے پر آپ کو قطعی یاد نہ ہوگا۔

(۲) کسی شخص پر بے حسی طاری کر دینا: اس کا طریقہ یہ ہے کہ معمول کو خوب غافل کر دیں اور اسے کہہ دیں کہ اس کے بازو میں قوت لامسہ نہیں ہے یا بازو کے کسی مقام پر پنسل سے گول نشان لگا دیں اور کہیں کہ اس مقام کو میں نے سن کر دیا ہے۔ اس مقام پر اب کوئی تکلیف محسوس نہ ہوگی۔ اس کے بعد آپ اس مقام پو سوئی سالم کی سالم چبھو دیں گے تب بھی اس کو درد محسوس نہ ہوگا۔ کسی عضو کا آپریشن کرنا مطلوب ہو تو ایک اور تکنیک برتئے۔ مریض کو گہری نیند میں مبتلا کر کے خالی رومال معمول کے ناک کے قریب لے جائیے اور اسے کہیے کہ تمہیں کلوروفارم سنگھایا جا رہا ہے اب تم بالکل بے ہوش ہو جاؤ گے اور

آدھ گھنٹہ تک مطلقاً بے ہوش رہو گے۔ اس کے بعد معمول یقیناً کلورا فارم کے نشے میں آجائے گا اس حالت میں اس کا چھوٹا بڑا آپریشن آسانی سے ہوسکتا ہے۔

(۳) ٹیلیفون پر ہپناٹائز کرنا: اس مشق کے واسطے ایسے شخص کو تلاش کریں جس پر آپ، پہلی بار عمل کر چکے ہیں۔ معمول سے کہیں کہ ٹیلیفون کا ریسور لگا کر کرسی پر بیٹھ جائے (اگر کھڑا رہے گا تو متاثر ہو کر گر پڑے گا) پھر اسے وثوق سے کہیں کہ ایک منٹ کے اندر اندر وہ گہری نیند میں ڈوب جائے گا۔

(۴) ڈاک کے ذریعہ ہپناٹائز کرنا: اس تجربہ کے لئے کسی ایسے شخص کو منتخب کریں جس پر آپ دو، تین عمل تنویم کر چکے ہیں اور جو آپ سے بہت زیادہ متاثر ہو۔

ایک کاغذ کے ٹکڑے پر جلی حروف سے لکھیں

چند سیکنڈ میں آپ سو جائیں گے۔

تمہارے سر میں گرانی ہے تم سو رہے ہو، تم سو چکے ہو۔

آخر میں اپنا نام جلی حروف میں لکھیں تا کہ آپ کے نام سے متاثر ہو کر وہ فی الفور ہپناٹائز ہو جائے۔

(۵) جانوروں کو متاثر کرنا: جانوروں کی آنکھوں میں گھور کر دیکھئے ،کم از کم پندرہ منٹ تک (مگر یہ مشق وہی کر سکتا ہے جس نے آنکھوں کی مشقوں پر عبور کرلیا ہوگا۔ اس کے بعد اس کے نتھنے پکڑ کر سر نیچے کی طرف کھینچئے اور لمبے لمبے سانس لے کر اس کے کان میں پھونکئے، یہ عمل ۲، ۳ بار کرنے سے وہ جانور آپ کے تابع ہو جائیگا، جدھر آپ جائیں گے وہ آپ کے پیچھے پیچھے دوڑے گا۔ درندوں پر بھی یہ عمل ہوسکتا ہے۔ اگر آپ درندوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پانچ منٹ تک دیکھ لیں گے تو درندہ آپ پر کبھی حملہ نہ کر سکے گا۔ یہ ساری باتیں آنکھوں کی بے پناہ مقناطیسی قوت حاصل کرنے کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

(۶) عرصہ تک غافل رکھنا: معمول پر خوب غفلت طاری کردیں۔ اسے کہہ دیں کہ آپ چار دن رات غفلت کی نیند سوتے رہیں گے اور اس دوران نہ آپ کو بھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ ہی کمزوری ہوگی۔ پھر ہر روز دن میں اسے ۴ بار اسے یہی ہدایت کرتے رہیں کہ تم خواب غفلت میں فلاں دن تک سوتے رہو گے۔ اس دوران نہ بھوک لگے نہ پیاس اور کمزوری بھی نہ ہوگی۔ یقین کیجئے کہ ایسا ہوگا کہ اور معمول مدت معینہ تک بلاشبہ خواب غفلت میں رہے گا اور اسے کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا۔

(۷) وہم پیدا کرنا: آپ کسی کو ہپناٹائز کر کے اسے کہیں کہ جب میں پانچ تک گنوں گا تو آپ آنکھیں کھول دیں گے اور رہیں گے نیند میں ہی! اور پھر آپ اپنے باپ مرحوم یا فلاں مرحوم رشتہ دار کی روح سے ملاقات کریں گے اور اس سے باتیں بھی کریں گے۔ دس منٹ تک آپ اس سے باتیں کریں گے۔ یہ ہدایت دیگر معمول کو جگا دیں۔ آپ اسے واقعی کسی سے باتیں کرتے ہوئے دیکھیں گے اور جس مردہ یا زندہ انسان کا نام آپ نے لیا ہوگا۔ وہ مثالی جسم میں اس کے سامنے ہوگا اور وہ اسے اچھی طرح دیکھ رہا ہوگا اور اگر معمول ہوشیار اور قابل آدمی ہے تو اس کی باتیں بھی آسانی سے سن اور سمجھ سکے گا، مگر جگائیں نہیں، بلکہ معمول کی صرف آنکھیں کھلوا کر ترغیب دیں۔

(۸) منفی وہم: سوئے ہوئے معمول کو ہدایت دیں کہ میں ''جب تین تک گنوں گا تو آپ ویسے تو نیند میں رہیں گے مگر آنکھیں کھول دیں گے اور تم میرا باقی جسم دیکھ سکو گے مگر میرا سر نہ دیکھ سکو گے'' یا اس کے علاوہ اور جو کچھ کہنا چاہیں تو، معمول پر بالکل ویسا ہی اثر پڑے گا اور معمول جاگنے پر فی الواقعہ آپ کا سر نہ دیکھ کر تعجب میں پڑ جائے گا یا خوف زدہ ہو جائے گا۔ اگر معمول خوف زدہ ہو تو اسے تسلی دیں اور پھر آنکھیں بند کرنے کا حکم دیں تا کہ اس کے دل میں پیدا شدہ وحشت حقیقی طور پر جاگنے کے بعد بھی قائم رہے۔

(۹) سونے کے بعد ہدایت دینا: نیند کی حالت میں معمول کی ہدایت دیں کہ جب آپ جاگیں گے تو یہ کام کریں گے! مجھے سلام کریں گے یا مجھے یہ چیز تحفہ میں دیں گے۔ اور جاگنے پر میرے الفاظ آپ کو یاد نہ رہیں گے کہ میں نے آپ کو کیا کہا تھا مگر یہ حکم ضرور مانو گے۔ جاگنے پر معمول یقیناً ویسا ہی کام کرے گا۔

(۱۰) فریب دینا: نیند کے دوران معمول سے کہیں کہ ''میں جلتا ہوا سگریٹ آپ کے جسم سے چھو رہا ہوں جس کی تکلیف آپ کو ضرور ہوگی''۔ اور اور آپ اپنی انگلی کا سرا اس کے جسم میں مس کردیں۔ آپ یقین کیجئے! انگلی کے مس ہونے پر اس کو جلتے سگریٹ کی تکلیف محسوس ہوگی۔ بلکہ جلد پر جلنے کا نشان بھی پڑ جائے گا۔ اسی طرح نیند کے عالم میں معمول کی آنکھیں کھلوا کر اسے تنکا دکھائے اور کہئے کہ یہ شہتیر ہے تو یہ تنکا واقعی اسے شہتیر ہی نظر آئے گا۔

مجرب عملیات ونقوش

تحریر : مخدوم سید تصور عباسی شمسی

ہزاروں تعریفیں اس باری تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے کائنات کی تخلیق فرمائی پھر گوہر نایاب نبی پاک رحمت کی صورت میں عطا فرمایا اس گوہر کے گرد اہل بیت کی شکل میں موتی زینت بنائے۔ ایسے نایاب موتی اور گوہر کسی دوسری امت کو میسر نہ آئے۔ رب باری تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

مابعد صد ہزار تحیات وصلوٰۃ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ وآل محمد پر جن کی بدولت سب سے پہلے خدائے پاک کی حمد کرتا ہوں جس نے کائنات کی ہر چیز کے اندر قوت اور تاثیر عطا فرمائی جو اس کی حکمت، عظمت اور جلال کا اظہار ہے۔

دافع بلیات دشمن کے لئے

۷۸۶

جبرائیل

۹۵۷۴	۹۵۷۷	۹۵۸۱	۹۵۶۷
۹۵۸۰	۹۵۶۸	۹۵۷۳	۹۵۷۸
۹۵۶۹	۹۵۸۳	۹۵۷۵	۹۵۷۲
۹۵۷۶	۹۵۷۱	۹۵۷۰	۹۵۸۲

میکائیل

درج بالا نقش زعفران کے پانی سے ہرن کی جھلی پر لکھیں اور اسے اپنے دائیں بازو پر پہن لیں۔ ان شاءاللہ دفع بلیات و دشمن کے ہر قسم کے حملہ سے محفوظ رہیں گے۔ اگر چاہتے ہیں کہ تاحیات ہر قسم کی آفات و پریشانیوں سے محفوظ رہیں تو سورۃ کوثر کا ورد بعد نماز فجر ۷۸۶ بار کریں۔

برائے وسعت رزق

۴۹۰	۴۹۳	۴۹۶	۴۷۲
۴۹۵	۴۸۳	۴۸۹	۴۶۲
	سُبحانک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ یَاعَلِیُّ ادرِکْنِی		
۴۸۴	۴۸۷	۴۸۵	۴۷۸
۴۹۲	۴۸۷	۴۸۵	۴۹۷

درجہ بالا نقش زعفران کے پانی سے ہرن کی جھلی پر لکھیں اور اپنے پاس محفوظ کرلیں۔ انشاءاللہ غیبی مدد ملے گی۔

خاتمہ جادو سحر

۷۸۶

جبرائیل

۵۵۳۴۹	۵۵۳۵۴	۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۸
۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲	۵۵۳۴۵	۵۵۳۵۸
۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۷	۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱
۵۵۳۶۰	۵۵۳۴۷	۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳

میکائیل

جادو اور سحر کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے درج بالا نقش دو عدد لکھیں ایک نقش لکھ کر اپنے پاس محفوظ کرلیں اور دوسرا نقش گھر کسی ہوا دار جگہ پر لٹکائیں تاکہ یہ نقش ہوا سے ہلتا رہے۔ نوٹ: درجہ بالا نقوش بنانے میں اگر کسی کو مسئلہ پیش آئے تو وہ دیئے گئے نمبروں پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ مکمل رہنمائی کی جائے گی۔

دریا کے کسی بند کا ٹوٹ جانا اتنا خطرناک نہیں جتنا قوموں کے انتشار کا

عبد العزیز

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمایا ہے:
"سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ میں نہ پڑو" (آل عمران: ۱۰۳) جس طرح رسی دو چیزوں کو آپس میں جوڑتی ہے اسی طرح قرآن کریم عظیم دولت ہے جس سے وابستگی اللہ سے وابستگی اور قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔ قرآن کریم سے وابستگی کا مفہوم صرف یہ نہیں کہ اسے اللہ کی کتاب سمجھو اور اس کا کلام جان کر اسے ادب سے چوما جائے اور گھر کے بلند طاق پر اسے سجا کے رکھا جائے بلکہ اس رسی کو پکڑنے کا مفہوم وہی ہے جسے سابقہ آیات میں تقویٰ اور اسلام سے تعبیر کیا گیا ہے کہ تم اگر چاہتے ہو کہ اللہ سے ٹوٹ کے محبت کرو اس کی محبت کا حق ادا کرنے کے لئے دل وجان سے اسے چاہو تو اپنے دل کو اسی سے آباد کرو، اپنی فکری جہتوں کو اسی کی تعلیم کی روشنی میں متعین کرو، زندگی کا ہر فیصلہ اسی کی راہنمائی سے کرو، اس کے ایک ایک حکم کی اطاعت اس طرح کرو، جیسے محبوب کی اداؤں اور احکام کی اطاعت اور قدر کی جاتی ہے۔ ہر وقت اسی کی رضا مندی کے حصول میں لگے رہو اور اس کی ناراضگی سے ہمیشہ لرزاں وترساں رہو۔

اس نے کتاب میں جو قانون شریعت دیا ہے اس کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کما حقہ نافذ کرو اور تمہاری زندگی اور موت اسی اللہ رب العالمین کے احکام کی اطاعت کی آئینہ دار ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ اب جبکہ تم ایک امت بن چکے ہو اس لئے انفرادی طور پر تمہاری اطاعت اور فرماں برداری اس رسی کو پکڑنے کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اب ضروری ہے کہ تم سب مل کر اس رسی کو تھامو، یعنی امت مسلمہ میں باہمی ربط وضبط اس اخلاص اور وفا کا عکاس ہونا چاہئے جس سے معلوم ہو کہ اس امت کا ایک ایک فرد اللہ کی رسی کو اس قدر مضبوطی سے پکڑ چکا ہے کہ اسی کی رہنمائی میں ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ سوچتے ہیں تو اسی کی فکر کے مطابق جیتے ہیں تو اسی کے احکام کے سائے میں اور اسی کی قوت کا سامان بن کر اور مرتے ہیں تو اسی کے حفظ وبقا اور اس کی سربلندی کے لئے۔

ایسی صورت حال میں اس بات کا تصور بھی گناہ ہے کہ امت کی اس مضبوط دیوار میں کوئی دراڑ پڑے، ان میں کسی طرح کی عصبیت سر اٹھائے، یہ قرآن کے دیئے ہوئے اہداف سے ہٹ کر کوئی اور ہدف اپنے سامنے رکھے۔ ان کا ضابطۂ حیات قرآن کے علاوہ کوئی اور ہو کیونکہ یہی وہ ضابطۂ حیات ہے جس نے ان کے صدیوں کے اختلافات کو مٹا کر رکھ دیا ہے۔ یہی وہ اللہ کا عظیم احسان ہے جس نے ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے۔ یہ اختلاف وانتشار کی اس انتہا کو پہنچ چکے تھے کہ تباہی وبربادی کے دہانے پر کھڑے اس میں کودنے ہی والے تھے کہ اللہ کی رحمت نے انھیں سہارا دے کر بچالیا۔

دریا کے کسی بند کا ٹوٹ جانا اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا قوموں کا انتشار خطرناک ہوتا ہے اور ٹوٹے ہوئے بند کو باندھ دینا اتنا مشکل نہیں ہوتا جتنا مختلف قبیلوں اور قوموں کو ایک شیرازے میں پرونا۔ لیکن اللہ کی اس رسی نے اور نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ راہنمائی نے، اللہ کی تائید ونصرت سے وہ کام کر دکھایا جو کسی کے بس کا نہ تھا۔ اب حال یہ ہے کہ کل کے دشمن جو ایک دوسرے کا نام لینے کے روادار نہ تھے اور جو ایک دوسرے کا خون پی کر خوش ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو تباہ کر کے ٹھنڈی سانس لیتے تھے آج آپس میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔

جنگ بدر میں چشم فلک نے یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ میدان جنگ میں جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو باپ ایک طرف تھا اور بیٹا دوسری طرف، چچا ایک طرف تھا تو بھتیجا دوسری طرف بھائی بھائی کے مقابل کھڑا تھا، ماموں بھانجے کا خون بہانے کے لئے بے قرار تھا۔ وہ تمام عربی عصبیتیں، قبیلوں کے انتسابات، حسب ونسب کی رعونتیں سب اسلامی اخوت کے سامنے پامال ہو کر رہ گئی تھیں۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جب قیدیوں کے معائنے کے نکلے تو ایک انصاری صحابی کو دیکھا کہ وہ ان کے حقیقی بھائی کی مشکیں کس رہا تھا۔ تو آپؓ نے انصاری صحابی سے کہا اسے کس کے باندھئے کہیں بھاگ نہ جائے۔ بھائی نے آنکھوں میں آنسو بھر کے کہا مصعب! میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تمہارا خون اس قدر سفید ہو گیا ہے۔ تم میرے بھائی ہو کر میری مشکیں کسوا رہے ہو۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے نہایت تحمل سے جواب دیا کہ تم میرے بھائی نہیں ہو، میرا بھائی وہ ہے جو تمہیں باندھ رہا ہے۔ اسی اسلامی اخوت نے مسلمانوں کو مضبوط قوت میں بدل دیا۔ اسی کا حوالہ دے کر فرمایا جارہا ہے کہ تمہارے اندر یہ حیرت انگیز تبدیلی قرآن کریم سے وابستگی کے نتیجے میں آئی ہے۔ دیکھو اس رسی کو ہاتھ سے چھوٹنے نہ دینا اور آپس میں کبھی الگ الگ نہ ہونا۔ تفرقے کا شکار نہ ہونا۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب تک تم اللہ کی کتاب کی رہنمائی میں اللہ سے اپنا تعلق مضبوط رکھو گے۔



حاجت مند کون

ایک دفعہ ایک شخص حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں پانچ سو دینار لایا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ ان دیناروں کے علاوہ بھی تیرے پاس کچھ ہے۔ اس نے کہا۔ جی ہاں خدا کے فضل سے بہت کچھ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تیری کچھ حاجتیں بھی ہیں؟ اس نے کہا۔ جی ہاں کتنی حاجتیں ہیں جو ابھی تک پوری نہیں ہوئیں۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ پھر ان دیناروں کا مجھ سے زیادہ تو حقدار ہے کہ نہ میرے پاس کچھ ہے۔ نہ مجھے کوئی حاجت ہے۔

برائے شادی دختران

ترقی تجارت حصول مال ودولت

آپ قارئین کے لئے اسمائے الٰہی اور حروف مقطعات کا جو نقش پیش کر رہا ہوں یہ نقش میرا آزمودہ ہے اور نقش اعظم کہلاتا ہے، میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ کوئی نئی چیز پیش کی جائے جو قارئین کی دلچسپی اور فوائد کا سامان مہیا کر سکے یہ نقش کئی فوائد کا حامل ہے، مثلاً شادی دختران، ترقی تجارت، حصول مال ودولت، دفع سحر، حصول فتوحات اور ترقی زراعت کے لئے تیر بہدف کام دیتا ہے۔ آج کے پر آشوب دور میں والدین اپنی لڑکیوں کی شادی کے متعلق بہت پریشانی میں مبتلا ہیں، حروف مقطعات اور اسماء الٰہی کا یہ نقش ان کے لئے عطیہ خداوندی سے کم نہیں ہے۔ کسی عامل سے جو صوم وصلوۃ کا پابند ہو اور حروف ابجد اکبری کی زکوٰۃ کا حامل ہو وہ نقش زعفران سے لکھوالیں ایک نقش لڑکی کے گلے میں ڈال دیں اور دوسرا نقش لڑکی اپنے دوپٹے کے کونے میں باندھ لے۔ اللہ نے چاہا تو لڑکی کا رشتہ بہت جلد طے ہو جائے گا۔ نقش مبارک یہ ہے۔

اس نقش کی پشت پر یہ عبارت تحریر کریں۔ (آلٓمٓ آلٓمٓصٓ آلرٓ، آلمٓرٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ طٰهٰ، طٰسٓمٓ، طٰسٓ، یٰسٓ، صٓ، حٰمٓ، حٰمٓعٓسٓقٓ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرٓ	حمٓ ق	طسٓ	عسق
رحمان	نافع	مالک کافی	احد ملک
کفیل	الله	ملک رب	نحمد ۲۲۲
صٓ ق نٓ	المٓصٓ	طسٓ	حمٓعسٓق

یہ نقش خاص طور پر رجب کو لکھا جاتا ہے یا پھر کسی جمعرات کو بھی لکھ سکتے ہیں۔ ترقی تجارت کے لئے ایک بڑے کاغذ پر یہی نقش موٹے حروف میں لکھ کر دکان میں لٹکا دیں خوب کاروبار چلے گا۔ دفع سحر کے لئے یہی نقش لکھ کر چمڑے میں بند کر کے مریض کے گلے میں پہنائیں۔ بحکم خدا شفا ہوگی، فتوحات کے لئے لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیں ہر جائز کام میں فتح ہوگی۔ زراعت کی ترقی کے لئے ایسے چار نقش بنوائیں اور کھیت کے چاروں کونوں میں دفن کر دیں فصل نقصان سے محفوظ رہے گی۔

فیشن کی دنیا میں

نیلے رنگ کا مقام

نیلا رنگ ہمیشہ سے لڑکیوں کا من پسند رنگ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتنا خوبصورت رنگ ہے کہ ہر رنگت پر بھلا لگتا ہے۔ خواہ آپ کے بالوں کا رنگ سیاہ ہو یا سنہرا، آپ کی رنگت گندمی ہو یا سرخ وسفید نیلے، رنگ کے لئے مختلف شیڈز، آپ کی رنگ پر بہت سجتے ہیں۔

نیلے رنگ کو فیشن کی دنیا میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا رنگ ہے جو تقریباً ہر رنگ کے ساتھ چل جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس رنگ کی ہر چیز استعمال کی جاسکتی ہے یعنی قمیص، شلوار، دوپٹہ، ساڑھی، بلاؤز، اسکاف، شال، جرسی، کوٹ، دستانے اور پرس وغیرہ۔

نیلا اور سفید رنگ

نیلا رنگ سب سے زیادہ سفید رنگ کے ساتھ بھلا معلوم ہوتا ہے سفیدی اور نیلے پن کا ملاپ گرمیوں میں خاص طور پر آنکھوں کو اچھا لگتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں رنگ آنکھوں کو سکون کا احساس بہم پہنچاتے ہیں۔

نیلی قمیص یا ساڑھی پر سفید جرسی یا سفید کوٹ بہت اچھا لگتا ہے۔ سفید قمیص پر نیلا دوپٹہ یا نیلی ساڑھی کے ساتھ سفید رنگ کا پرس یا سفید قمیص پر نیلا اسکارف استعمال کیا جائے تو آنکھوں کو بڑی فرحت محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح نیلی قمیص پر سفید رنگ کے کپڑے سے کوئی کام بنایا جائے تب بھی بہت اچھا لگتا ہے۔ کپڑوں کا انتخاب کرتے ہوئے اگر آپ سفید زمین پر نیلے پھول والے پرنٹ منتخب کریں تو انہیں پہن کر بھی شخصیت کے تاثر میں اضافہ ہوتا ہے۔

نیلا اور سبز

نیلے اور سبز کا امتزاج بہت ہی خوبصورت نظر آتا ہے۔ ان دونوں کو یکجا دیکھ کر اس خنکی کا خیال آتا ہے جو درختوں کے سائے میں پھیلی ہوئی سبز گھاس کے ساتھ مخصوص ہے۔

آپ کی نظر بہت سے ایسے کپڑے گزرے ہوں گے۔ جو نیلے رنگ کا امتزاج ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر سبز زمین پر نیلے رنگ کے ملے جلے تجریدی نقوش، یہ پرنٹ عام طور پر بہت مقبول ہوتے ہیں۔ نیلی قمیص یا ساڑھی پر ہلکے سبز رنگ کی جرسی کوٹ یا شال بہت اچھی معلوم ہوتی ہے، گہری نیلی رنگ کی قمیص پر اگر سبز رنگ سے کپڑے سے کوئی ڈزائن بنایا جائے تب بھی قمیص کا حسن دوبالا ہوجاتا ہے۔

سرخ اور نیلا

سرخ اور نیلا رنگ جب ساتھ پہنے جائیں تو بہت شوخ لگتے ہیں نیوی بلو یا رائل بلو لباس کے ساتھ سرخ رنگ کا پرس استعمال کریں۔ نیلے رنگ کے لباس پر سرخ شال، جرسی اور کوٹ، بہت اچھا لگتے ہیں۔

نیلے رنگ کے ساتھ ارغوانی رنگ بھی خوب چلتا ہے۔ گہری نیلی قمیص پر ارغونی رنگ کی جرسی یا کوٹ بہار دیتا ہے۔

نیلا اور زرد

نیلی اور زرد رنگ ایک ساتھ استعمال کئے جائیں تو خاص طور سے موسم بہار کا تاثر دیتے ہیں۔ نیلے لباس کے ساتھ پیلا اسکارف یا پرس استعمال کریں نیلے لباس پر لیموں کے رنگ کا دوپٹہ بھی بہت اچھا لگتا ہے۔ اس طرح نیلا رنگ کے لباس پر لیموں کے رنگ کی جرسی یا شال بہت بھلی لگتی ہے۔

نیلا اور گلابی

نیلے اور گلابی رنگ کا امتزاج آنکھوں کو پھول کی طرح شگفتگی اور تازگی کا تاثر دیتا ہے۔ گہرے نیلے رنگ کے لباس پر ہلکے گلابی رنگ کی جرسی اور شال بہت اچھی لگتی ہے۔ نیوی بلو ساڑھی کے ساتھ ہلکے گلابی رنگ کا پرس بھلا معلوم ہوتا ہے۔ خاص طور پر چھوٹی بچیوں کے رائل بلو فراک پر گلابی رنگ کا سوئیٹر بہار دیتا ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کے ساتھ گہرا گلابی رنگ بہت سجتا ہے۔

نیلا اور براؤن

نیلے اور براؤن رنگ ایک ساتھ پہنے جائیں تو بہت اچھے لگتے ہیں۔ براؤن لباس پر نیلے رنگ کا پرس اور اسکارف اچھا لگتا ہے۔ مناسب نیلے رنگ کے ساتھ زرد کائی کی رنگت کے جوتے بھلے نظر آتے ہیں۔

نیلے رنگ کی قمیص پر اگر آپ کریم کلر کو استعمال کریں تو لباس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ نیلی قمیص پر کریم رنگ کا دوپٹہ یا کریم رنگ کے پرس، جوتے اور اسکاف بہت اچھا لگتا ہے۔

اگر آپ کو اس بات کا یقین نہ آئے کہ متذکرہ بالا رنگ نیلے رنگ کے ساتھ مل کر اچھا تاثر کس طرح دے سکتے ہیں تو آزما کر دیکھیں۔ نیلا رنگ ہمیشہ خوب صورت رنگ سمجھا گیا ہے۔ اسے پہن کر انسان نہ صرف اپنے آپ کو شگفتہ اور تروتازہ محسوس کرتا ہے بلکہ یہ رنگ انسان کی شخصیت میں ایک انوکھی کشش پیدا کرتا ہے۔ اس رنگ کو اپنائیے اور دوسروں رنگوں کے ساتھ ملا کر استعمال کیجئے۔ لیکن دوسرے رنگ کی ذرا سی بھی تیزی یا ہلکا پن نیلے رنگ کی خوبصورتی کو غارت کردے گا۔

☆☆☆

حق تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی نظر سے کچھ اوجھل نہیں ہوتا

شیخ شبلیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ایک دیوانے کو دیکھا جس کو بازار کے لڑکے پتھر مار رہے تھے اور وہ لہولہان بھاگتا جا رہا تھا۔ میں نے ان لڑکوں جھڑکا کہ اس غریب کو کیوں ستاتے ہو۔ لڑکوں نے کہا "جناب آپ اس معاملہ میں دخل نہ دیں ہم اسے مار کر ہی دم لیں گے کیونکہ یہ بدبخت ہے" میں نے کہا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ بدبخت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب یہ کہتا ہے کہ میں خدا سے باتیں کرتا ہوں اور پھر حق تعالیٰ کو خطاب کر کے عجیب عجیب باتیں کرتا ہے۔

میں نے کہا اچھا ذرا ٹھہرو کہ میں اس سے کچھ باتیں کرلوں۔ چنانچہ میں دیوانے کے قریب گیا دیکھا تو وہ آپ ہی آپ باتیں کررہا ہے اور ہنس ہنس کر کہہ رہا ہے۔ "بس یہ تو نے خوب کیا کہ ان لڑکوں کو مجھ پر مسلط کردیا تاکہ ستائیں" میں نے کہا "تم نے سنا کہ یہ لڑکے کیا کہتے ہیں۔" اس نے میری طرف پلٹ کر دیکھا اور کہا "اے شبلیؒ! پھر پوچھا "یہ لڑکے کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا" کہتے ہیں کہ تم اپنے گمان میں خدا کو دیکھتے ہو اور اس سے باتیں کرتے ہو۔" یہ الفاظ سنتے ہی اس نے جوش وخروش سے ایک نعرہ مارا اور کہا "شبلی قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے اپنی محبت میں مبتلا کیا اور پھر اپنے قریب وبعد کے درمیان انکار رکھا ہے اگر وہ ایک چشم زدن کے لئے بھی میری نگاہوں سے اوجھل ہوجائے تو میں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوجاؤں۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

خیالک فی عینی وذکرک فی فی
ومتواک فی قلبی فاین تغیب

(تیرا حال میری آنکھوں میں ہے۔ تیرا ذکر میری زبان پر ہے اور تیرا مقام میرے دل میں ہے۔ پھر تو کہاں غائب ہوجائے گا اور یہی شعر پڑھتا ہوا بھاگا چلا گیا۔

☆☆☆

☆تعلیم قابل قدر ہے لیکن اس سے کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ یہ انسان کو بولنا سکھاتی ہے لیکن یہ سبق نہیں دیتی کہ کب اور کتنی دیر بولنا چاہیے۔

☆اگر عقلمند اور بے وقوف اسیر محبت ہوجائیں تو ان میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

مجھے ایک برجستہ تقریر کرنے کے لئے تین ہفتے سے زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ (مارک ٹوین)

☆دوستوں کی محرومیوں اور نامرادیوں سے ہر کوئی ہمدردی کر سکتا ہے لیکن ان کی کامیابیوں سے ہمدردی کرنے کے لئے بے حد بلند فطرتی کی ضرورت ہے۔

تبسم فاطمہ

ہندوستان کا قدیم معاشرہ اور خواتین کا استحصال

عورتوں کو انصاف دلانے والی حکومت آخر ہندو عورتوں کو انصاف دلانے کے لئے سامنے کب آئے گی؟

ابھی حال میں چکمنگلور کے قریب مودیگیر شہر میں ایک حادثہ پیش آیا۔ ایک ۲۰ سال معصوم لڑکی دھنیاشری نے خودکشی کرلی۔ خودکشی سے قبل اس نے وہاٹس ایپ پر ایک پیغام بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ میں مسلمانوں کو اس لئے پسند کرتی ہوں کہ ان کے طور طریقے بہت اچھے ہیں۔ پیغام کے وائرل ہونے کے بعد ہندووادی تنظیموں کی طرف سے دھنیاسری پر اس قدر دباؤ بنایا گیا اور ذہنی اذیت دی گئی کہ آخر میں اس نے خودکشی کرلی۔ اس حادثہ سے یہ بات بھی صاف ہوجاتی ہے کہ ہندو عورتیں اس قدر معصوم اور خوفزدہ ہیں کہ وہ اپنے دل کی بات بھی بیان نہیں کرسکتیں۔ یہاں بھی یہ سوال اٹھتا ہے کہ مسلمان عورتوں کو انصاف دلانے والی حکومت آخر ہندو عورتوں کو انصاف دلانے کے لئے سامنے کب آئے گی؟ سرکاری اعداد شمار کے مطابق ۲۰ لاکھ ہندو عورتیں ایسی ہیں جنھیں ان کے شوہروں نے بے دخل کررکھا ہے اور جو آج کی تاریخ میں گھٹن اور اذیت بھری زندگی بسر کررہی ہیں۔ یہ سرکاری اعدادوشمار ہیں، حقیقت اس سے کہیں زیادہ سنگین ہوسکتی ہے۔

ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھانے کی جلد بازی میں اب یہ بھی صاف نظر آنے لگا ہے کہ حکومت کے فیصلوں پر بار بار عدالت عظمیٰ کی تلوار لٹک جاتی ہے۔ عدالت عظمیٰ ابھی بھی گوڈسے کو گاندھی کا قاتل تسلیم کرتی ہے۔ یہاں تک بھی آر ایس ایس کی شکست ہوئی۔ آدھار کارڈ بھی عدالت عظمیٰ کے نشانہ پر ہے۔ سنیما حال میں قومی ترانہ کے تنازعہ کو فرضی حب الوطنی کی سازش قرار دیا۔ عدالت عظمیٰ نہ ہوتی تو مرکزی حکومت کو مدارس کے خلاف اترپردیش شیعہ وقف بورڈ کے چیئرمین وسیم رضوی کے بیان کی ضرورت نہ ہوتی اور ہندوستان کے مدارس دہشت گردی کا الزام لگا کر بند کردئے جاتے۔ سینٹرل اسکولوں میں ہندی سنسکرت پراتھنا کے معاملہ میں عدالت عظمیٰ مرکزی حکومت کو نوٹس جاری نہیں کرتی۔ ذاکر نائیک کے معاملے میں عدالت یہ دریافت نہیں کرتی کہ آپ نے آسارام پر اتنی تیزی کیوں نہ دکھائی۔؟ عدالت عظمیٰ کے انصاف اور وقار کے سامنے حکومت اس حد تک مجبور ہے کہ اس کے پاس ہندو راشٹر کی تعمیر کے لئے ایک ہی راستہ بچا ہے اور وہ ہے ہندوستان پر ہندو آئین یعنی منوسمرتی کو مسلط کرنے کا خواب، لیکن عدالت عظمیٰ کے ہوتے ہوئے یہ خواب سچ ہوتا نظر نہیں آتا۔

ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھانے کی جلد بازی میں اب یہ بھی صاف نظر آنے لگا ہے کہ حکومت کے فیصلوں پر بار بار عدالت عظمی کی تلوار لٹک جاتی ہے

حکومت کے جارحانہ تیوروں کو دیکھتے ہوئے حزب مخالف بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ آر ایس ایس کا برہمنی سماج اب منوسمرتی کو ملک کے آئین کی جگہ بحال کرنا چاہتا ہے۔ حال ہی میں دلت لیڈر جگنیش میوانی نے مودی پر تنقید کرتے ہوئے یہ بیان جاری کیا تھا کہ وہ ایک ہاتھ میں آئین اور دوسرے ہاتھ میں منوسمرتی لے کر حکومت کے پاس جائیں گے اور ان سے دریافت کریں گے کہ ان کی منشا کیا ہے۔؟ منوسمرتی میں عورتوں اور دلتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ بات دلت لیڈر پیریا اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر بھی محسوس کرتے تھے۔ پیریار عورتوں کے استحصال اور دلتوں کے حقوق کو لے بڑی آواز بن کر ابھرے۔ ان دونوں کو اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ آزاد ہندوستان میں بھی برہمنی سماج، منوسمرتی کے سائے میں دلتوں اور عورتوں کو اپنے پاؤں کے نیچے رکھے گا اور کبھی بھی انھیں برابری کا حق

نہیں دے گا۔ منو اسمرتی میں دلتوں اور عورتوں دونوں کی حالت کتوں سے بدتر ہے۔ ہندو پرتھا میں نیوگ ایک ایسی رسم ہے جہاں کوئی برہمن اگر دلت عورت کے ساتھ سنبھوگ اور زیادتی کرتا ہے تو وہ جائز ہے اور اس سے دلت عورت کا شدھی کرن ہو جاتا ہے۔ منو اسمرتی میں عورت کو چنڈال جیسے ناموں سے یاد کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہر ظلم و زیادتی کے باوجود شوہر کا حکم ماننا ہی اس کا دھرم ہے۔ منو اسمرتی کی بنیاد دراصل سورن مردوں کا معاشرہ ہے، یہاں عورتوں کا کوئی مقام نہیں۔ شادی کے، اٹوٹ بندھن کے لئے برہمنی سماج کنیادان جیسی اصطلاح لے کر آیا۔ یعنی عورت اتنی نیچ ہے کہ باپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اس کا دان کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کرے۔ شادی کس طرح کی عورتوں سے کی جائے، اس کے لئے بھی منو اسمرتی میں صاف صاف کہا گیا ہے۔ جو کسی انگ سے کمزور نہیں ہو۔ خوبصورت ہو۔ ہنس یا ہرنی کی طرح ہو۔ جس کے دانت پتلے اور خوبصورت ہوں۔ جسم حسین ہو، ایسی عورت سے شادی کرنا چاہئے۔ شوہر کا حکم نہ ماننے والی عورتوں کے لئے سخت ترین سزائیں یہاں تک کہ ہلاک کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ منو اسمرتی کے مطابق بیٹے کا پیدا ہونا اچھے کاموں کا بدلہ ہے۔ اور بیٹی نرک کی بھاگیدار ہے۔ بیوی کے مرجانے کے بعد مرد دوسری شادی کرسکتا ہے لیکن عورت دوسری شادی نہیں کرسکتی۔ اس کے بارے میں منو اسمرتی میں صاف لکھا ہے کہ ایک بار دان کئے جانے کے بعد عورت کو دوسری بار دان نہیں کیا جاسکتا۔ ایک زمانے میں راجہ رام موہن رائے جیسے آریہ سماجیوں نے عورتوں کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیوں کے خلاف آواز ضرور اٹھائی اور اس کا ایک حد تک فائدہ ضرور ملا کہ ستی جیسی پرتھائیں بند ہوگئیں۔ یہ پرتھائیں منو اسمرتی کا نتیجہ تھیں۔ بال وواہ (بچوں کی شادیاں) جیسی پرتھائیں آج بھی موجود ہیں اور منو اسمرتی کے آئین کے مطابق ہیں۔ ودھواؤں (بیواہ عورتوں) پر ظلم کی تاریخ آج بھی لکھی جارہی ہے کیونکہ برہمن سماج میں ایسی عورتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۷ء کو ڈاکٹر امبیڈکر نے ہندو بھارت کا تانا بانا بننے والی کتاب منو اسمرتی کا دہن سنسکار، کیا تھا۔ ۲۵ دسمبر آج بھی دلتوں کے درمیان منو اسمرتی دہن دیوس کے طور پر منایا جاتا ہے۔ امبیڈکر نے اس تاریخ کو عورتوں کی آزادی کے نام بھی منسوب کیا ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے اپنے ایک انٹرویوں میں کہا تھا کہ منو اسمرتی اس گھٹن کی علامت ہے جس میں ہمیں صدیوں سے غلام بنایا گیا ہے۔ یہ بھی کہا کہ منو اسمرتی ہندو عورتوں کی بدحالی اور زوال کی بھی علامت ہے، اس کتاب کو دفن کرنا ضروری ہے۔

اس میں شک نہیں سینکڑوں برسوں میں منو اسمرتی کو بنیاد بنا کر برہمنی سماج نے دلتوں اور ہندو عورتوں پر ظلم و زیادتی کے پہاڑ توڑے ہیں۔ ہندو سماج نے عورتوں کو کبھی بھی اسلام جیسا درجہ نہیں دیا۔ اس لئے یہ بھی حقیقت ہے کہ آج تعلیم یافتہ ہندو عورتوں کو بھی گھر میں وہ درجہ نہیں مل پاتا، جس کی وہ مستحق ہیں۔ ایک طرف گھر کی گھٹن اور اس گھٹن سے نجات کے لئے آشرموں اور باباؤں کا سہارا۔ ۹۰ فیصد عورتیں سکھ شانتی کی تلاش میں باباؤں کا رخ کرتی ہیں۔ سوامی نتیانند، سنت رام پال، باپو آسارام، بابا گرمیت رام رحیم، سارتھی بابا جیسے سنتوں کے دربار میں ان عورتوں کا جسمانی استحصال ہوتا رہا ہے۔ ابھی دہلی میں رہائش پزیر ایک سنت کا چہرہ بھی بے نقاب ہوا جو آٹھ ہزار لڑکیوں کو اپنے ہوس کا شکار بنا کر بھگوان، بننے کا خواہش مند تھا۔ ہندو معصوم بیٹیوں اور عورتوں کو انصاف دلانے کے لئے میڈیا بھی سامنے نہیں آئے گا۔ آشرم اور ڈیروں میں مذہب کے بہانے ہوس کے پجاریوں کا کھیل اب بھی چل رہا ہے۔

طلاق ثلاثہ پر پارلیمنٹ میں بولتے ہوئے اسد الدین اویسی نے مہذب لب ولہجہ میں میں مودی کو ٹارگیٹ کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھابی کو کب انصاف ملے گا؟ حزب مخالف اور مسلم جماعتیں اگر دور اندیشی سے کام لیں تو بھابھی کو انصاف دلانے کی مانگ کو لے کر سڑکوں پر اترسکتی ہیں۔ یہ آواز چہار طرف سے اٹھتی ہے تو طلاق ثلاثہ پر حکومت کی کاروائی متاثر ضرور ہوگی۔ یہ سوال جائز ہے کہ جب آپ کا اپنا گھر متاثر ہے تو آپ مسلمان عورتوں کو انصاف دلانے کا بہانہ کیوں تلاش کررہے ہیں؟ ہندو عورتوں کی بڑی تعداد گھر سے آشرم اور ڈیروں تک گھٹن کی شکار ہیں۔ مودی کے حملوں کا ایک توڑ یہ ہے کہ مسلم جماعتیں ہندو عورتوں کی حمایت میں سامنے آئیں۔

☆☆☆ ☆☆☆

عفوودرگزر

اُٹھ گیا کیا؟

حافظ وھیب طیب

دونو جوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محفل میں داخل ہوتے ہی محفل میں بیٹھے ایک شخص کے سامنے جا کھڑے ہوتے اور اس کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں:

''اے امیر المومنین یہ ہے وہ شخص جس نے ہمارے باپ کو قتل کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص سے مخاطب ہوئے اور پوچھا، کیا واقعی تو نے ان نوجوانوں کے باپ کو قتل کیا؟

اس شخص نے جواب دیا:

امیر المومنین رضی اللہ عنہ ان کا باپ اپنے اونٹ سمیت میرے کھیت میں داخل ہوا۔ میں نے منع کیا، وہ باز نہیں آیا تو میں نے ایک پتھر دے مارا جو سیدھا اس کے سر میں لگا۔ وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر تو قصاص دینا پڑے گا اور اس کی سزا تو موت ہے۔ اس نے عرض کیا:

اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ اس کے نام سے جس کے حکم سے یہ زمین و آسمان قائم ہیں، مجھے صحرا میں واپس اپنی بیوی بچوں کے پاس جانے دیجئے تاکہ میں انھیں بتا آؤں، میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ ان کا اللہ اور میرے سوا کوئی آسرا نہیں، میں پھر واپس آجاؤں گا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کون ہے جو تیری ضمانت دے گا کہ تو صحرا جا کر واپس بھی آئے گا؟ مجمع پر خاموشی چھا جاتی ہے، کوئی بھی تو ایسا نہیں جو اس کے نام تک سے واقف ہو، قبیلے خیمے اور گھر کے بارے میں جاننا تو بہت دور کی بات ہے۔ اس کی کون ضمانت دیگا؟ کیا یہ دس درہم کے اُدھار، زمین کے ٹکڑے یا کسی اونٹ کے سودے کی ضمانت کا معاملہ ہے نہیں، ادھر تو ایک گردن کی ضمانت دینے کی بات ہے جسے تلوار سے اڑا دیا جانا ہے۔ پھر ایسا کوئی بھی تو نہیں جو اللہ کی شریعت کے معاملے پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اعتراض کرے یا پھر اس شخص کی شفارش کرنے کھڑا ہو جائے؟ محفل میں موجود اصحابؓ پر خاموشی چھا گئی۔ صورت حال سے خود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی متاثر ہیں کیونکہ اس شخص کی حالت نے سب ہی کو حیرت میں ڈال کے رکھ دیا۔ کیا واقعی اسے قتل کر کے اس کے بچوں کو بھوکا مرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے؟ یا پھر اس کو بغیر ضمانت کے واپس جانے دیا جائے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سر جھکائے افسردہ بیٹھے ہیں۔ پھر سر اٹھا کے التجا بھری نظروں سے نوجوان کی طرف دیکھتے اور فرماتے ہیں، ''معاف کر دو اس شخص کو۔'' ''نہیں امیر المومنین! جس نے ہمارے باپ کو قتل کیا ہم اسے معاف نہیں کر سکتے۔ نوجوان اپنا آخری فیصلہ بغیر کسی جھجک کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ پھر مجمع کی طرف دیکھ کر بلند آواز سے پوچھتے ہیں'' اے لوگو! تم میں ہے کوئی جو اس کی ضمانت دے سکے؟''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے زہد و صدق سے بھرپور بڑھاپے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں'' اور فرماتے ہیں میں اس شخص کی ضمانت دیتا ہوں''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ اس نے قتل کیا ہے''۔ ''چاہے قتل ہی کیا ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ اپنا اٹل فیصلہ سناتے ہیں''۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ابوذر دیکھ لو! اگر یہ تین دن میں لوٹ کے نہ آیا تو مجھے تیری جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑے گا!'' ابوذر اپنے فیصلہ پر ڈٹے ہوئے فرماتے ہیں'' اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ پھر اللہ مالک ہے۔

یوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے تین دن کی مہلت پا کے وہ شخص رخصت ہو جاتا ہے۔ تین راتوں کے بعد نماز عصر کے وقت شہر میں الصلاۃ الجامعہ کی منادی گونجتی ہے۔ نوجوان اپنے باپ کا قصاص

لینے کے لئے بے چین ہیں۔ مجمع اللہ کی شریعت کو نافذ ہوتا دیکھنے جمع ہے۔ابوذر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لاتے اور عمر رضی اللہ کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔

''کدھر ہے وہ آدمی؟''ابوذر مختصر جواب دیتے ہیں اور مغربی افق کی جانب دیکھا شروع ہوجاتے ہیں، جہاں سورج ڈوبنے کی جلدی میں ہے۔محفل میں ہو کا عالم ہے اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ آج کیا ہونے جارہا ہے۔بالآخر مغرب سے کچھ لمحات قبل وہ شخص ہانپتا کانپتا آجاتا ہے۔عمر رضی اللہ عنہ اس سے مخاطب ہو کے فرماتے ہیں: اے شخص! اگر تو لوٹ کے نہ بھی آتا تو ہم نے تیرا کیا کر لینا تھا۔یہاں کوئی نہ تو تیرا گھر جانتا تھا اور نہ ہی کوئی تیرا ٹھکانا۔''

آدمی نے جواب دیا: امیر المومنین رضی اللہ! اللہ کی قسم، بات آپ کی نہیں، اس ذات کی ہے جو سب ظاہر و پوشیدہ کے بارے میں جانتا ہے۔دیکھ لیجئے، میں آگیا ہوں، اپنے بچوں کو چوزوں کی طرح صحرا میں تنہا چھوڑ کے، جہاں نہ درخت کا سایہ ہے اور نہ ہی پانی کا نام ونشان، میں قتل کئے جانے کے لئے حاضر ہوں۔مجھے بس یہ ڈر تھا کہ کوئی یہ نہ کہہ دے، اب لوگوں میں وعدہ کا ایفا اٹھ گیا۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے پوچھا: ''آپ رضی اللہ عنہ نے کس بنا پر اس شخص کی ضمانت دی تھی؟'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''اے عمر رضی اللہ عنہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ، اب لوگوں میں سے خیر ہی اٹھالی گئی ہے۔

سیدنا عمر ایک لمحے کے لئے رکے اور پھر نوجوانوں سے پوچھا کہ اب کیا کہتے ہو؟ نوجوانوں نے روتے ہوئے جواب دیا: اے امیر المومنین! ہم اس کی صداقت کی وجہ سے اسے معاف کرتے ہیں، ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ اب لوگوں میں سے عفو و درگزر ہی اٹھ گیا''۔

قارئین! یہ واقعہ سنے کئی دن گزر چکے۔ ہیں اس سوال کے جواب کا متلاشی ہوں کہ ہم بھی تو اسی نبی مہربان ﷺ کے امتی ہونے کا دعوے دار ہیں جس میں عمر رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ اور ان جیسے ہزاروں خوش بخت لوگ شامل تھے۔لیکن ان میں اور ہم میں آخر اتنا فرق کیوں پیدا ہوگیا؟ وہ اپنے ہر فیصلہ سے پہلے اس بات کا لحاظ رکھا کرتے تھے کہ اس پر اللہ اور لوگوں کا ردعمل کیا ہوگا؟ یہی وجہ ہے کہ آج ہندو، سکھ اور یہودی سمیت سبھی اقوام عمر رضی اللہ عنہ کے عدل کو مثال کے طور پر پیش کرتی ہیں لیکن ہم ہیں کہ اپنے ہی بے گناہ بھائیوں کو سرعام موت کے گھاٹ اتارتے دیکھ رہے ہیں۔عدالتیں سزا کے ان مطالبوں پر مبنی مقدمات سے بھری ہیں جو برسوں لوگوں کو اذیت اور عذاب سے دوچار رکھتے ہیں۔وہاں موجود لوگوں کی زندگیاں اور دل نفرت سے بھرے رہتے ہیں۔یہ کیسا نظام عدل ہے جس میں اور جس کے لئے کام کرنے والوں کے دل ہی نہیں ہیں؟

ہمارے لوگوں کو ضرور سر جوڑ کر بیٹھنا چاہئے کہ اسلام اور اسلامی شخصیات کی زندگی کی کہکشاں جو ہمدردی، غم گساری، اور معافی سے بھی ہے ہمارے ہاں بدلے پر تل جانے والے فریق سے معاملات سلیقے اور درگزر کی بنیاد پر سلجھانے اور نمٹانے پر آمادہ کرنے کا نہ کوئی نظام باقی رہا ہے نہ خواہش۔جج اور عدالتیں صرف بے زبان قانون اور کتابوں کا نام نہیں، ان کا بھی تو دل ہوتا ہے اور ان کے اندر بھی روح ہونی چاہئے۔

☆☆☆

خلیفہ ہارون الرشید طوس میں بستر علالت پر پڑا ہوا تھا۔موت اسے گھیرے ہوئے تھی، اس نے اسی مکان میں جس میں وہ ٹھہرا ہوا تھا اپنی قبر کھدوائی۔جب قبر کھد گئی تو چند محافظوں نے قبر میں اتر کر قرآن مجید ختم کیا۔ہارون الرشید نے کہا! لوگوں! گواہ رہنا کہ میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں اور رسول اللہ کی رسالت کا سچے دل سے قائل ہوں۔میں ایک معصیت اور گناہ کا پیکر ہوں جس نے ساری عمر غم غلط کرنے کی کوشش کی۔لیکن میں پھر بھی غم غلط نہ کرسکا۔میں نے بے حد مغموم اور فکر کی زندگی گذاری ہے۔حکومت کے کاموں اور حکومت کی لعنتوں نے مجھے اکثر خدا اور مذہب سے غافل رکھا ہے۔خدا مجھے معاف کرے۔مجھے زندگی کا کوئی دن ایسا یاد نہیں ہے جو میں نے بےفکری کے ساتھ گزارا ہو۔اب میں موت کے کنارے ہوں۔موت تم سب سے مجھے جدا کردے گی۔اور یہ قبر جو اس وقت منہ کھولے سامنے ہے میرے جسم کو نگل لے گی۔یہی ہر انسان کا مال ہے۔لیکن انسان اپنے مال سے میری طرح غافل رہتا ہے۔اس کے بعد خلیفہ نے حکومت کے کے انتظامی معاملات کے کچھ مشورے دیئے اور اس کی زندگی کا چراغ گل ہوگیا۔

آفاقی ہمدردی کا دین اسلام

اسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا رویہ

اسلام محض عقائد اور عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ معمولاتِ زندگی کو احسن طریق سے انجام دینے کے اصول سماجی تعلقات اور رشتوں کے مابین توازن قائم رکھنے کا راستہ بھی بتاتا ہے۔

محمد فتح اللہ گولن

زندگی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی اور سب سے واضح نعمت ہے اور حقیقی اور ابدی زندگی آخرت کی زندگی ہے کیونکہ اس زندگی میں کامیابی ہم صرف اللہ کی ذات کو خوش کر کے حاصل کر سکتے ہیں اسی لئے اس ذات نے ہمارے پاس نبی اور آسمانی صحائف بھیجے۔ اپنی رحمت کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمٰن کی ابتداء ان الفاظ سے کی:

''نہایت مہربان (خدا) نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا''۔ (۱: تا ۴)

دنیاوی زندگی کے تمام پہلو دراصل آنے والی زندگی کا اعادہ ہیں اور ہر مخلوق اسی مقصد کے ساتھ بندھی ہے۔ ہر عمل اور کوشش میں ایک ربط ہے اور ہر کامیابی اللہ کی رحمت کی بدولت ہے۔ بعض فطری واقعات ابتداء میں نا قابل قبول دکھائی دیتے ہیں لیکن ہمیں اسے رحمت خداوندی کے برعکس نہیں سمجھنا چاہئے۔ جیسے سیاہ بادلوں کی گھن گرج جو کہ باران رحمت کا پیش خیمہ ہوتی ہے اسی لئے پوری کائنات اس رب کریم کی ثناخوانی کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ صحرا کے بیچ تازہ پانی کے چشمے کی طرح اور گھپ اندھیرے میں نمودار ہونے والے روشنی کے مینار کی طرح ہے۔ آپ ﷺ کی ذات پاک کی رحمت، ایک جادوئی کنجی کی طرح تھی جس نے زنگ آلود اور کٹھور دلوں کو کھول دیا۔ جو شاید کسی اور سے نہ کھلتے۔ آپ ﷺ ان کے دلوں میں ایمان کی شمعیں فروزاں کیں۔ اللہ کے نبی نے اسلام کی دعوت دی جو سراسر امن وسلامتی کا دین ہے تاہم بعض ماہر بشریات اسے تلوار کا دین کہتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔

اسی طرح یہ بھی انتہائی لازمی امر ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ رحم کا حقدار کون ہے کیونکہ ایک بھیڑئے پر رحم اس کی حیوانیت کو مزید بڑھاتی ہے اور وہ جو کچھ میسر ہو اس پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ اور دوسروں پر مظالم ڈھانے میں ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ درحقیقت رحم کا تصور اس بات کا متقاضی ہے کہ ایسے لوگوں کو شر پھیلانے کے لئے روکا جائے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے جب اپنے صحابہ سے کہا کہ اچھوں اور زیادتی کرنے والوں کی مدد کرو۔ تو صحابہ نے آپ سے اس کی وضاحت کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ: ''آپ ایسے لوگوں (یعنی اچھے لوگوں) زیادتی سے روک کر ان کی مدد کر سکتے ہیں'' اس لئے رحم اس چیز کا متقاضی ہے کہ شر پھیلانے والوں کو وسائل سے محروم کیا جائے یا انہیں بزور روکا جائے۔ بصورت دیگر وہ اختیارات کو ہاتھ میں لے کر اپنی مرضی چلائیں گے۔

اللہ کے نبی کی رحمت ہر مخلوق کے کے لئے تھی۔ آپ جانتے تھے کہ خون کے پیاسے اور وحشی لوگوں کو اختیار دینے کا مطلب ایسے ظلم کو عام کرنے کے برابر ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسی رحمت کی

بنا پر آپ ﷺ نے کوشش کی کہ معصوم لوگ بھیڑیا نما انسان کے حملوں سے محفوظ رہیں: بلاشبہ آپ ﷺ نے کوشش کی کہ ہر ایک ہدایت پانے والا بن جائے اور بلاشبہ آپ کو سب سے زیادہ فکر اسی بات کی تھی۔

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے (اے حبیب مکرم!) تو کیا آپ ان کے پیچھے شدت غم میں اپنی جان (عزیز بھی) گھلادیں گے اگر وہ اس کلام (ربانی) پر ایمان نہ لائے (سورہ کہف:۶)

جب احد میں آپ کو زخم آئے تو آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی ''اے اللہ ان لوگوں کو معاف فرما کیوں کہ یہ نہیں جانتے'' آپ ﷺ کے اپنے شہر مکہ کے لوگوں نے آپ کو اس قدر تکالیف دیں کہ آپ ﷺ مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس کے پانچ برس بعد بھی انہوں نے آپ ﷺ کو چین سے نہ بیٹھنے دیا لیکن اپنی نبوت کے اکیسویں برس فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے جب ان سے سوال کیا کہ'' میں آپ سے کیا سلوک کرنے والا ہوں'' تو انہوں نے بہ یک آواز کہا'' آپ اچھے انسان اور ایک اچھے انسان کے بیٹے ہیں'' تو آپ ﷺ نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا'' جاؤ تم آزاد ہو اور آج تم پر کوئی موخذہ نہیں، تم سب پر اللہ رحم کرے وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے''۔

اللہ کے نبی ﷺ نے اہل ایمان کے ساتھ حد درجہ مہربانی اور شفقت کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

''بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف ومشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگوں!) وہ تمہارے لئے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب وآرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لئے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں (سورۂ توبہ:۱۲۸)

بلاشبہ نبی ﷺ تو اہل ایمان کے لئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہیں۔ (سورہ احزاب:۶)

حتیٰ کہ آپ ﷺ منافقین اور کفار کے ساتھ بھی نرمی اور شفقت سے پیش آتے۔ آپ ﷺ منافقین کو پہچانتے تھے لیکن آپ ﷺ نے ان کی نشاندہی نہیں کی کیوں کہ اس طرح وہ ظاہری طور پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کی بناء پر حاصل ہونے والی شہرت کے مکمل حقوق سے محروم ہو جاتے۔

جہاں تک کفار کی بات ہے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کو یہ شان نہیں دیتا ہے کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیب مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں۔'' (سورۂ انفال)

اس آیت میں ہر دور کے کفار کی طرف ارشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ان لوگوں کو صفحۂ ہستی سے نہیں مٹائے گی جن میں اللہ کے نبی ﷺ کے پیرو کار موجود تھے۔ اس نے قیامت تک توبہ کے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ کوئی بھی شخص خواہ وہ کتنا ہی بڑا گناہ گار کیوں نہ ہو اسلام قبول کر سکتا ہے یا اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ سکتا ہے۔ اسی بنا پر کسی مسلمان کے دل میں کسی کافر سے بغض وعداوت قابل افسوس ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ بچوں پر بھی خصوصی شفقت فرماتے۔ جب آپ کسی بچے کو روتا دیکھتے تو آپ اس کے ساتھ بیٹھ جاتے اور اس کے دکھ میں شریک ہوتے۔ آپ کسی بچے کے لئے ماں کا دکھ اس ماں سے بھی زیادہ محسوس کرتے۔ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا۔ میں جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز کو طول دوں لیکن جب میں کسی بچے کی رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں تا کہ اس ماں کی پریشانی کم کر سکوں۔

نبی پاک ﷺ بچوں کو اپنی باہوں میں لے کر انہیں پیار کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ اپنے نواسے حسنؓ کو پیار کر رہے تھے کہ آ کر ابن حابس نے آپ ﷺ سے کہا'' میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی کو بھی آج تک نہیں چوما'' اللہ کے نبی ﷺ نے جواب دیا ''وہ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا'' ایک اور بیان کے مطابق آپ نے یہ بھی فرمایا'' تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں جب اللہ نے ہی تمہارے دل سے شفقت نکال لی ہو'' تم پر مہربانی کرے گا۔''

ایک مرتبہ جب سعد بن عبیدہؓ بیمار پڑے تو نبی پاک ﷺ ان کے گھر گئے۔

آپ ان کی خراب حالت کو دیکھ رو پڑے۔ آپ ﷺ نے

فرمایا "اللہ تعالیٰ آنسوؤں یا دکھوں کی وجہ سے سزا نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے سزا دیتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

پہلی وحی کے بعد جب آپ ﷺ غار حرا سے اضطراب کی حالت میں واپس لوٹے تو حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ سے کہا "مجھے امید ہے کہ آپ اس امت کے نبی ہوں گے کیوں کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ سچ بولا، امانت داری کی، اپنے عزیزوں رشتہ داروں کی مدد کی، غریبوں اور بے کسوں کی مدد کی اور اپنے مہمانوں کو کھانا کھلایا۔"

آپ ﷺ کی رحمت کے دائرے میں حیوانات بھی شامل تھے۔ ایک مرتبہ چند صحابہؓ نے ایک فوجی مہم سے واپسی پر پرندوں کے چند بچے گھونسلوں سے نکال کر انہیں لے آئے۔ پرندوں کی ماں نے واپس پہنچ کر جب دیکھا تو بچوں کو وہاں نہ پا کر بے چین ہوگئی اور فضاء میں بے چینی سے اڑنے اور شور مچانے لگی۔ جب اللہ کے نبی ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ بہت خفا ہوئے اور حکم دیا کہ پرندے کے بچے واپس گھونسلے میں رکھ دیئے جائیں۔

آپ ﷺ نے رنگ و نسل کے تمام امتیاز مٹا دئے۔ ایک مرتبہ ابوذر حضرت بلال سے اس قدر ناراض ہوئے کہ ان کے منہ سے یہ توہین آمیز کلمات نکلے "تم کالی ماں کی اولاد ہو" حضرت بلالؓ روتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئے اور یہ بات آپ ﷺ کے گوش گزار کی۔ آپ ابوذرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا "تم میں اب تک جہالت کے دور کے اثرات باقی ہیں۔ ابوذرؓ اس قدر شرمندہ ہوئے کہ انہوں نے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور کہا کہ وہ اپنا سر اس وقت تک زمین سے نہیں ہٹائیں گے جب تک بلالؓ ان کے سر پر پاؤں نہ رکھ کر نہ گزریں۔ حضرت بلالؓ نے انہیں معاف کر دیا۔

یہ اسوۂ نبی ﷺ کا مختصر ترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر ہر صفحہ ہمارے لئے اسوہ ہے۔ اپنا احتساب کریں کہ کیا ہم اسوۂ حسنہ پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا ہم میں معاف کرنے کی صفت ہے؟ کیا ہم دوسرے بچوں پر بھی رحم کرتے ہیں؟ کیا ہم میں تکبر اور غرور گھمنڈ کے عناصر نہیں۔ جب ہم آپ ﷺ کی تعلیمات سے ہی دور ہیں تو پھر نبی کریم ﷺ محبت کا دعویٰ کس طرح کر سکتے ہیں۔

رزق و دولت کے لئے
مجرب نقش

از تحریر : فیض محمد

یہ نقش ترقی فتوحات اور تسخیر کے لئے بے حد مفید ہے۔ تمام بندشیں اور نحوستیں بھی اس عمل سے ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ عمل ۲۱ دن تک ۲۲۸۴ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ ۲۱ دن کے بعد صرف ۱۷۴ مرتبہ ورد میں رکھیں اور یہ نقش بھی ۲۱ مرتبہ اور ۲۱ دن تک لکھ کر پانی میں بہا دیں۔ آخر میں یہ نقش شرف شمس اور شمس کی ساعت اور اتوار کے دن لکھ کر بازو پر باندھیں۔ عمل یہ پڑھنا ہوگا۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَاب۔ یاد رکھیں کہ نقش کے پہلے خانے میں جو عدد ۱۷۴ ہیں یہ اعداد یا حی یا قیوم کے ہیں۔ اور ان دو اسموں کا ورد زیادہ سے زیادہ کریں تو فائدہ زبردست ہوگا۔

چال نقش یہ ہے۔

محمد ۱ جمل مفتاحی

۷۸۶

۱	۸	۳
۵		۷
۶	۴	۲

بحق یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

۱۷۴	۱۳۷۸	۵۲۲
۸۷۰		۱۲۰۴
۱۰۳۰	۶۹۶	۳۴۸

بحق یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی ملازمت کے سلسلہ میں لاپرواہی برت رہے ہیں، میں انہیں متنبہ کرتا ہوں تو ملازمت سے استعفیٰ دینے کی دھمکی دیتے ہیں۔ تنخواہ بڑھانے کی پیشکش بھی کر چکا ہوں لیکن وہ پھر بھی آنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں ہدایت دے اور وہ بت کدے میں اذان پابندی کے ساتھ دیتے رہیں۔ اتنے ان کی اصلاح ہو آیئے ان کے ایک پرانے مضمون سے خود کو تسلی دیں۔

آپ یقین کریں یا نہ کریں لیکن یہ بات سولہ آنے سچ ہے کہ شعر و شاعری کا شوق مجھے بچپن سے تھا اور میں نے سب سے پہلی غزل اس وقت کہہ لی تھی جب میرے بالغ ہونے میں ایک ہفتہ باقی تھا، یہ غزل میرے ان سب دوستوں کو حد سے زیادہ پسند آئی تھی جن بے چاروں کے پاس عقل نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی کچھ ایسے عقل بند لوگ بھی اس غزل سے محظوظ ہوئے تھے جن میں شعر سمجھنے کی مطلقاً صلاحیت نہیں تھی۔ آپ کو میں اس بات کا یقین کیسے دلاؤں کہ میں خاندانی حکیموں کی طرح خاندانی شاعر ہوں۔ میرے والد نے اپنے دادا کا سہرا ان کی پہلی شادی کے موقع پر ایسا کہا تھا کہ ان سب لوگوں کے بھی دانت کھٹے ہو گئے تھے جو بیچارے ہنسنے ہنسانے کے لئے مصنوعی دانت لگائے پھرتے تھے اور میرے نانا مرحوم خدا جھوٹ نہ بلوائے مرنے کے بعد بھی شاعر رہے تھے اور انہوں نے عالم برزخ میں آل انڈیا مشاعروں کا ایک انوکھا سلسلہ شروع کر دیا تھا، چنانچہ ان کے ان مشاعروں میں میں دنیا بھر کے قبرستانوں میں دفن شدہ شاعر اپنی اپنی مرحوم غزلیں پڑھنے کے لئے اس مشاعرے میں تشریف لاتے تھے اور یہ مشاعرے فرشتوں کی صدارت میں ہوا کرتے تھے لیکن پھر ان مشاعروں کا سلسلہ زیادہ طویل ہو گیا، جنت و دوزخ کے نظام میں بھی خلل پڑنے لگا کیوں کہ اچھے شاعروں کی ایک بڑی تعداد دوزخ میں تھی اور وہ مشاعرے میں حصہ لینے کے لئے آئے دن دوزخ کے داروغہ سے پرمیشن لینے لگے تھے۔ اس طرح وہاں کے نظام میں ایک خلفشار سا برپا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشاعروں پر پابندی لگ گئی۔

اس بات کا آج تک کسی نے یقین نہیں کیا۔ اگر اتفاقاً آپ بھی صاحب عقل ہوں گے تو آپ بھی یقین نہیں کریں گے لیکن آپ کے یقین نہ کرنے سے ہمارے خاندان کی شرافت پر اور ہماری اگلی پچھلی نسلوں کی شاعرانہ صلاحیت پر کوئی حرف نہیں آتا، میرے ماموں زاد بھائی کے سالے ممیا سسر کی بڑی بہن کے چھوٹے داماد اپنی ماں کے پیٹ سے ایک دیوان لے کر نکلے تھے اور انہوں نے ایک سال کی عمر سے ایسے ایسے شعر کہنے شروع کر دیئے تھے کہ الاماں والحفیظ۔ شاعری ہمارے خاندان کا پیشہ بھی تھی اور ذوق بھی، میرے چاچا کے تایا سسر کی ماموں زاد اولاد میں ایک شاعرہ گزری تھیں جو چٹکی بجاتے ہوئے شعر کہہ دیا کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنی شادی کے خاص دن ایک مشاعرہ اٹینڈ کر کے یہ ثابت کیا تھا کہ شادیاں تو ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن فن فن ہے اور فنکاری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے کسی کو شادی میں دولہن بن کر بیٹھ جانا دقیانوسیت کے سوا کچھ نہیں، چنانچہ شادی کا سارا پروگرام جوں کا توں چلتا رہا اور دولہن مشاعرے میں اپنی غزل اپنی ہی آواز میں پڑھ کر نماز فجر کے وقت اپنے مجازی خدا کے قدموں

میں اپنی بندگی کا اظہار کرنے کے لئے حاضر باش ہو گئی۔ بارات کے سب لوگ پڑھے لکھے تھے، تہذیب زدہ بھی تھے اور ہوش وحواس سے پوری طرح آشنا بھی تھے، اس لئے کسی نے اعتراض کیا نہ کوئی بد دل ہوا۔ شادی بھی اس طرح نمٹ گئی اور دامنِ فن پر بھی کوئی آنچ نہیں آئی۔

یہ ہے ہمارا خاندان اور اس خاندان میں پیدا ہونے کی بدولت میں خود مادر زاد قسم کا شاعر ہوں، چنانچہ میں جب اس دنیا میں نازل ہوا تو میں نے رونے کے بجائے غالب کی ایک غزل گنگنائی۔

جتنے بے شعور قسم کے لوگ تھے سب اسی وقت بے ہوش ہو گئے تھے لیکن جو لوگ باشعور تھے انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ بہت نستعلیق قسم کا نوجوان ہے جو ہمارے خاندان میں بالکل بے ارادہ پیدا ہو گیا ہے، اس کو تو ایسے گھرانہ کا چشم وچراغ بننا چاہئے تھا جس کے شجر نسل کی اندرونی جڑیں مغلیہ خاندان سے ملتی ہوں۔

میرے والد بھی بہت بڑے شاعر تھے اور بحر وردیف پر انہیں پورا پورا کنٹرول تھا، یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں ایک بھی غزل نہ کہی ہو کیوں کہ یہ جس زمانہ کا ذکر ہے اس زمانہ میں شاعر ہونے کے لئے غزل کہنا یا غزل لکھنا ضروری نہیں تھا بس اس کو اچھا شاعر سمجھا جاتا تھا جو بدذوق نہ ہو کیا سمجھے؟ اگر نہیں سمجھے تو برائے مہربانی سمجھنے کی کوشش نہ کریں کیوں کہ سمجھنے سمجھانے سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور آنتیں خود بخود کمزور ہو جاتی ہیں اور انسان منہ کے بجائے ناک سے کھانسنے لگتا ہے۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ میں چونکہ مادر زاد قسم کا شاعر تھا اور ایک درجن اشعار فی منٹ کے حساب سے لکھ لیا کرتا تھا اس لئے آس پاس کے دیہاتوں میں میری دھوم ہو چکی تھی اور دیہاتی قسم کے لوگ میرے شعروں پر منہ کھول کر داد دیا کرتے تھے۔ دراصل میرے اشعار سے گاؤں اور دیہات کی بو آیا کرتی تھی اور اہل دیہات مجھے اپنی برادری کا ایک ممبر سمجھا کرتے تھے، مجھے داد دینا وہ اپنا فرض سمجھا کرتے تھے، چنانچہ مجھے ایسے شعروں پر بھی داد مل جایا کرتی تھی جو خود میری بھی سمجھ میں نہیں آتے تھے، مثلاً یہ شعر میرا بہت مشہور ہوا تھا۔

ترے آنچل کو میرے کھیت کے بجوے سے کیا نسبت
مگر جب دیکھ لیتا ہوں پراٹھے یاد آتے ہیں

یہ شعر بہت ہلکا پھلکا سا شعر ہے اور اس شعر میں مطلب نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے لیکن اس شعر پر میں مہینوں گاؤں کے لوگوں کی داد وصول کرتا رہا اور ابلے انڈے تو مت پوچھئے کہ کتنے ملے۔

ایک شعر یہ بھی کہا تھا۔

تمہارے کھیت کا پالک ہمارے کھیت کے شلجم
چلو ان کو پکا کر فاصلوں کو کم سے کم کر لیں

مجھے یاد ہے کہ اس شعر پر تو مجھے بذریعہ خطوط بھی داد وصول ہوتی تھی۔ ایک بار میں نے یہ بھی عرض کیا تھا۔

دل کے دیہات میں حالات کے کتنے راکٹ
چھوڑ کر غم کی نئی گیس گزر جاتے ہیں
اتنا روتے ہیں میرے گھر پہ وہ آ کر اکثر
میرے گھر کے سبھی مٹکوں کو وہ بھر جاتے ہیں

مرزا غالب چونکہ میرا آئیڈیل تھے اس لئے میں نے ان کے کلام پر تضمین کرنے کی حد کر دی تھی۔

ایک بار غالب صاحب میرے خواب میں آ کر میرے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولے تھے۔ میری زندگی میں شہرت کی جو کمی رہ گئی تھی وہ تم نے پوری کر دی۔

ان کے ایک شعر سے متاثر ہو کر میں نے کہا تھا اور وہ زمانہ تھا غربت کا، عرض کیا تھا۔

ہے خبر گرم ان کے آنے کی
آج ہی گھر میں شوربہ نہ ہوا

ایک بار یہ غزل زینت مشاعرہ بنی۔

دل شوہر تجھے ہوا کیا ہے
رات دن گھر میں بھونکتا کیا ہے
ہم بھی کرتے میں جیب رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے
ہم کو ان سے رقم کی ہے امید
جو نہیں جانتے عطا کیا ہے
نعمتیں جو چنا جوار کی
یا الٰہی یہ باجرا کیا ہے
مرغ آنے پہ یہ کہا میں نے
خود جو آئے تو پھر برا کیا ہے

ایک بار میرے اس شعر پر مسلم گھرانوں میں ہلچل مچ گئی تھی۔

نظر سے گھورتے رہنے کے ہم نہیں قائل
جو آگ بن کے نہ برسے تو پھر بہو کیا ہے

ایک بار معمولی سی تبدیلی سے یہ شعر نذر رقوم کیا تھا۔

میں نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
باپ بن جاؤں گا میں تم کو خبر ہونے تک

اس طرح کے اشعار سے میں نے آس پاس کے علاقہ میں آگ لگادی تھی اور کئی بڑے بڑے شاعر اس آگ کو بجھاتے پھرتے تھے لیکن شہرت ومقبولیت کی آگ تھی جو لگتی چلی گئی، مگر اسی دوران مجھے ایسا محسوس ہوا کہ شاید میرے اشعار بے روح ہیں، ان میں کسی طرح کی حرارت نہیں ہے، یہ زندگی سے محروم ہیں، ان میں وہ کشش نہیں ہے جو انسان کے دل کو لبھاتی ہے، آخر کیوں؟ میں خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔ کیوں کہ شاعر تو میں فطری تھا پھر یہ وسوسہ میرے دماغ کی کھڑکیوں سے میرے دل جگر تک کیسے پہنچا مجھے اس کی خبر نہیں تھی، بس مجھے یہ محسوس ہوا کرتا تھا کہ میرے اشعار "روح" سے محروم ہیں۔

اسی دوران میں نے اپنے ایک بچپن کے دوست سے کہا۔ یار شعر پر شعر کہتا چلا جارہا ہوں کیوں کہ اگر شعر نہ کہوں تو زندگی دشوار ہوجائے لیکن اب یہ وہم سا ہونے لگا ہے کہ میرے اشعار روح اور زندگی سے محروم ہیں۔

تو میں کیا کروں؟ اس کمبخت کے لہجہ میں بڑی بے نیازی تھی۔

تم مجھے یہ بتاؤ کہ شعر میں روح کیسے پڑتی ہے؟

اس نے کہا کہ میں نے بزرگوں سے یہ سنا ہے کہ جب تک دل پر چوٹ نہیں پڑتی کوئی بھی شاعر اچھا شاعر نہیں بن سکتا۔

کسی شاعر نے بھی کہا تھا۔

پھیکے تھے اشعار کے چہرے
جب تک دل پہ چوٹ نہ کھائی

تو کیا میں کوئی پتھر اٹھا کر اپنے دل پر مارلوں؟

ایسی چوٹ سے کام نہیں بنے گا، چوٹ ایسی ہونی چاہئے کہ اینٹ اور پتھر کے بغیر دل گھائل ہوجائے۔

ایسی چوٹیں کیسے لگتی ہیں؟

تم نرے بے وقوف ہو۔ شاعری کرتے پھر رہے ہو اور یہ نہیں معلوم کہ دل گھائل کس طرح ہوتا ہے۔ جاؤ ابھی اسی وقت فوراً کسی لڑکی سے عشق کرو۔

عشق؟

جی ہاں عشق اور عشق کرنا دل سے تاکہ دل گھائل ہوجائے اور جب دل گھائل ہوجائے تو وزن دار قسم کے شعر دماغ پر برسنے لگیں گے۔

چلو منظور، لیکن یہ برائے عشق لڑکی کہاں سے دستیاب ہوگی؟

اماں یار۔ اگر لڑکی دستیاب نہ ہو تو کسی عورت سے شروع کردو۔ عشق ہی تو کرنا ہے، لڑکی نہ سہی تو عورت ہی سہی۔

اپنے دوست کے اس مخلصانہ مشورے پر عمل کرنے کے لئے گھر میں جو جھاڑو پونچھا کرنے آتی تھی اس سے اظہار عشق کر بیٹھا، وہ جوان تھی اور غربت کی وجہ سے گھروں میں کام کیا کرتی تھی۔ اس نے میرے اظہار عشق پر اچھا خاصا منہ بنا کر کہا۔

فرضی بھائی! میں تو آپ کو اپنا بھائی مانتی ہوں اور آپ کی بہت عزت کرتی ہوں اور یہ آپ کو آج ہو کیا گیا، آپ تو بہت اچھے انسان ہیں۔

اگر اچھا ہوں تو کسی سے عشق نہ کروں، عشق کونسا برا ہوتا ہے، دنیا بھر کے سمجھ دار لوگ عشق ومحبت سے فراغت پا کر ہی دنیا سے روانہ ہوتے ہیں۔ وامق عذرا، لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، ہیرا رانجھا، یوسف زلیخا اور رومیو جولیٹ اور اغیرہ وغیرہ، یہ سب اپنے وقت کے ڈگری یافتہ لوگ تھے اور سب عشق کے راستوں پر پیدل چل کر اپنی اپنی منزل تک پہنچے۔ ان کے علاوہ بھی جن خوددار نسلوں نے عشق ومحبت سے استفادہ کیا ہے، ان کے نام آج تک زندہ ہیں، جب کہ وہ تمام حضرات جو اس دولت سے محروم رہے ان کی قبروں تک کے نشان مٹ گئے ہیں۔ میں عشق کر کے امر ہونا چاہتا ہوں اور اپنے شعر میں درد بھرنا چاہتا ہوں تو کیا تم میری مدد نہیں کروگی۔

نہ بابا۔ یہ کام میرے بس کا نہیں ہے، میں نے آج تک اپنے شوہر ہی سے عشق نہیں کیا، میں تم سے کیا عشق کروں گی۔ ہاں جب تم نے عشق کرنے کی ٹھان ہی لی ہے تو کسی لڑکی سے عشق کرو، اللہ کامیابی دے گا میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔

اور اس طرح اس کام کرنے والی نے میرے جذبات کا قتل عام کردیا اور اس کے بعد کئی تجربے اور ناکام ہوئے، نہ جانے کیا بات تھی کوئی

بھی بنت حوا منہ لگانے کے لئے تیار نہ تھی، جب کہ میں اس خوش فہمی کا شکار تھا کہ لڑکیاں عشق کا اظہار کرتے ہی کسی چنے کے کھیت میں گانا گانا شروع کردیں گی اور مجھے گود میں اٹھالیں گی۔ پھر میں بھی لہرانے لگوں گا، لیکن اُف میرے ماں باپ کے رب العالمین۔

ایک لڑکی بھی مجھ سے محبت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئی، ایک لڑکی تو بہت ہی زیادہ عقل مند تھی، اس کو میں نے دل سے پسند کیا تھا اور اسے ایک شادی کے موقع پر میں نے ایک طرف لے جاکر کہا تھا تم بہت خوبصورت ہو اس لئے مجھے تم سے عشق ہوگیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے عشق کرکے میری حوصلہ افزائی کرو۔

میرے اس اظہار عشق پر وہ منہ کے بجائے آنکھوں سے ہنسی تھی، پھر اس نے خلوص سے بھرے ہوئے لہجہ میں کہا تھا کہ میں تو عشق وشق کے چکر میں نہیں پڑتی کیوں کہ میں ایک شریف باپ کی بیٹی ہوں اور میری منگنی بھی ہوچکی ہے، میں عشق کرکے کیا کروں گی؟ البتہ میرا ایک مشورہ ہے وہ یہ کہ اگر کسی سے عشق کرنا ہی ہے تو پہلے اپنی داڑھی صاف کرو۔ کیا تم نے کسی ہونہار شاعر کا یہ شعر نہیں سنا۔

قاصد سے میرے یار نے کہلائی ہے یہ بات
داڑھی کو کرو صاف تو ممکن ہے ملاقات

تو کیا داڑھی کی موجودگی میں عشق نہیں کیا جاسکتا؟ شاید میرے لہجہ میں بہت معصومیت تھی۔

آپ تو کرسکتے ہیں، لیکن کوئی لڑکی آپ سے دل کیسے لگائے گی، لڑکیاں داڑھیوں سے گھبراتی ہیں اور عشق کسی بھی طرح کی گھبراہٹ کے ساتھ پروان نہیں چڑھ سکتا۔

بہت ہی غلط مشورہ تھا۔ جی ہاں۔ میرے پاس داڑھی کے سوا باپ دادا کے ترکے میں سے اور تھا ہی کیا اگر اسے بھی منڈوا دیتا تو کون مجھے شریف النسل سمجھتا۔ میں نے اس کا مشورہ نہیں مانا اور ایک دن عین داڑھی کی موجودگی میں ایک لڑکی میرے عشق پر ایمان لے آئی، جب اس نے مجھ سے محبت کا فیصلہ کرلیا تو ایک دن ڈرتے ہوئے میں نے اس سے پوچھا۔

کیا تمہیں میری یہ داڑھی ناگوار تو نہیں گزرتی.........

کیا مطلب؟ وہ ٹپٹائی۔

میرا مطلب یہ ہے کہ کیا اس داڑھی کی موجودگی میں ہم دونوں عشق کی پگڈنڈی پر کوئی لمبا سفر تہہ نہیں کرسکتے۔ یہ داڑھی ہمارے پاکیزہ جذبوں میں کہیں حائل تو نہیں ہوگی۔

نہیں، بے چاری داڑھی کیا کہتی ہے اور یہ تو آپ کی عظیم الشان شخصیت کا ایک حصہ ہے۔

اور سچ تو یہ ہے کہ آپ اس داڑھی ہی کی وجہ سے کھلتے ہیں ورنہ بالکل جمن قصائی لگتے۔

اس کے اس پیار بھرے انداز سے روح میں تازیانے بجنے لگے اور بے اختیار یہ دل چاہنے لگا، کاش میرے دو داڑھیاں ہوتیں۔

لیکن اس عشق میں مشکل یہ پیش آئی کہ یہ لڑکی تو میرے گلے ہی پڑگئی، عشق کا مقصد ہی فوت ہوگیا۔ میں نے تو دوستوں کے مشورے پر اس لئے دل لگایا تھا تاکہ دل گھائل ہو اور اچھے معیاری درد بھرے شعر میرے ذہن کی وادیوں میں زعفران کی طرح اُگنے شروع ہوں اور دنیا کی منڈی میں یہ اچھے بھاؤ میں بکیں اور چلیں۔

لیکن عشق کیا تو پھر شادی بھی کرنی پڑگئی، شادی کے بعد دل کیا جسم کی ہر چیز گھائل ہوگئی اور اشعار کے بجائے بچے نازل ہونے لگے۔ یقین کریں کہ بعض بچے فی البدیہی میں بالکل آمد کی طرح، ایک بچے پر بھی آورد کا گمان نہیں ہوتا، کمبخت یہ سب کے سب آزاد نظم کی طرح نازل ہورہے ہیں، ایک بھی بچہ بحر میں نہیں ہے اور قافئے اور ردیف سے تو سب آزاد ہیں، اس لئے عشق کا بیڑہ غرق ہوگیا اور مدتوں الٹا سیدھا شعر بھی ذہن میں نہیں آیا کیوں کہ نون تیل اور لکڑی سے فرصت نہیں تھی شعر کیسے کہتا۔ لیکن اب چند ہفتوں سے پھر دل شاعری کی طرف مائل ہورہا ہے ان شاعروں کو دیکھ دیکھ کر دل میں لالچ آتا ہے جو پرائمری فیل ہیں جو اردو میں اپنے دستخط بھی نہیں کرسکتے لیکن ایسے ایسے شعر کہہ رہے ہیں جنہیں سن کر فرشتے وجد کرنے لگیں، شاعری کا ارادہ کیا تو پھر وہی عشق کا خیال بھی آیا، جس کے بغیر اشعار بے روح رہتے ہیں لیکن عشق اس دور میں اب اتنا مشکل بھی نہیں رہا، صرف ایک موبائل خریدنے کی ضرورت ہے اور اب تو یہ بیماری طاعون کی طرح پورے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے امید ہے کہ اس مرتبہ زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی اور میں کوئی نہ کوئی بنت حوا گھیرنے میں کامیاب ہوجاؤں گا اور میرا یہ شعر بھی مجھے مقصد کی طرف لے جاتا ہے۔

عشق نے یارو مکمل کردیا
ورنہ ہم بھی مولوی تھے نام کے

(بار زندہ صحبت باقی)

طبی مشورے

جگر کی بیماریاں

صفراء کی زیادتی، شراب کا کثرت استعمال، مرطوب غذاؤں کی زیادتی سے بلغم پیدا ہو کر اس میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ کثرت مباشرت یا شدید محنت اور دھوپ میں چل کر آنے کے فوراً بعد پانی پی لینا، برف کا کثرت سے استعمال وغیرہ اس کی وجوہات ہیں۔

علاج : ا۔سیب کھانے سے جگر کو تقویت پہنچتی ہے۔ جگر کے امراض میں سیب زیادہ استعمال کریں۔

۲۔جگر کی مریضوں کو گاجر زیادہ استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

۳۔لوکی کو آگ پر سینک کر بھرتہ بنا کر اس کا رس نکالیں۔ اس میں مصری ملا کر پینا جگر کے امراض میں بہت مفید ہے۔

۴۔خربوزے کھاتے رہنے سے جگر کی سوجن ختم ہو جاتی ہے۔

۵۔اجوائن ۱۵ گرام مٹی کے کورے برتن میں ڈال کر بھگو دیں۔ دن بھر کمرے میں اور رات کو گھر کے صحن میں ایسی جگہ رکھیں جہاں اوس پڑتی رہے۔ اگلی صبح چھان کر پانی پی لیں۔ یہ نسخہ پندرہ دن متواتر استعمال کریں۔ اس سے مریض کو بھوک بھی لگے گی اور بڑھا ہوا جگر بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

۶۔چھوٹے بچے جن کا جگر خراب ہو تو انہیں پپیتا کھلائیں۔ اس سے ان کا پیٹ صاف رہے گا اور جگر کو طاقت ملے گی۔

۷۔کریلے کا رس آدھا چمچ روزانہ دینے سے تین سے آٹھ برس کے بچوں کا جگر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۸۔انگور، جامن، آم، ٹماٹر کے استعمال سے جگر کی بے قاعدگیاں ختم ہو جاتی ہیں جبکہ جگر کے سکڑنے میں پپیتا بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ لوکی، چقندر، بتھوا اور لسی (چھاچھ) جگر کی امراض کو درست کرتے ہیں۔

احتیاط : جگر کے مریضوں کو گھی اور چینی بہت کم استعمال کرنا چاہئے۔ تیل یا گھی میں تلی ہوئی اشیاء چائے، کافی، تیز مصالحے اور تمباکو نوشی سے جس قدر پرہیز ہو سکے بہتر ہے جبکہ پھلوں کا رس سبزیاں، ترش پھل نارنگی، مسمی، اوری، گاجر، کشمش، کھجور، آم، شہد اور چقندر زیادہ استعمال کرنی چاہئے۔

یرقان (پیلیا)

ا۔گنڈیریاں کثرت کے ساتھ چوسیں۔

۲۔مولی کے پتے لے کر عرق نکالیں۔ جوان آدمی کے لئے آدھ سیر عرق روزانہ کافی ہے اور اس میں موٹی شکر کے دانے اس قدر ملائیں کہ میٹھا ہو جائے۔ اب اس کو باریک ململ کے کپڑے میں چھان لیں۔ بس پلاتے ہی مریض کو اس قدر فرحت ہوگی کہ وہ خود کہہ اٹھے گا کہ مجھے فائدہ ہو گیا۔ بھوک اچھی طرح لگے گی، دست بھی آئیں گے یہاں تک کہ سات روز میں بفضلہ تعالیٰ مرض کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔

۳۔مولی کے پتوں کو سونگھانے سے بھی آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔

۴۔املی اور آلو بخارہ اور زرشک کا جوشاندہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔

تلی کا بڑھ جانا

ا۔مولی کے سبز پتیوں کا پانی بقدر آدھ پاؤ نکال کر روزانہ صبح کے وقت پلایا کریں۔ روزانہ ایک دست آیا کرے گا اور چند روز میں تلی کا ورم دور ہو جائے گا۔

۲۔انجیر پانچ عدد روزانہ کھلائیں۔ بہتر یہ ہے کہ رات کو سرکہ میں بھگو کر روزانہ دو یا تین انجیر کھا لیا کریں۔

۳۔ عمدہ مولی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ان میں سرکہ دو حصہ اور رائی ونمک ومرچ ڈال کر بدستور اچار تیار کریں اور روزانہ صبح وشام چند ٹکڑے تلی کے بیمار کو کھلایا کریں بڑی ہی مفید دوا ہے۔

۴۔ مولی کے بیج ۳ گرام سرکہ میں پیس کر ملائیں اور روزانہ چاٹا کریں، چند روز میں فائدہ ہوگا۔

پسلی کا درد

علاج: ۱۔ گرم پانی جتنا گرم پی سکیں کھانا کھانے کے بعد پیتے رہنے سے پسلیوں کا درد رفع ہوجاتا ہے۔

۲۔ خالص سندور شہد میں ملاکر درد کی جگہ پر چپکادیں اور سینک کریں۔ درد دور ہوجائے گا۔

۳۔ سونٹھ ۳۰ گرام پیس کر آدھے کلو پانی میں ابالیں ٹھنڈا ہونے پر چھان کر کم از کم چار بار پینے سے پسلی کا درد دور ہوجاتا ہے۔

۴۔ سو گرام میتھی توے پر آدھا بھنا ہوا کرلیں۔ اس میں ۲۵ گرام کالا نمک دو چمچ گرم پانی کے ساتھ دن میں دو مرتبہ پھانکتے رہنے سے کئی قسم کے درد دور ہوجاتے ہیں۔ ان کو پھانکنے سے پیٹ میں ہوا بھی پیدا نہیں ہوتی۔

گھٹنوں کا درد

علاج: ۱۔ گھٹنوں کا درد نیا ہو یا پرانا موٹھ کے لڈو بنا کر کھائیں درد دور ہوجائے گا۔

۲۔ لہسن ایک پوتھی چھیل کر صاف کریں اور گائے کے دو سیر دودھ میں پکائیں جب دودھ اچھی طرح جذب ہوجائے ہوجائے تب گھی میں اس قدر بھونیں کہ سرخ ہوجائے پھر دو سیر چینی ملا ملا کر حلوہ بنالیں تیار ہے۔

۳۔ لہسن کو سرسوں کے تیل میں پکا کر صاف کریں اور اس کی مالش کریں یہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔

۴۔ گھٹنوں کی بلغمی سوجن ہو تو کچے آلو پیس کر لیپ کرتے رہنے سے دور ہوجاتا ہے۔

کمر کا درد

علاج: ۱۔ چھوہارے کھانے سے کمر کا درد دور ہوجاتا ہے۔

۲۔ ادرک کا رس اور گھی ملا کر پینے سے کمر درد ٹھیک ہوجاتا ہے۔

۳۔ میتھی کی سبزی بنا کر پکائیں کمر کا درد جاتا رہے گا۔

۴۔ لیموں کا رس ایک چمچ لہسن کا رس ایک چمچہ پانی دو چمچ لے کر آپس میں ملادیں۔ یہ ایک خوراک ہے صبح وشام استعمال کریں۔

سفید داغ

علاج: ۱۔ روزانہ چھاچھ (لسی) پینا سفید داغوں میں فائدہ مند ہے۔

۲۔ اخروٹ کھاتے رہنے سے سفید داغ ختم ہوجاتے ہیں۔

۳۔ چنے کی روٹی بغیر نمک ملائے کھانے سے اس مرض میں فائدہ مند ہے۔

۴۔ لہسن کا رس نکال کر اس میں ہرڑ پیس کر ملادیں سفید داغوں پر لیپ کرنے سے داغ دور ہوجاتے ہیں۔

۵۔ تلسی کا تیل سفید داغوں پر لگانا مفید ہے۔

۶۔ نیم کے پتے نمولی اور پھول ہم وزن پیس کر روزانہ ایک چمچہ پھانک لینے سے سفید داغ دور ہوجاتے ہیں۔

۷۔ اڑد پانی میں پیس کر متواتر چار ماہ تک داغوں پر لگاتے رہنے سے داغ مٹ جاتے ہیں۔

۸۔ ہلدی ۱۲۵ گرام، سپرٹ ۵۰۰ گرام ملا کر کسی شیشی میں بھر کر کاک لگا کر دھوپ میں رکھ لیں روزانہ تین چار بار شیشی کو ہلاتے رہیں پھر چھان کر یہ کیسچر دن میں تین بار داغوں پر لگانا مفید ہے۔

خارش

علاج: ۔ خارش والی جگہ پر اجوائن پیس کر لیپ کرتے رہیں چند دنوں میں خارش بند ہوجاتی ہے۔

۲۔ لہسن کو تیل میں جلا کر مالش کریں خارش ختم ہوجائے گی۔

۳۔ چنبیلی کے تیل میں ہموزن لیموں کا رس ملا کر مالش کرنا خشک خارش میں مفید ہے۔

۴۔ ناریل کے تیل دو چمچ میں ایک چمچہ ٹماٹر کا رس ملا کر مالش کرنے کے بعد گرم پانی سے غسل کرنا مفید۔

۵۔ زیرہ پانی میں ابال کر اس پانی سے غسل کرنے سے پت اور خارش دور ہو جاتی ہے۔

۶۔ نیم کے پتے کا رس بقدر ۲۵ گرام صبح نہار پینے سے خون صاف ہو جاتا ہے۔

۷۔ اڑد کی دال دہی میں پیس کر لگانے سے خارش ختم ہو جاتی ہے۔

۸۔ خارش اگر تولیدی اعضاء پر ہو تو گرم پانی میں پھٹکری ملا کر دھونا فائدہ مند ہے۔

۹۔ کافور ۱۰ گرام، ناریل کا تیل ۱۰۰ گرام ملا کر متاثرہ حصوں پر لگانا مفید ہے۔

۱۰۔ جن مریضوں کے خون میں خرابی ہو انہیں چینی کے بجائے گڑ کی چائے، لسی پلائیں گڑ کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے اور خارش دور ہو جاتی ہے۔

پیشاب کے امراض

پیشاب میں جلن:

۱۔ جو ایک پیالی ایک کلو پانی میں ابالیں۔ چھان کر یہ پانی پینے سے جلن میں فائدہ ہوتا ہے۔

۲۔ مکئی کے تازہ بھٹوں کو پانی میں ابالیں پھر اس میں مصری ملا کر پی لیں۔ جلن کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

۳۔ تلسی کے پتے چباتے رہنے سے پیشاب کی جلن دور ہو جاتی ہے۔

۴۔ اسبغول پانی میں بھگو کر اس میں دیسی چینی ڈال کر پینے سے پیشاب کی جلن دور ہو جاتی ہے۔

۵۔ دھنیا خشک اور آملہ کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح پیس کر مصری ملائیں اور پی لیں بہت فائدہ مند ہے۔

۶۔ کچے دودھ میں پانی ملا کر (لسی بنا کر) پینے سے پیشاب میں جلن ختم ہو جاتی ہے۔

۷۔ بھنڈی اور کدو کی سبزی پکا کر کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے اور جلن بھی دور ہو جاتی ہے۔

۸۔ تربوز کا گودا رات کو اوس میں رکھ دیں۔ صبح اس کا رس نکال کر چینی ملائیں اور پی لیں، فائدہ ہوگا۔

۹۔ پیشاب میں جلن ہونے کی صورت میں پھول گوبھی استعمال کرنا مفید ہے۔

۱۰۔ کتیرا گوندرات کو پانی میں بھگو کر رکھ دیں صبح شکر یا چینی ملا کر پی لیں، جلن دور ہو جائیگی۔

پیشاب کا زیادہ آنا

تل اور گڑ ہموزن لے کر چھوٹے چھوٹے لڈو بنا لیں روزانہ ایک دو لڈو کھانا مفید ہے۔

۲۔ تل اور اجوائن ملا کر کھانے سے زیادہ پیشاب آنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سیب رات کو کھانے سے بار بار پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔

۴۔ جن بوڑھوں کو بار بار پیشاب آتا ہو انہیں چاہئے کہ وہ دن میں دو بار چھوہارے کھائیں اور رات کو دودھ پی لیں۔

۵۔ مسور کی دال پکا کر کھائیں فائدہ ہوگا۔

۶۔ پالک کا ساگ پکا کر کھانے سے رات کو بار بار پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔

۷۔ انار کے چھلکے ۵ گرام پانی سے پھانک لینے سے بار بار پیشاب آنا یا زیادہ پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔

۸۔ چائے کا زیادہ استعمال کرنے سے پیشاب بار بار آتا ہے لہٰذا جن کو پیشاب زیادہ آتا ہو وہ چائے کا استعمال بند کر دیں۔

پیشاب کا رک جانا

۱۔ دو اونس مولی کا رس (ایک خوراک) پلانے سے گردوں کی خرابی کی وجہ سے نہ بننے والا پیشاب بننا شروع ہو جاتا ہے۔

۲۔ ایک شلغم اور ایک مولی ملا کر کچی کھانے سے پیشاب کا رک رک کر آنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۳۔ گرم گرم دودھ میں گڑ ملا کر روزانہ دو بار پینے سے جہاں مثانے کے امراض کا خاتمہ ہوتا ہے وہاں پیشاب صاف اور کھل کر آنے کے ساتھ ساتھ پیشاب کی رکاوٹ بھی دور ہو جاتی ہے۔

۴۔ زیرہ اور چینی برابر برابر لے کر پیس لیں دو چمچ کی خوراک روزانہ تین بار پانی سے پھانک لینے سے رکا ہوا پیشاب ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۵۔ خربوزہ کے بیج کو باریک کوٹ کر رکھ لیں دو گرام پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے پیشاب کھل کر آجاتا ہے۔

گردوں کے امراض

علاج : ۱۔ آلو ایسی سبزی ہے جس میں سوڈیم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ گردوں سے متعلق بیماریاں آلو کھانے سے دور ہوجاتی ہیں۔

۲۔ پیشاب کرتے ہوئے جلن یا درد ہوتا ہو تو مولی کا رس آدھا گلاس پینا مفید ہے۔

۳۔ گردوں کی بیماریاں شہد کے استعمال سے ٹھیک ہوجاتی ہیں۔

۴۔ صبح خالی پیٹ پھلوں کا رس پینے سے گردے تندرست رہتے ہیں۔

۵۔ گاجر کے بیج دو چمچ ایک گلاس پانی میں ابال کر پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے۔

۶۔ ایک یا دو نارنگیوں کا رس صبح ناشتے سے پہلے پینا مفید ہے۔

۷۔ انگور یا سیب کا رس گردوں کو بہت فائدہ پہنچاتا ہے۔

۸۔ گردوں پر سوجن ہو تو تربوز کھائیں سوجن ختم ہوجائے گی۔

۹۔ اروی کھانے سے گردوں کی کمزوری اور گردوں کی بیماری دور ہوجاتی ہے۔

۱۰۔ گاجر اور ککڑی یا گاجر اور شلغم کا رس ملا کر پینا گردوں کے امراض کو ٹھیک کرتا ہے۔

۱۱۔ گردوں کی سوزش پالک، جو اور گنے کے استعمال کرنے سے ٹھیک ہوجاتی ہے۔

۱۲۔ گردوں کی بے قاعدگی کو کیلا اور چقندر کھانے سے باقاعدہ بنایا جاسکتا ہے۔

۱۳۔ گردے ناکارہ ہوں تو کیلا کا استعمال کرنا مفید ہے۔

گردوں کی پتھری

وجوہات : روز مرہ غذا میں آکسلیٹ، کیلشیم، فاسفیٹ اور یورین کا کثرت سے استعمال پتھری کا باعث بنتا ہے۔ یہ عناصر چھلکوں والے اناج، ساگ، سبزیوں اور دودھ میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ گردوں کے مریضوں کو ان چیزوں کا استعمال کم سے کم کرنا چاہئے۔

علامات : گردوں میں پتھری ہو تو گردوں اور کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض تڑپنے لگ جاتا ہے۔ پیشاب رک رک کر جلن کے ساتھ آتا ہے۔ کبھی پیشاب میں خون بھی آتا ہے۔

علاج : ۱۔ کریلا استعمال کرنے سے گردے اور مثانہ کی پتھری ٹوٹ ٹوٹ کر پیشاب کے ساتھ باہر آجاتی ہے۔

۲۔ چولائی کا ساگ ہر روز کھانے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔

۳۔ پیاز کے رس میں چینی ملا کر شربت بنالیں۔ اسے استعمال کرنے سے پتھری ٹوٹ جاتی ہے۔

۴۔ خربوزے زیادہ استعمال کریں۔

۵۔ گاجر، چقندر، کھیرے کا رس ۵۰۔۵۰ گرام ملا کر پینا مفید ہے۔

۶۔ مولی کے بیج ۳۵ گرام آدھے کلو پانی میں خوب ابالیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو چھان کر پئیں۔ چند دن یہ پانی پیتے رہنے سے پتھری خواہ گردوں میں ہو یا مثانے میں گھل کر باہر نکل جاتی ہے۔

۷۔ چنے کی دال رات کو پانی میں بھگو دیں صبح دال میں شہد ملا کر کھالیں۔

۸۔ جو کے آٹے کی روٹی اور اس کے ستو استعمال کرنے سے پتھری پگھلنے لگ جاتی ہے۔

۹۔ سیب کا رس پیتے رہنے سے پتھریاں بننا بند ہوجاتی ہیں۔

۱۰۔ مکئی کے بھٹے کو الگ الگ جلا کر راکھ کرلیں۔ دونوں کو پیس کر الگ الگ شیشیوں میں بھر کر نشان لگالیں تاکہ پتہ چلے کہ مکئی کی راکھ کون سے اور جو کی راکھ کون سے ہے۔ صبح کے وقت دو چمچ مکئی کی راکھ ایک کپ پانی میں حل کر کے چھان لیں یہ پانی پینے سے پتھری گھل گھل کر ختم ہوجاتی ہے۔ پیشاب صاف ہو کر آتا ہے شام کے وقت دو چمچ لیں یہ پانی پینے سے بہت فائدہ ہوگا جو لوگ اپنی صحت اور تندرستی کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ غذاؤں کو اہمیت دیں۔ اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے ان غذاؤں کا پابندی سے استعمال کریں۔

سورۂ ''اخلاص'' کے جن ''بیطیش'' کو بلانے کا عمل

سورۂ ''اخلاص'' کے جن خادم ''بیطیش'' کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز توبہ، پھر دو نفل نماز برائے ایصال ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو نفل نماز حاجت جن ''بیطیش'' کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، جب آپ مکمل توجہ ویکسوئی کے ساتھ سورۂ ''اخلاص'' کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورۂ ہٰذا کی تعداد ۱۰۰۲ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہٰذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب واحترام سے عہد وپیمان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلہ آپ سورۂ مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم. اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یابیطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۃ بحقِ کٓھٰیٰعٓصٓ بحقِ حٰمٓعٓسٓقٓ بِحقِ سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یابدُّوح یابدُّوح یابدُّوح حاضر شو.

☆☆☆☆☆

مولانا ممشاد علی صدیقی

حسد انسانی زندگی کا چین وسکون تباہ کردیتا ہے

حسد کا معنی ہے کسی شخص کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا اور یہ حرام ہے۔ حسد ایسا مرض ہے جس سے روحانی سکون ختم ہو جاتا ہے اور انسانوں میں جدائیاں پیدا ہوتی ہیں جو مقصد تخلیق کے خلاف ہے۔ سب سے پہلا گناہ جو آسمان میں صادر ہوا، وہ ابلیس لعین کا حسد تھا جو اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے کیا اور دھتکارا گیا۔ اس طرح زمین پر جو سب سے پہلا گناہ ہوا وہ قابیل کا حضرت ہابیل سے تھا جس نے قتل وغارت کو جنم دیا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا ممشاد علی صدیقی نے ماہانہ اجتماع منعقد مدرسہ حبیب العلوم نقشبندیہ، اسد بابانگر گشن باغ، حیدآباد سے کیا۔

انہوں نے کہا کہ حسد نے حضرت حسینؓ کو کربلا میں شہید کیا۔ حاسد گناہ کا مرتکب تو ہوتا ہی ہے لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ غضب الٰہی کا مستحق ہوتا ہے۔ حاسد کی شر انگیزی سے اللہ تعالیٰ نے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ سے فرمایا ہے کہ کہہ دیجئے میں اپنے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ مولانا محمد بدیع الدین نقشبندی بانی وناظم مدرسہ عربیہ حبیب العلوم نقشبندیہ نے کہا کہ دین کی اساس وبنیاد اخوت اور بھائی چارگی پر ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آپس میں سیسا پلائی ہوئی دوار ہیں۔ لیکن جب خودغرضی اور حسد کا شکار ہوئے تو پھر آپس میں قتال کیا اور مرنے لگے اور ذلت ورسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے، بھائی بھائی ہو جاؤ، ایک مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف دو شخصوں پر حسد (رشک) کرنا جائز ہے۔ ایک جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا فرمایا ہوا اور وہ شخص دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ اور آدمی یہ تمنا کرے کہ کاش مجھے بھی قرآن دیا جاتا تو میں بھی اس کی طرح دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا۔ دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہوا اور وہ شخص حق کے راستہ میں اس مال کو خرچ کرتا ہو تو آدمی یہ تمنا کرے کہ کاش مجھے بھی مال دیا جاتا تو میں بھی اس کی طرح مال خرچ کرتا۔

انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ حسد دل کی عظیم بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ انسان غور کرے کہ حسد دارین میں حاسد کے نقصان اور محسود کے نفع کا موجب ہے۔ حاسد کا دنیا کا نقصان تو اس طرح پر ہے کہ حاسد ہمیشہ رنج وغم میں مبتلا رہتا ہے۔ کیونکہ کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہوگا جس میں خداوند تعالیٰ کا فضل وکرم کسی بندہ کے شامل حال نہ ہو اور حاسد چاہتا ہے کہ اس کا دشمن مبتلائے رنج وغم رہے لیکن اس کے برعکس وہ خود گرفتار رنج وغم رہتا ہے۔ اسی طرح جو برائی اور مصیبت وہ دشمن کے لئے چاہتا ہے وہ خود اس کے حصہ میں آئی اور حسد سب سے بڑی برائی ہے اور اس غم سے عظیم کوئی اور غم نہیں ہے پھر اس سے زیادہ حماقت کیا ہوگی کہ دشمن کے سبب سے انسان خود رنجیدہ رہے حسد سے دشمن کا نقصان کچھ نہیں ہوتا کہ تقدیر الٰہی میں اس کو ملنے والی نعمت کی ایک مدت متعین ہے اس میں پس پیش اور کمی کو دخل نہیں ہے کہ سرنوشت ازلی یہی تھی۔ اور اس سرنوشت میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ حسد کا علاج یہ ہے کہ مجاہدہ سے حسد کے اسباب کو باطن سے نکال کر پھینک دے کیونکہ حسد کا سبب تکبر، غرور، عداوت اور مال وجاہ کی دوستی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے باطن کی اصلاح فرمائے اور سارے مسلمانوں کو اتحاد کی توفیق عطا فرمائے۔

قسط نمبر: ۱۷۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اس دور میں یونان کو میگنا گریسیا کے نام سے پکارا جاتا تھا، یونان پر جو خاندان حکمراں تھا وہ اپنی دولت اور اپنی طاقت اور قوت کے لحاظ سے پورے یونان میں مشہور و معروف تھا اس شاہی خاندان کی ایک لڑکی تھی جس نے اپنے خاندان سے باہر شادی کر لی تھی، اس لئے کہ اسے اپنے خاندان میں شادی کے لئے کوئی موزوں نوجوان نہ ملا تھا، شادی کے بعد اس شہزادی کے ہاں ایک لڑکا ہوا اور اس لڑکے سے متعلق یونان کے قدیم ترین اور مشہور و معروف مندر ڈلفی کے پجاریوں اور ستارہ شناسوں نے یہ پیش گوئی کی کہ لڑکا بڑا ہو کر یونان کے حکمراں طبقے کے خلاف آواز نہ اٹھائے گا اور اس کے لئے ان گنت مصیبتیں اور دشواریاں کھڑی کر دے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان سے حکومت چھین کر یہ یونان کا حکمراں بن بیٹھے گا، ڈلفی مندر کے ستارہ شناس اور کاہن اکثر اپنی حکومتوں کے لئے پیشین گوئیاں کرتے رہتے تھے اور یونان کے حکمراں مندر کے کاہنوں کی پیش گوئیوں پر مکمل طور پر عمل کرتے تھے۔

یونان کے اس حکمراں خاندان کو جب یہ خبر ہوئی کہ ڈلفی مندر کے کاہنوں نے اس بچے سے متعلق یہ پیش گوئی کی کہ وہ حکمراں طبقے کے لئے ایک خطرہ بن جائے گا تو اس خاندان نے فیصلہ کر لیا کہ اس بچے کو قتل کر دیا جائے گا۔ دوسری طرف اس بچے کی ماں کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ حکمراں اس کے بچے کو قتل کرنا چاہتا ہے تو اس نے بچے کو ایک بہت بڑے صندوق میں بند کر دیا اور اس کے چاروں طرف سوراخ کر دیئے تا کہ وہ آسانی کے ساتھ اس کے اندر سانس لے سکے اور لوگوں میں یہ مشہور کر دیا چونکہ ڈلفی مندر کے پجاریوں نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ بچہ اس کے خاندان کے لئے خطرہ بن جائے گا، لہٰذا اس نے بچے کو منحوس جان کر دریا میں پھینک دیا ہے۔ حکمراں طبقے کو جب یہ خبر ہوئی تو وہ اپنی لڑکی کے بیان سے مطمئن ہو گئے، دوسری طرف وہ لڑکی اپنے بچے کو اس صندوق ہی میں رکھ کر اس کی پرورش کرنے لگی، صندوق کو قدیم یونانی میں چونکہ کپسول کہتے تھے لہٰذا اس صندوق کی نسبت سے اس بچے کا نام کپسولس رکھ دیا گیا تھا۔

جوان ہو کر اس بچے نے ہر وہ کام کرنا شروع کیا، جس سے وہ لوگوں میں ہر دلعزیز ہو سکتا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس جوان کو جس کا نام کپسولس تھا لوگ بے حد پسند کرنے اور محبت کرنے لگے۔ اپنے لوگوں میں ایک مقام، اپنی ایک حیثیت بنانے کے بعد کپسولس نے ملک کی سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ یہ یونان کی سیاست پر ایسا چھایا کہ وقت کے بادشاہ کے مرنے کے بعد لوگوں نے کپسولس کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس جوان نے بادشاہ ہوتے ہی پرانی اور قدیم رسموں کو یکسر بھلا کر رکھ دیا۔ اس کی ماں کے خاندان کے پاس جس قدر دولت تھی وہ اس نے ان سے چھین کر ضرورت مند لوگوں میں بانٹنا شروع کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شاہی خاندان کا ایک شہزادہ جس کا نام دمارتس تھا اس نے اپنی ساری دولت جمع کی، اپنے کچھ ساتھیوں کو ساتھ لیا اور چوری چھپے کپسولس کی نظروں سے بچ کر کورنتھ شہر سے نکل گیا، اس کی خوش قسمتی تھی کہ جلد ہی اسے جہاز مل گیا جس میں بیٹھ کر وہ اپنی بے شمار دولت لے کر اپنے قابل اعتماد ساتھیوں کے ساتھ اٹلی روانہ ہو گیا۔ اٹلی میں داخل ہوتے ہوئے دمارتس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی بے شمار تھے اور اس کے پاس دولت بھی بہت زیادہ تھی لہٰذا وہ بڑی آسانی کے ساتھ اٹلی کے شہر ترقین میں جا کر آباد ہو گیا تھا۔

☆☆

دمارتس نام کا یہ شہزادہ ترقین شہر میں رہنے لگا، اس نے ایک خوبصورت لڑکی سے شادی کر لی، کچھ ہی عرصہ بعد اس کے ہاں ایک لڑکا

ہوا جس کا نام لیوقاموررکھا، اپنی جوانی کی عمر میں پہنچنے کے بعد اس لیوقامو نے محسوس کیا کہ چونکہ اس کا باپ یونان سے نکل کر اٹلی میں آباد ہوا تھا، اس لئے لوگ اسے بھی مقامی نہیں بلکہ غیر مقامی سمجھتے ہیں۔ اس نے بہتیرا لوگوں پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس کی ماں اٹلی سے تعلق رکھتی ہے لہٰذا وہ بھی مقامی ہے لیکن لوگوں نے اس کے باپ کے حوالے سے اسے مقامی تصور کرنے سے انکار کردیا، لوگوں کے ان خیالات کا لیوقامو کے ذہن پر غلط اثر ہوا، لہٰذا اس نے فیصلہ کرلیا کہ ترقین نام کی اس بستی کو چھوڑ کر وہ کہیں اور جا کر آباد ہو جائے گا، ان سوچوں کے تحت لیوقامو نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے پاس دولت بھی بہت ہے اور وہ جوان بھی ہے لہٰذا اس کو روم جا کر قسمت آزمائی کرنی چاہئے، ہوسکتا ہے وہ وہاں پہنچ کر اپنی دولت کے بل بوتے پر اور اپنے جنگی فنون کی بنا پر جو اس نے سیکھ رکھے تھے وہاں اس سے وہ کوئی اعلیٰ مرتبہ اور مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے، لہٰذا وہ ترقین شہر سے نکل کر روم شہر کی طرف چلا گیا تھا۔

روم شہر میں داخل ہونے کے بعد اس لیوقامو نام کے جوان نے کچھ عرصہ تک شہر میں قیام کئے رکھا اور اپنی بے شمار دولت کے بل بوتے پر وہ لوگوں میں خوب شہرت حاصل کرنے لگا۔ اسی شہرت کی بنا پر اس نے شاہی خاندان کی ایک لڑکی سے کرلی جس کا نام تنا کیل تھا۔ اس تنا کیل کے باعث اس لیوقامو کا شاہی خاندان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ہوگا، یہاں تک کہ لیوقامو روم کے بادشاہ انکیوس کے پاس بھی آنے جانے لگا۔ انکیوس اس شخص سے بے حد متاثر ہوا، ایک تو بے حد بہادر اور نڈر تھا، دوسرے یہ بڑے بڑے قیمتی تحائف روم کے بادشاہ انکیوس کو پیش کیا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اسے اپنا مصاحب بنالیا تھا اور بادشاہ اس کی دانش مندی، اس کی فہم وفراست سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہ اپنے بیٹوں سے بھی بڑھ کر اس پر اعتماد اور بھروسہ کرنے لگا تھا۔ کچھ عرصہ بعد جب روم کا بادشاہ انکیوس سخت بیمار پڑ گیا اور اسے یقین ہوگیا کہ اب وہ اس بیماری سے بچ نہیں سکے گا تو اس نے یہ وصیت کی کہ اس کے مرنے کے بعد لیوقامو اس کے بیٹوں کے اتالیق کے طور پر کام کرے گا اور یہ کہ حکومت کے سارے کاروبار کا نگراں بھی لیوقامو ہوگا۔ انکیوس جب مرگیا تو لوگوں نے بھی لیوقامو پر اعتبار کیا، لہٰذا روم کے سرکردہ لوگوں نے انکیوس کے بیٹوں کی بجائے لیوقامو ہی کو بادشاہ بنالیا۔ اس طرح انکیوس کے بعد لیوقامو وہ پہلا غیر رومی بادشاہ تھا جو روم پر حکومت کرنے لگا تھا۔

اس لیوقامو کے دور میں روم میں تعمیرات کے سلسلے میں بے شمار ترقی ہوئی، لیوقامو نے روم شہر اور دوسرے شہر کے اندر جہاں بارشوں کا پانی گلیوں میں کھڑا رہتا تھا، اس نے خاطر خواہ بندوبست کرتے ہوئے نالیاں بنائیں اور پانی کی نکاسی کا بہترین انتظام کیا، اس طرح شہر اور قصبے اپنی پکی نالیوں کی وجہ سے صاف اور خوبصورت دکھائی دینے لگے تھے، اس کے علاوہ لیوقامو نے جو سب سے بڑا اور اچھا کام کیا وہ یہ کہ اس نے روم شہر کے ارد گرد ایک انتہائی مضبوط اور خوب چوڑی فصیل تعمیر کروا دی تھی، اس نے رومن افواج کے اندر گھڑ سوار دستوں کا بھی اضافہ کیا، اس کے علاوہ اس نے پہلے کی نسبت ہتھیاروں کی تعداد بھی بڑھا دی۔ آس پاس کے علاقوں کو فتح کرکے روم کی حدود پہلے سے بڑھا دی، اس طرح فتوحات کے ساتھ ساتھ لیوقامو نے روم میں تعمیرات بھی کرتے ہوئے خوب نام پیدا کیا، اس کے علاوہ قریبی ملکوں سے تعلقات مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ رومیوں کی تجارت کو بھی وسیع پیمانے پر شروع کیا تھا، یوں روم لیوقامو کے دور میں پہلے کی نسبت زیادہ خوشحال ہوگیا تھا۔

لیوقامو نے چالیس سال تک روم پر حکومت کی، اس دوران ایسا ہوا کہ رومیوں کے مرحوم بادشاہ انکیوس کے بیٹے لیوقامو سے نفرت کرنے لگے، انکیوس نے اپنے بیٹوں کو نظر انداز کرتے ہوئے لیوقامو کو اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا اور اس کی حیثیت کو انکیوس کے بیٹے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے تھے اور وہ ہمیشہ اس گھات میں رہتے تھے کہ کوئی موقع ملے تو وہ لیوقامو کو ٹھکانے لگا کر واپس اپنے باپ کا تخت وتاج حاصل کرسکیں لیکن انہیں ایک لمبے عرصے تک اس میں کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی تھی، یہاں تک کہ رومنوں کے مرنے والے بادشاہ انکیوس کے بیٹوں نے ایک انتہائی خطرناک سازش تیار کی اور وہ اس طرح کہ وہ اس سازش کی تکمیل کے لئے انہوں نے دو گڈریوں کو تیار کیا۔

ان گڈریوں کو ایک بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ شاہی محل کی طرف جائیں اور جب محل کے محافظ ان کو دیکھیں اور ان کو روکیں تو وہ یہ بہانہ کریں کہ وہ بادشاہ کے پاس ایک نالش اور عرض گزارش لے کر آئے ہیں، مرنے والے بادشاہ کے بیٹوں نے ان کو یقین دلایا کہ ایسا کرنے پر انہیں بادشاہ سے ملنے کی اجازت دے دی جائے گی اور ان کو

گڈریوں کو یہ بھی سمجھایا گیا کہ وہ اپنے ساتھ ایک خوب بھاری اور تیز کلہاڑا بھی لے کر جائیں اور جب وہ بادشاہ کے سامنے جائیں تو ایک گڈریا، بادشاہ کو اپنے ساتھ باتوں میں مصروف رکھے اور دوسرا جب یہ دیکھے کہ بادشاہ اس کے ساتھی کے ساتھ محو گفتگو ہے اور اس پر سے اس کی توجہ ہٹی ہوئی ہے تو وہ فوراً اپنے کلہاڑے کو حرکت میں لاکر بادشاہ کی گردن کاٹ کر رکھ دے، اس طرح بادشاہ لیوقامو کے مرنے کے بعد حکومت انہیں مل جائے گی۔

یوں رومنوں کے سابقہ بادشاہ انکیوس کے بیٹوں نے یہ سازش مکمل کرنے کے بعد گڈریوں کو بھاری رقم دے کر روانہ کیا، محل کے باہر محافظوں نے ان دونوں گڈریوں کو روکا جس کے جواب میں ان دونوں گڈریوں نے منت سماجت کے انداز میں کہا کہ وہ دونوں بادشاہ کے پاس ایک نالش لے کر آئے ہیں اور اگر اس موقع پر انہیں بادشاہ سے نہ ملنے دیا گیا تو جب کبھی بھی بادشاہ شہر کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے نکلا تو اس کی سواری روک کر پہرے داروں کے خلاف شکایت کریں گے کہ پہرے داروں نے انہیں ایک نالش کے سلسلہ میں انہیں ملنے نہ دیا تھا، ان دونوں گڈریوں کی یہ گفتگو سن کر انہوں نے انہیں بادشاہ سے ملنے کی اجازت دیدی، جب وہ دونوں گڈریئے بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو ایک نے بادشاہ کو باتوں میں لگالیا دوسرے نے جب دیکھا کہ بادشاہ پوری طرح اس کے ساتھی کی طرف متوجہ ہے اور اس کی طرف سے غافل ہے تو وہ تیز اور بھاری کلہاڑے کو حرکت میں لایا اور ایک بھرپور وار کر کے اس نے روم کے بادشاہ لیوقامو کی گردن کاٹ کر رکھ دی تھی۔

بادشاہ کو قتل کرنے کے بعد دونوں گڈریئے شاہی محل سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ اس دوران شہر کے اندر یہ خبر بھی پھیل گئی کہ بادشاہ لیوقامو کو قتل کردیا گیا ہے لیکن لیوقامو کی بیوی اور روم کی ملکہ انتہائی دانش مند اور تیز فہم عورت تھی، اس نے فوراً معاملے کو سنبھال لیا اور محل کے اردگرد جمع ہونے والے لوگوں کو محل کی کھڑکی سے مخاطب ہوکر کہنے لگی۔

''بادشاہ پر حملہ ضرور ہوا ہے مگر وہ مرا نہیں بلکہ زندہ ہے اور اس کا علاج کیا جارہا ہے، لہٰذا وہ ٹھیک ہوجائے گا اور کسی کو اس کے لئے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔'' اسی دوران ملکہ نے محل کے اندر کام کرنے والے ایک نوجوان سرویوس کو بلوایا اور اس سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ بادشاہ مرچکا ہے مگر تم اس راز کو محل سے نہ نکلنے دینا، اب تم ہی روم کے بادشاہ ہوں گے۔ میں ایک بار پھر کھڑکی سے باہر نکل کر کہتی ہوں کہ بادشاہ سخت زخمی ہے اور اس نے اس نوجوان سرویوس کو اپنی جگہ کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا سب لوگ سلطنت کے معاملہ میں سرویوس کے ساتھ تعاون کریں۔'' پس اس طرح ملکہ نے سرویوس کو مزید مخاطب کر کے کہا کہ اگر وہ سلطنت چلانے کے معاملے نہیں جانتا تو وہ اس سلسلہ میں اس کی مکمل طور پر راہنمائی کرتی رہے گی۔ سرویوس نے ملکہ کی ہاں میں ہاں ملادی، ملکہ نے پھر محل کی کھڑکی سے بولتے ہوئے کہا۔

''سنو لوگو! بادشاہ پر چونکہ قاتلانہ حملہ ہوا ہے لہٰذا وہ اس کھڑکی کے پاس آکر تم سے مخاطب نہیں ہوسکتا، پر اس نے تم لوگوں کے لئے حکم دیا ہے، اس وقت یہ جوان جس کا نام سرویوس ہے اور جو میرے پاس کھڑا ہے، بادشاہ کی جگہ سلطنت کے کام سنبھالے گا۔'' وہاں کھڑے ہوئے لوگوں نے ملکہ کی اس تجویز کو قبول کرلیا بلکہ بہت سے لوگوں نے اس تجویز پر بلند آوازوں میں نعرے بلند کئے، اس کے بعد لوگ وہاں سے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

اس طرح ملکہ کے کہنے پر سرویوس نام کا وہ نوجوان بادشاہ کے تخت پر بیٹھ کر لوگوں کے فیصلے کرنے لگا، کچھ معاملات پر فیصلے وہ خود ہی کردیتا اور کچھ پر وہ کہتا کہ وہ زخمی بادشاہ لیوقامو سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کرے گا۔ اس طرح اس نے ملکہ کے کہنے پر لوگوں کو اسی شش و پنج میں رکھا کہ بادشاہ زخمی ہے اور اس کا علاج ہورہا ہے اور یہ کہ سرویوس ان کے بادشاہ لیوقامو کے کہنے پر فیصلے کررہا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ ملکہ کے کہنے پر سرویوس نے رومن سلطنت کی سینٹ اور حکومت کے معزز اراکین کو اپنے ساتھ مانوس کرلیا اور چند ماہ تک بادشاہ کی موت کو راز میں رکھنے کے بعد جب لوگوں پر یہ انکشاف کیا گیا کہ بادشاہ لیوقامو مرچکا ہے تو لوگوں نے اس کا کوئی خاص اثر نہ لیا، چونکہ لوگ اس وقت تک سرویوس سے مانوس ہوچکے تھے لہٰذا لیوقامو کے بعد سرویوس ہی کو بادشاہ مقرر کردیا گیا تھا۔

باقاعدہ طور پر بادشاہ بننے کے بعد سرویوس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اس نے اپنی دونوں بیٹیوں کی شادی سابق بادشاہ لیوقامو کے بیٹوں سے کردی تھی۔ اس طرح ایک بادشاہ کی حیثیت سے اس نے اپنی

حیثیت خوب مضبوط اور مستحکم کرلی تھی، یہاں تک کرنے کے بعد سرویوس مزید حرکت میں آیا۔ اس نے آس پاس کی اقوام پر حملہ آور ہونا شروع کردیا اور تقریباً تیس شہروں کو فتح کرکے اس نے رومن سلطنت میں شامل کرلیا۔ اس کے علاوہ رومن سلطنت کے ماتحت آنے والے طرح طرح کے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اس نے مختلف دیوتاؤں کے مجسمے نصب کروائے اور ان کے اوپر بڑے بڑے مندر اس نے تعمیر کئے جہاں روم کے اندر بسنے والی مختلف اقوام کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

یہ چونکہ سرویوس کے دور حکومت میں نہ صرف یہ کہ رومن سلطنت کو وسعت حاصل ہوئی تھی بلکہ اس کی آبادی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔ آبادی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ جو فصیل سابق بادشاہ نے بنوائی تھی اس کے باہر بھی لوگوں نے آباد ہونا شروع کردیا تھا۔ سرویوس نے جہاں یہ کام کیا کہ روم شہر اور آس پاس جو پہاڑی سلسلے تھے ان سب پر آباد لوگوں کو اس نے روم کی آبادی قرار دیدیا۔ اس طرح اس کے دور حکومت میں روم کی آبادی بڑھ کر تقریباً تراسی ہزار تک پہنچ گئی تھی۔

سرویوس چونکہ روم کا منتخب بادشاہ نہ تھا لہٰذا اس نے اپنی اس پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے بہت سے اصلاحی اور فلاحی کام انجام دینے شروع کئے، اسے خود بھی اس بات کا احساس تھا کہ چونکہ وہ منتخب شدہ بادشاہ نہیں ہے لہٰذا لوگ کسی وقت بھی اس کا تختہ الٹ سکتے ہیں، اس لئے اس نے ایسے کام کرنے کی ابتدا کی جس سے وہ لوگوں کے دل جیت سکے اور اپنی بادشاہت کو برقرار رکھ سکے۔ سب سے پہلے جو کام اس نے کیا وہ یہ کہ اس نے معاشرے کو چھ طبقوں میں تقسیم کیا ہے، طبقے میں اس نے مسلح سواروں، تیغ زنوں اور تیر اندازوں کو رکھا اور اس میں اس نے ان کو بہت مراعات دیں تاکہ ضرورت کے وقت وہ اس کے کام آسکیں، باقی پانچ طبقوں کی تقسیم اس نے زمین کی ملکیت، دولت اور زرنقد کی بنا پر کی تھی اور ان کو بھی اس نے مراعات فراہم کی تھیں تاکہ لوگ اس سے خوش ہوں۔

دوسرا کام جو سرویوس نے کیا وہ یہ کہ اس نے پہلی بار رومن سلطنت کے اندر مردم شماری کروائی۔ اس کے کارکنوں نے سلطنت کے ایک ایک گھر ایک ایک بستی میں جا کر لوگوں کو شمار کیا اور اس کے لئے مرد اور عورتوں کو علیحدہ علیحدہ فہرستیں تیار کی گئیں اور اس مردم شماری کی بنا پر بھی اس سرویو س نے لوگوں کو مزید مراعات فراہم کی تھیں۔

تیسرا بڑا کام جو اس نے کیا وہ یہ کہ اس کے دور میں جو فتوحات ہوئی تھیں اور دشمن کے علاقے جو اس کے قبضے میں آئے تھے ان کی وسیع زمینیں ان لوگوں میں تقسیم کردیں، جن کے پاس زرعی زمین نہیں تھی اس طرح لوگ سرویوس کی طرف سے مطمئن اور خوش ہوگئے تھے، یہ کام کرنے کے بعد سرویوس نے روم کی سلطنت میں انتخابات کا اہتمام کیا تاکہ اس کے دل سے یہ خدشہ جاتا رہے کہ وہ ایک غیر منتخب شدہ بادشاہ ہے، ان انتخابات کے نتیجے میں سرویوس کی اصطلاحات سے خوش ہوکر لوگوں نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔ اس طرح سرویوس ایک منتخب شدہ بادشاہ بن کر حکومت کرنے لگا تھا۔

سرویوس کی دو بیٹیاں تھیں، ان میں سے ایک انتہائی نیک اور باپ کی طرف داری کرنے والی تھی اور اس کا شوہر بھی اس جیسا تھا اور وہ بھی سرویوس کے ساتھ مخلص اور وفادار تھا۔ سرویوس کی دوسری بیٹی جس کا نام طولیہ تھا وہ ایک غدار، شرارتی اور سازشوں میں کھو جانے والی لڑکی تھی، اس کا شوہر لیوکس تھا وہ بھی اسی جیسا تھا، وہ دولت حاصل کرنے کا بے حد لالچی اور لوگوں کے ساتھ دھوکہ اور فریب کرنے کا ماہر تھا، سرویوس جب منتخب بادشاہ کی حیثیت سے روم پر حکومت کرنے لگا تو اس کی بیٹی طولیہ اور داماد لیوکس کو بڑا دکھ اور افسوس ہوا، طولیہ یہ امید لگائے بیٹھی تھی کہ اس کے باپ کے بعد اس کا شوہر لیوکس روم کا بادشاہ بنے گا، اس لئے کہ وہ سرویوس کی بڑی بیٹی تھی لیکن جب سرویوس منتخب بادشاہ کی حیثیت سے کام کرنے لگا تو طولیہ اور لیوکس کو یہ فکرمندی ہوئی کہ ایک منتخب بادشاہ کی حیثیت سے وہ لمبا عرصہ تک روم پر حکومت کرسکتا ہے اور لیوکس کو حکومت کرنے کا کوئی موقع نہ ملے گا۔

حضرت عالمگیرؒ ایک روز جامع مسجد دہلی میں نماز جمعہ کے لئے کسی مجبوری کی وجہ سے ذرا تاخیر سے پہنچے، دیکھا تو امام جامع مسجد آمدِ شاہ کا منتظر بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ”وقت مقررہ پر نماز شروع کردیتے، میرے انتظار کی کیا حاجت تھی؟ اور یہ کہہ کر امام کو برخاست کردیا کہ ”جو امام احکام خداوندی کے مقابلے میں آداب شاہی کو زیادہ ملحوظ رکھے وہ قابل امامت نہیں۔“

روحانی تقویم ۲۰۲۰ء

نمبر ۱ جمل مقامی

۲۰۰۴ء سے ہر سال پابندی کے ساتھ چھپ رہی ہے

ادارہ طلسماتی دنیا

اب تک ۱۶ تقویمیں عوام کی خدمت میں پیش کر چکا ہے۔ ہر تقویم عوام وخواص کی زبردست خراج تحسین حاصل کر چکی ہے، علم ومعرفت کا یہ وہ خزانہ ہے جس کا انتظار پورے سال شائقین کرتے ہیں۔ ادارہ طلسماتی دنیا ہزاروں شائقین کی فرمائش پر ۲۰۲۰ء میں ایک بار روحانی تقویم پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔

روحانی تقویم ۲۰۲۰ء

پچھلی ۱۶ تقویموں کی طرح اپنی مثال آپ ہوگی

علم نجوم، علم الاعداد، علم روحانیت، علم نفس اور دیگر کئی مخفی علوم پر مشتمل ایسی قیمتی تحریریں جو آپ کے اندر بصارت بھی پیدا کریں گی اور بصیرت بھی، شعور وآگہی کی بیش بہا دولتوں سے بہرہ ور کرنے والی علم ومعرفت کے گرانقدر خزانے لٹانے والی اور بندوں میں عبدیت اور بندگی کا شعور پیدا کرنے والی جسے آپ قابل قدر، بے مثال اور بے نظیر قرار دیں گے اور اس تقویم کو روحانیت کا انمول خزانہ سمجھ کر آپ ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھیں گے۔

ہدیہ -/80 روپے (علاوہ محصول ڈاک) مقامی ایجنٹ سے رابطہ کریں یا ہمیں فون کریں

فون نمبر : 09756726786

اعلان کنندہ : ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

مسلمانوں کو خوف سے باہر آنا چاہئے اور سیکولر ذہن رکھنے والے ہندوؤں کی قیادت کو تسلیم کرنا چاہئے: مولانا حسن الہاشمی

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کے مسلمانوں پر ایک عجیب طرح کا خوف طاری ہے، مسلمان سراسیمہ ہیں اور حد درجہ مایوسی کا شکار ہیں اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کی جو آگ اس ملک میں بھڑکائی جارہی ہے اس آگ کو مسلمانوں کے کچھ نام ونہاد نیتا ہوا دینے کی ذمہ داریاں نبھارہے ہیں، گویا کہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔ مولانا نے کہا کہ پھر بھی مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہئے، گردش لیل ونہار کا دستور یہ ہے کہ رات کتنی ہی بھیانک اور لمبی کیوں نہ ہو اس کے بعد صبح ضرور ہوتی ہے اور خزاں کے بعد بہار کا آنا یقینی ہے۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنی تاریخ پر نظر ڈالنی چاہئے، ایک وقت وہ بھی تھا جب مسلمانوں کے اصل رہنما رحمۃ اللعالمین سرکار دوعالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں اپنے ساتھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ابوبکرؓ پر دشمنوں کا خوف طاری تھا اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی سے کہا، لاتحزن ان اللہ معنا۔ مت ڈرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اگر کوئی بھی ان کا ساتھ نہ دے اور اگر ان کے رہنما بھی کسی مفاد کی خاطر قاتلوں اور ظالموں کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک دیں تب بھی خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں، ہمیشہ اس یقین کو اپنے دل سے لگائے رکھیں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور اس کے یہاں کبھی کبھی دیر ہوجاتی ہے لیکن اندھیر کبھی نہیں ہوتا۔ مولانا نے کہا کہ شعب ابی طالب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ساتھ جو ظلم ہوا تھا وہ تاریخ انسانی کا سب سے بڑا ظلم تھا، اس کے بعد کیا ہوا۔ مسلمانوں کو رہائی نصیب ہوئی اور ان کے دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ مولانا نے کہا کہ جس مکہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دل شکستہ ہوکر ہجرت پر مجبور ہوئے تھے اسی مکہ میں ایک دن وہ پھر فاتحانہ شان کے ساتھ داخل ہوئے اور ان کے دشمنوں نے ان کی قیادت تسلیم کی۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ این آر سی کو لے کر خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں، ہندوستان میں ہر پیدا ہونے والا مسلمان ہندوستانی ہے اور اس کو ہندوستانی ثابت کرنے کرنے میں اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ اگر مسلم رہنما مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیں گے تو اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ ہندوؤں کو مسلمانوں کی حمایت کرنے کے لئے کھڑا کردے گا۔ مولانا نے کہا کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اپنے وجود کو تسلیم کرانے کے لئے مسلمانوں کو خود مسلمان ہی خوف زدہ کررہے ہیں اور خود کو قوم کا چودھری ثابت کرنے کے لئے ایسی قلابازیاں کھارہے ہیں کہ جن کی توقع سرکس کے جوکروں سے بھی نہیں کی جاسکتی۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ اس بدترین دور میں بھی ہزاروں ہندو اسلام اور مسلمانوں کی طرف داری میں بول رہے ہیں، ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے اور ہمیں ان ہندوؤں کی قیادت کو تسلیم کرنا چاہئے، یہ ہندو ان مسلمانوں سے زیادہ قابل احترام ہیں جو صرف ہماری بھیڑ دکھا کر سرکار کا الو بناتے ہیں اور کوئی کرسی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اس ملک میں جب تک ہندو مسلمانوں سے محبت کررہے ہیں اور وہ کھلم کھلا مسلمانوں کی طرف داری کررہے ہیں کوئی بھی سورما ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ مولانا نے کہا کہ یہ وقتی شور وغل ہے اس پر مسلمانوں کو صبر وضبط کرنا چاہئے اور اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہئے وہی ہمارا ناصر ومددگار ہے اور اس کی قدرت کے سامنے بڑے بڑے فرعون اور قارون بے بس ہوکر رہ گئے ہیں۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE NOVEMBER,DECEMBER 2019

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنی کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکول عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورہ یٰسین کی عظمت و افادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت و افادیت 60/-
مجموعۂ آیات قرآنی 20/-	اعمال ناسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786